اہلِ حدیث کے

دس مسائل

www.KitaboSunnat.com

ابو یحییٰ امام خان نوشہروی رحمہ اللہ

تنظیم الدعوۃ الی القرآن والسنۃ گوالمنڈی راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث کے دس مسائل

کتاب نمبر 4079

از

مولانا ابو یحییٰ امام خان نوشہروی

www.KitaboSunnat.com

تنظیم الدعوۃ الی القرآن والسنہ راولپنڈی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اشاعت اول: جنوری ۲۰۰۶ء

طابع: قدوسیہ اسلامک پریس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحید یہ ہے

اللہ تعالیٰ فرما چکا ہے قرآں کے اندر
میرے محتاج ہیں پیر و پیمبر

نہیں طاقت سوا میرے کسی میں
جو کام آئے تمہاری بے کسی میں

جو خود محتاج ہو دوسروں کا
بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا

اللہ تعالیٰ سے اور بزرگوں سے بھی کہنا
یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا

خبر قرآن میں ہے یہ محقق
نہ بخشے گا اللہ مشرک کو مطلق

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو
اب آگے چاہے تم مانو، نہ مانو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث شریف

کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے
در دانہ درج مصطفےٰ ﷺ ہے

ہوتے ہوئے مصطفےٰ ﷺ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول وقرار

جب اصل ملے تو نقل کیا ہے
یاں وھم وخطا کا دخل کیا ہے

ناحق تجھے کچھ اور ہوس ہے
قرآن وحدیث تجھ کو بس ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

اہلحدیث کے مشہور دینی دارالعلوم اوڈاں والا ضلع لائل پور[1] کے بانی

صوفی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام

رنگینیوں کی جان ہے وہ پائے نازنین
میری نگاہِ شوق جہاں سر کے بل گئی

اگرچہ ۱۹۱۲ء سے انہیں دیکھا تک نہیں!

عبدالغنی معروف امام خاں (ابو یحیٰ)

۶ جولائی ۱۹۶۰ء

(۱) فیصل آباد کا پرانا نام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

دین کے دس مسائل

پہلا	نماز کے مسائل	8
دوسرا	اذان	36
تیسرا	جمعہ کی اذان اور خطبہ	59
چوتھا	امام کی شرطیں	67
پانچواں	روزوں کے مسائل	77
چھٹا	پانی، نہانے، وضو اور طہارت کے مسائل	85
ساتواں	زکوٰۃ کے مسائل	94
آٹھواں	حج کے مسائل	102
نواں	نکاح کے مسائل	127
دسواں	میت اور جنازے کے مسائل	130

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث نبوی ﷺ پر چلنے کے معنی

زید نے عمر سے دریافت کیا: حدیثِ نبوی پر چلنے کے کیا معنی ہیں؟

عمر نے جواب دیا: حدیث نبوی پر چلنے کے معنی ہیں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر قائم رہنا اور یہ طریقہ دین میں سنت کہلاتا ہے۔ یہ بات ہمیں قرآن مجید سے معلوم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں!

﴿قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ﴾ (سورة آل عمران۔ ۳۱)

”اے نبی (اپنی امت کو ہمارا یہ حکم کھلے طور پر بتا دو کہ) اگر تمہیں اللہ پاک سے محبت ہے تو تم میرے راستے پر چلو اس سے اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ محبت کرے گا۔“

آنحضرت ﷺ نے اپنی پیروی کرانے کے لیے جیومیٹری کے قاعدے پر اس طرح (ـــ|ـــ) ایک سیدھی لکیر اور اس کے ادھر ادھر لکیریں کھینچ کر سیدھی لکیر پر انگلی رکھی اور قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی!

﴿وَ اَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیۡ مُسۡتَقِیۡمًا فَاتَّبِعُوۡہُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمۡ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ﴾ (سورة الانعام۔ الآیة: ۱۵۳)

”(یہ سیدھی لکیر تو) میرا راستہ ہے اس کی پیروی کرو اور اس راستے کے سوا جو لکیریں ہیں۔ ان کے پیچھے مت چلو کہ ان پر چل کر تم منزل سے بھٹک جاؤ گے“۔ (۱)

زید: اس آیت اور حدیث دونوں کے یہ معنی ہوئے کہ ہم صرف رسول اللہ ﷺ کے

(۱) (ابن ماجه، المقدمة: باب اتباع سنة رسول الله ﷺ، ۱۱، مسند احمد ۳/۳۹۷).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتویٰ پر چلیں!

عمر: مرحبا اے زید! تم خوب سمجھے۔ آیت ﴿وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا ...... ﴾ کا یہ مطلب ہوا کہ اللہ پاک ہی نے آنحضرت ﷺ کو یہ مرتبہ بخشا کہ ان گنت اماموں اور مجتہدوں کے مقابلے میں ایک ہی راہ مستقیم ہے اور وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی راہ ہے۔

عمر: یہی تو! دیکھو! قرآن مجید میں نماز کا حکم ہے۔ مگر نماز میں کیا کرنا اور کیا پڑھنا ہے یہ قرآن نے نہیں بتایا۔ مگر حدیث نبوی سے نماز کا پورا دستور معلوم ہو گیا۔ عزیزم زید! نماز کی یہ صورت اور اس کی دعائیں رسول اللہ ﷺ کے عمل کے مطابق کرنا بہتر ہے یا رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر کسی امام کے حکم کے مطابق کرنا اچھا ہے!

زید: قسم ہے حضرت رسول اللہ ﷺ پر قرآن اتارنے والے کی، آپ کی یہ بات میرے دل میں اتر گئی ہے جزاک اللہ! مولوی صاحب اسی طرح آپ روزہ، وضو، حج، زکوۃ، نکاح، جنازہ ہر ایک کے اور نماز کے بھی پورے مسائل حدیث کے مطابق بیان کر دیجئے کیونکہ مسلمان کی روزمرہ زندگی میں یہی مسئلے چاروں طرف گھومتے رہتے ہیں۔ آپ بیان کرتے جائیے میں لکھتا جاؤں۔ چھوٹی سی کتاب بن جائے تو اسے اہلحدیث کے دس (۱۰) مسائل کے نام سے چھاپ دیں، مرد، عورت، بچہ جو پڑھے اسے سنت اور حدیث کا صحیح انداز معلوم ہو جائے اور سب کو ثواب ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر: ثواب بھی ہوگا اور اللہ تعالیٰ ہم سب سے محبت بھی کرے گا آیت! ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ کے مطابق ہم سب اللہ تعالیٰ کے پیارے ہو جائیں گے۔ جس سے اللہ تعالیٰ پیار کرے۔

نیند اس کی ہے دماغ اس کا ہے راتیں اس کی ہیں
جس کے بازو پر تیری زلفیں(۱) پریشاں ہوگئیں

جس کسی سے خود اللہ تعالیٰ محبت کرے قیامت کے روز اسے "اصحاب الیمین" سے بھی زیادہ قرب حاصل ہوگا وہ! ﴿اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ اُولٰئِكَ هُمُ الْمُقَرَّبُوْنَ﴾ (سورۃ الواقعہ۔۱۰) کے درجے پر ہوگا۔ اس سے بڑا کوئی مرتبہ نہ ہوگا جو اس امت کو رسول اللہ ﷺ کی پیروی سے حاصل ہوگا۔

اے زید! پوچھیے، دریافت کیجیے اور لکھتے جایئے!

ذرا دیکھ لیں چمن کو چلو لالہ زار تک
کیا جانے جییں یا نہ جییں ہم بہار تک

بسم اللہ! سے شروع کیجیے------

(۱) یہاں لفظ واللیل کے بیکار معنوں کالی کالی زلفوں والے کو صحیح کر دیا گیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز کے مسائل

۱-سوال: نماز کس پر فرض ہے؟

جواب: نماز ہر مؤمن مرد اور عورت پر فرض ہے۔فرض ہونے کا وقت دونوں کے بالغ ہونے کا ہے۔بالغ ہونا یا نہ ہونا لڑکے اور لڑکی کے ماں باپ انہیں سمجھا سکتے ہیں۔

۲-سوال: اور نماز کا فرض ہونا کیا ہے؟

جواب: فرض شریعت میں وہ کام ہے جس کے نہ کرنے سے گناہ اور قیامت میں اس پر عذاب ہو۔

۳-سوال: نماز کے ساتھ اور فرض بھی ہیں؟

جواب: رمضان کے پورے مہینہ کے روزے فرض ہیں، سال بھر بعد ایک مرتبہ زکوٰۃ دینا فرض ہے،عمر میں ایک مرتبہ حج کرنا بھی فرض ہے۔

اور ان سب مسئلوں کا پورا پورا ذکر ہر ایک مسئلے کے ساتھ آگے چل کر بیان ہو گا۔ ان شاء اللہ

نماز کی شرطیں:

۴-سوال: نماز کی شرطیں[1] کیا ہیں؟

جواب: بدن،لباس اور جگہ کا پاک صاف ہونا،قبلہ کی سمت کے صحیح ہونے کا یقین، جنگل میں امام یا نمازی کے سامنے سترہ کے لیے لاٹھی کافی ہے اسے زمین

(۱) ہم نے یہ کتاب حنفی فقیہوں کی کتابوں کے مطابق نہیں لکھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں سیدھا ٹھونک دیجئے سترہ ہو گیا(۱) (متفق علیہ)(۲)

عورت کو ستر (جو کہ اس کا سارا جسم ہے) ڈھانکنا ہے دوپٹہ ہو یا چادر برابر ہے مگر ہمارے زمانہ میں جو اس قدر باریک کپڑے آ گئے ہیں انہیں پہن کر بدن کا بال بال نظر آتا ہے ان سے نماز نہ ہوگی۔

اور مرد کے لیے ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک چھپانا ضروری ہے۔لیکن ایسی صورتیں پیش نہیں آتیں یہ صرف علمی طور پر لکھنا رہ گیا ہے بدن ڈھانک لینا کافی ہے۔

اگر چادر ہے تو دونوں طرف کے کندھے ڈھانکیے۔ مرد کے لیے ایک کندھا ڈھانکنا اور دوسرا ننگا رکھنا درست نہیں۔

مرد اور عورت دونوں کو نماز میں منہ نہ ڈھانکنا چاہیے اور مرد کو ٹخنے سے نیچے کوئی کپڑا لٹکتا ہوا نہ چھوڑنا چاہیے۔سردی کے موسم میں کمبل یا لوئی کی اور بات ہے۔شلوار، پاجامہ، پتلون اور تہبند سب کا ایک ہی مسئلہ ہے۔

۵-سوال: نماز کا ثواب کس مسجد میں زیادہ ہے؟

جواب: اپنے محلے کی مسجد ہو اور محلے سے علیٰحدہ غیر آباد مسجد کو آباد کرنے کے لیے جانا بہتر ہے۔مسجدوں کو برباد رکھنا ان کی بد دعائیں لینا ہے۔ بیت اللہ میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے۔مسجد نبوی مدینہ منورہ میں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار کے برابر ہے(۳)۔مسجد اقصیٰ جو بیت المقدس

---

(۱) (بخاری، کتاب الصلاۃ : باب سترۃ الامام سترۃ من خلفہ ، ح ٤٩٤۔
مسلم ،کتاب الصلاۃ :باب سترۃ المصلی، ح ٥٠١).

(۲) متفق علیہ وہ حدیث جو بخاری، مسلم، دونوں کتابوں میں روایت کی گئی ہے۔

(۳) (ابن ماجہ ،کتاب اقامۃ الصلوات:باب ماجاء فی فضل الصلاۃ فی المسجد الحرام و مسجد النبی ﷺ ، ح ١٤٠٦).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے وہاں بھی ثواب زیادہ ہے مگر وہاں کون جائے؟ صرف لکھنا باقی رہ گیا ہے۔

جس مسجد میں سنت کے مطابق نماز پڑھی جائے اور یہ مسجدیں اہل حدیث کی ہیں ان میں نماز بہت عمدہ طریقے سے پڑھائی جاتی ہے۔

حنفیوں کے پیچھے نماز پڑھنا جائز تو ہے مگر یہ امام جلدی کرنے میں غضب ڈھاتے ہیں۔ اہلحدیث مقتدی کے لیے سورت الحمد پڑھنا واجب ہے مگر حنفی اماموں کے ساتھ فرشتے بھی یہ سورت پوری نہیں کر سکتے۔ الحمد آدھی کچری رہ جانے سے رکوع جانے میں دیر ہو جاتی ہے۔ پھر رکوع کی تسبیحات پوری نہیں ہوتیں گویا ان کے ہاں تسبیح کی تعداد کے ساتھ جلدی جلدی پڑھنا بھی لازم ہے۔

۶۔سوال: کس مسجد میں نماز جائز ہے مگر ثواب زیادہ نہیں؟

جواب: وہ مسجد جسے عجائبات سمجھ لیا ہو جیسے لاہور کی شاہی مسجد ہے، وزیر خاں کی مسجد ہے یا جامع مسجد ہے ان میں نماز تو ہو جاتی ہے مگر ثواب زیادہ نہیں ہوتا یہ سب رسمیں اور عجائب پرستی ہے۔

۷۔سوال: کس مسجد میں نماز پڑھنا ناجائز ہے؟

جواب: جو مسجد کسی پیر کہلانے والے شخص کی قبر کے پاس بنائی گئی ہے یہ مسجد اللہ تعالیٰ کے لیے نہیں بلکہ پیر صاحب کے لئے ہے اس میں نماز نہ پڑھیئے۔

۸۔سوال: تو پھر کسی پیر کی قبر بھی مسجد میں نہ بنانا چاہیے؟

جواب: ہرگز ہرگز نہ بنانا چاہیے۔ مسجدیں گورستان نہیں کہ ان میں کسی کو دفن کر دیا جائے، یہ تو اللہ کی عبادت کرنے کے لئے ہیں اور وقف ہیں۔ وقف وہ ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جو اصل غرض کے سوا کسی اور کام میں نہ لایا جائے۔ آپ لوگ دیکھتے نہیں کہ بیت اللہ (کعبہ) کے اندر کسی نبی اور رسول کو بھی دفن نہیں کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رہائشی گھر میں دفن ہوئے۔ عربی میں گھر کے کمرہ کو حجرہ کہتے ہیں۔ یہ حجرہ مسجد کے ایک طرف ہے جب رسول اللہ ﷺ ہی کو کعبہ یا مسجد نبوی میں دفن نہیں کیا گیا تو کیا پیر صاحب یا مولوی صاحب آپ ﷺ سے بڑے ہو گئے۔ نہ کسی کو مسجد میں دفن کیجئے اور نہ ان مسجدوں میں نماز پڑھئے جو کسی پیر کی قبر کے پاس اس قبر میں دفن ہونے والے کی بڑائی کے لیے بنائی گئی ہو۔

۹- سوال: نماز کن وجوہات سے باطل ہو جاتی ہے؟

جواب: یہاں باطل کے معنی ہیں ٹوٹ جاتی ہے جیسے وضو فلاں وجہ سے ٹوٹ جاتا ہے تو نماز ان وجوہات سے باطل ہو جاتی ہے۔

وضو نہ رہنے سے، غشی، قے لانے اور پیشاب پاخانے کی راہ سے ہوا یا بول و براز آجانے سے نماز باطل ہو جائے گی (قے آنے اور لانے میں فرق ہے)۔

نماز پڑھتے پڑھتے اتنی نیند آگئی کہ ہوش نہ رہا یہ بھی نماز باطل ہونے کی وجہ ہے۔

سجدہ میں گئے جہاں سجدہ کرنا ہے وہاں کانٹا یا کوئی غلیظ شے ہے اگر وہ ایک مرتبہ ہاتھ سے دور کی جائے تو اس سے نماز باطل نہ ہوگی لیکن ادھر سے اٹھا کر ادھر پھینکنا نماز کو باطل کر دے گا۔ ماؤں کو دودھ پیتے بچوں کو بھی نماز کی حالت میں گود میں نہ اٹھانا چاہئے۔

نماز میں چھینک آنے پر خود الحمد للہ کہنا جائز ہے اور اگر قریب میں سے کوئی شخص

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی چھینک پر الحمد للہ کہے تو دوسرے کی نماز چھینک کا جواب یرحمک اللہ کہنے سے باطل ہوجائے گی۔ مگر نماز کی حالت میں آگے سے عورت یا سانپ یا کوئی اور جانور گذر جانے سے نماز باطل نہ ہوگی ۔ یہ موقع گھروں میں بھی آجاتا ہے مسجدوں اور جنگل میں بھی آسکتا ہے۔ نماز کی حالت میں بات کرنے سے بھی نماز نہیں رہتی۔ نماز میں بال سنوارنا، کپڑے کی شکن دور کرنا بٹن کھولنا یا لگانا داڑھی پر ہاتھ پھیرنا وغیرہ سب خرافات ہیں۔ ان سے نماز باطل نہیں ہوتی تب بھی ان سے بچتے رہیے۔

۱۰-سوال: نماز کا پڑھنا کسی وقت میں منع تو نہیں؟

جواب: جب سورج نکل رہا ہو یا ڈوب رہا ہو۔ یہ دوسری بات ہے کہ آپ نے اندازہ کیے بغیر نماز شروع کردی اور سورج ڈوبنا یا نکلنا شروع ہوگیا آپ نے غلطی تو کی مگر یہ نماز پوری کردیجئے تو گناہ نہ ہوگا۔

دوپہر کے وقت جب سورج سوا نیزے پر ہو۔ یہ ہماری زبان کا جملہ ہے جسے عربی میں قبل زوال کا وقت بولتے ہیں، جب سایہ عین سر پر آجاتا ہے اس وقت بھی نماز پڑھنا منع ہے۔ اور یہاں منع کے معنی حرام[1] کے ہیں

۱۱-سوال: نماز کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: نماز کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) فرض: اور ان کا چھوڑنا کفر ہے۔

(۲) سنت مؤکدہ: اور ان کا چھوڑنا کفر کے قریب ہے۔

(۱) استدلال اس حدیث کے جملہ فانها تطلع بين قرني الشيطان سے ہے۔ البخاری، کتاب بدء الخلق: باب صفة ابليس وجنوده ، ح ۳۲۷۳، مسلم، کتاب صلاة المسافرين: باب الاوقات التي نهى عن الصلاة فيها، ح ۸۲۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) نفل: ان کا چھوڑنا گناہ نہیں مگر پڑھنا بہت ثواب ہے۔

(۴) وتر: بہت ضروری ہیں ان کا چھوڑنا اچھا نہیں۔

(۵) نماز فجر کی دو سنتیں: قریب قریب فرضوں کے سمجھیے۔

دونوں عیدوں اور بارش اور گرہن کی نمازیں فرض نماز کے بعد اوپر والی کسی ایک قسم میں آجاتی ہیں۔عبادت میں قسموں کی تلاش نہ کی جائے جب کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عبادت ہی کے لیے پیدا کیا ہے۔

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴾ (سورة الذاريات۔٥٦)

ترجمہ: ”میں نے جن اور انسان دونوں گروہوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔“

یہی مرتبہ اشراق کی نماز، چاشت اور تہجد کا ہے البتہ تہجد کی تاکید تمام نفلوں سے زیادہ ہے۔اور یہ نماز تمام نفلی نمازوں سے نفس کی اصلاح کے لیے فائدہ مند زیادہ ہے۔ اور نفس کی اصلاح کرتی ہے۔

﴿اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيلًا﴾(سورة المزمل ۔ ٦)

ترجمہ: ”رات کا اٹھنا نفس کو زیر کرتا ہے اور اس وقت دعا بھی ٹھیک دل سے نکلتی ہے۔“

۱۲۔سوال: فرض نمازیں تو سمجھ لی گئی ہیں مگر نفلی نمازیں کون سی ہیں اور نفل کے کیا معنی ہیں؟

جواب: ان کا نام نفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں رکھا گیا، ان کا نام مستحب ہوتا تو بہتر تھا۔مستحب کے معنیٰ ہیں جس کے کرنے سے ثواب ہو مگر نہ کرنے میں گناہ نہ ہو۔یہ نمازیں کون کون سی ہیں اور کیا یہ بھی اسی درجہ پر ہیں کہ ان کے نہ پڑھنے سے گناہ نہ ہوگا؟

بات یہ ہے کہ جہاں فرض ترک کرنا کفر ہے وہاں ہر قسم کی نماز کا سدا (ہمیشہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئے رہنا بھی ایک قسم کا کفر ہی ہے۔ایمان کی مانند کفر کی بھی کئی کلاسیں یا درجے ہیں۔

اور رسول اللہ ﷺ نے زندگی بھر دونوں عیدوں کی نمازیں پڑھیں۔ بارش کی نماز ادا کی اور اس نماز کے لئے شہر سے باہر تشریف لائے۔ ایسے ہی اشراق، چاشت، تہجد اور جنازہ کی نمازیں ادا فرماتے رہے۔مگر ہم ان نمازوں کو فقہ سے اثر لے کر مستحب اور نفلی ہی کہتے رہے۔ باوجود یہ کہ ہم میں سے کبھی کسی نے عید، بارش اور گرہن وغیرہ کی نمازیں ترک بھی نہیں کیں۔ رسول اللہ ﷺ کے اتباع میں نفلی جیسے لفظ کم درجہ کی بات تھی۔

ایسی نمازیں یہ ہیں!

(۱) وتر: یہ عشاء کے بعد پڑھے جاتے ہیں، ان کا بہتر وقت نماز تہجد کے بعد کا ہے۔ یہ ایک وتر بھی ہے جس میں نماز کی دوسری رکعتوں کا سا انداز ہوگا۔مگر صرف دعائے قنوت زیادہ ہوگی (جس کا ذکر بعد میں آئے گا)۔

(۲) وتر تین، پانچ یا سات اور نو بھی ہیں۔نو وتروں سے کم میں التحیات ایک ہی ہوگا اور یہ آخر میں ہوگا۔

(۳) مگر نو وتروں میں دو التحیات ہوں گے، ایک آٹھویں رکعت کے آخر میں ہوگا۔ اور دوسرا نویں رکعت کے آخر میں التحیات ہوگا۔

(۴) دعائے قنوت ایک، تین، پانچ، سات، اور نو وتر کی آخری رکعت میں رکوع سے پہلے بھی ہے اور رکوع کے بعد میں بھی ہے۔اس دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیجئے تو بھی جائز ہے نہ اٹھائیں تب بھی حرج نہیں مگر وتر کی سنت چھوڑیئے گا نہیں!

نماز فجر: نماز فجر میں فرضوں سے پہلے دو سنتیں ہیں جن کی تاکید بہت زیادہ ہے، یہ سنتیں سفر کی نماز میں بھی ترک نہ کی جائیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازظہر: میں فرضوں سے پہلے کبھی چار کبھی دو سنتیں ہیں،اور فرضوں کے بعد دو سنتیں اور ہیں۔

نمازعصر: عصر کے فرضوں سے پہلے اور بعد میں کوئی ایسی سنتیں نہیں جیسی ظہر کے فرضوں سے پہلے اور بعد میں ہیں۔ اگر فرضوں سے پہلے دو یا چار رکعت پڑھ لی جائیں تو بہت اچھا ہے۔لیکن ان کا چھوڑنا کفر نہیں۔

نمازمغرب: مغرب کے فرضوں سے پہلے بھی کوئی ایسی سنتیں نہیں (کہ جن کا چھوڑنا کفر یا گناہ ہو)۔ ان کے بعد میں دو سنت ضرور ہیں۔

نمازعشاء: عشاء کی نماز کے بعد بھی ضروری سنت دو ہی ہیں۔

پانچوں نمازوں میں سنتوں کے مسائل ختم ہوئے۔ اب رہیں وہ سنتیں جو ایسی سنت کے بجائے مستحب کے درجے میں ہیں تو ان سب کے ادا کرنے میں ثواب ہی ثواب ہے گناہ کا ایک حرف نہیں۔

۱۳۔سوال: جن ایسی نمازوں کا آپ نے ذکر کیا ہے انؔ کے سوا اس قسم کی اور نمازیں بھی ہیں؟

جواب: ایسی آٹھ (۸) نمازیں اور ہیں۔

(۱) **عیدین:** دونوں عیدوں پر

(۲) **استسقاء:** بارش کے لئے جس کا عربی نام استسقاء کی نماز ہے۔ یہ نماز بستی سے نکل کر جنگل یا کھلے میدان میں ہی پڑھی جائے۔

(۳) **گرہن:** کی ایک نماز مسجد میں ادا کی جاتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) **اشراق:** ۲ یا ۴ رکعت ہیں دن نکلنے سے تقریباً ایک گھنٹہ بعد وقت ہے۔

(۵) **چاشت:** ۴ رکعتیں جو اشراق کے ایک گھنٹہ بعد پڑھی جائیں۔

(۶) **تراویح:** ماہ رمضان میں عشاء کی نماز کے بعد آٹھ رکعت ہیں۔

(۷) **تہجد:** نصف شب گذرنے کے بعد آٹھ رکعت ہیں۔ تراویح اصل میں یہی تہجد ہیں جو باجماعت ادا کرنے کی بجائے اپنے اصل وقت پر بھی ادا کئے جاسکتے ہیں۔

(۸) **نماز جنازہ:** صرف ایک رکعت ہے (اس کا پورا بیان میت اور جنازے کے مسائل میں کیا جائے گا)۔

۱۴- سوال: نمازی کے آگے سے گزرنے میں بھی گناہ ہے اور جس کمرے میں تصویریں لٹک رہی ہوں اس میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: نمازی کے آگے سے گذرنا بہت نامناسب ہے اس کام سے رکنے کے لئے حدیث میں آیا ہے کہ چالیس دن تک انتظار کرتا رہے۔[1]

لیکن پڑھنے والے کی نماز باطل نہیں ہوتی گذرنے والے پر گناہ کا بوجھ ضرور ہے۔

تصویر کا مسئلہ: مگر جس کمرہ یا دیوار پر تصویر قبلہ کی طرف ہو اس میں نماز نہ پڑھنا چاہیے۔ ان دنوں تصویر کا شوق اس قدر عام ہو گیا ہے کہ شاید کوئی گھر اس سے خالی ہو۔ یہی حالت عورتوں کے فینسی لباس کی ہے جن میں جانوروں کی تصویریں ہیں۔ یوں تو مسلمان اپنی رسم و رواج کا نعرہ لگاتے ہیں مگر کتاب و سنت کے نزدیک ان کے یہ نعرے

(۱) بخاری، کتاب الصلاۃ : باب اثم المار بين يدی المصلی، ح ۵۱۰، مسلم، کتاب الصلاۃ: باب منع المار بین یدی المصلی، ح ۵۰۷، (اس میں دن، مہینے یا سال شک کے ساتھ ہے)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلق کے اوپر سے نکلتے ہیں۔ اگر دل سے نکلیں تو گھروں میں مصلّے ہی مصلّے ہوں اور تصویر ایک نہ ہو۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

میرے گھر میں ایک تصویر دار کپڑا آ گیا اور مجھے مسئلہ معلوم نہ تھا۔ میں نے اسے طاق پر پھیلا دیا وہی قبلہ کی سمت تھی رسول اللہ ﷺ اس حجرہ میں نفل پڑھا کرتے۔ یہ تصویر دار کپڑا دیکھا تو فرمایا بی بی! یہ کپڑا یہاں سے ہٹا دو۔ تب میں نے اسے بیٹھنے کے گدے میں لگا دیا۔[1]

مگر تصویر کا مطلب جانداروں کی شکل ہے درخت اور پھول کی تصویر سے غرض نہیں۔

۱۵- سوال: کسی کے پاس ایک ہی لمبی قمیض یا ایک چادر ہی ہے اور وہ شخص اسی ایک میں نماز پڑھنا چاہے تو اس کا کیا مسئلہ ہے؟۔

جواب: ایک ہی کپڑا سہی مگر پورا ہو اور رکوع یا سجدہ میں اِدھر اُدھر سے کھل بھی نہ سکے تو اس میں نماز جائز ہے[2] مگر آج کپڑے کی کمی کس گھر میں ہے۔

۱۶- سوال: نماز کے لئے امام کیسا ہونا چاہیے، اور نماز کس کس امام کے ساتھ ادا ہو جاتی ہے، نابینا اور کم عمر لڑکا بھی امام ہو سکتا ہے؟

جواب: پہلے تو امام کا تقویٰ دیکھنا ہے پھر اس کی کم حرصی کا اندازہ کرنا ہے۔ اس کا علم بھی دیکھو تا کہ وقت پر نماز کے مسئلے تو بتا سکے۔ قرآن صحیح پڑھنا بھی دیکھا جائے، آواز بھی سن لی جائے ورنہ شیخ سعدی کی حکایت والا معاملہ آجائے گا کہ جونہی اس نے ایک بدآواز مؤذن کی اذان سنی تو کہا ایسے

---

(۱) مسلم، کتاب اللباس، باب تحریم تصویر صورة الحیوان، ح ۲۱۰۷/۹۳، نسائی، کتاب القبلة: باب الصلاة فی ثوب فیه تصاویر، ح ۷٦۲۔

(۲) (نسائی، کتاب القبلة :باب الصلوة فی قمیص واحد، ح ۷٦٦)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام سے میری توبہ ہے۔ سعدی نے اس پر یہ شعر لکھا ہے۔

گر تو قرآں بدیں نمط خوانی   ببری رونق مسلمانی

امام کو لباس اور شکل میں بھی سنت کا پابند ہونا چاہیے ورنہ لوگ نفرت سے بھاگ جائیں گے۔ اس میں کوئی ایسا مرض بھی نہ ہو جس سے لوگ کراہت کریں۔ یہ تو مستقل امام مقرر کرنے کا مسئلہ ہوا۔

نماز ہر اس شخص کے پیچھے ادا ہو جاتی ہے جو قرآن صحیح پڑھتا ہے اور نماز میں جلدی نہیں مچاتا افسوس ہے کہ بعضوں نے اس حدیث پر غور کئے بغیر جلد باز اماموں کے ساتھ نماز پڑھنے کا فتویٰ دے رکھا ہے۔

وہ حدیث یہ ہے......! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے کہ ایک شخص مسجد نبوی میں نماز کی نیت باندھ کر جلدی جلدی رکوع، سجود اور قیام و سلام کے بعد جانے لگا تو حضرت ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا! "صَلِّ اِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ" (ارے تو نے نماز نہیں پڑھی پھر نماز ادا کر) تین مرتبہ اس نے اسی طرح جلدی جلدی نماز پڑھی اور تینوں مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا پھر نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ (۱)

جن اماموں کی اپنی نماز نہیں ہوتی ان کے ساتھ نماز پڑھنا اپنے سر سے بوجھ اتارنا ہی ہوا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر آپ ایک امام کے شرک کرنے اور اس کے دوسروں کو بھی مشرک بتانے کا حال جانتے ہیں تو اس امام کے ساتھ ہرگز نماز نہ پڑھئے کیونکہ:

﴿اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾ (سورۃ لقمان۔۱۳) "شرک بہت بڑا ظلم ہے" ایسے

(۱) (بخاری، کتاب الاذان: باب وجوب القراءۃ للامام...، ح۷۵۷، مسلم، کتاب الصلاۃ: باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ...، ح ۳۹۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص کے ساتھ نماز پڑھنے سے بہتر ہے نہ پڑھنا۔(یعنی اکیلا پڑھ لے)۔

اگر یہ امام جانور ذبح کرتے ہیں تو ان کے ہاتھ کا ذبح کردہ جانور بھی حرام ہی سمجھے۔ بکرے کی مزے دار بوٹی سے ایمان کی حفاظت میں ذائقہ زیادہ ہے ﴿لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (اگر آپ ایمان کے لطف اور ذائقے سے واقف ہیں) محلے کا چودھری دیکھ بھال کر مقرر کرنا اگر ایک سے زیادہ امیدوار ہوں تو ان میں ووٹ لینا لیکن نماز کے لئے امام مقرر کرنے میں ذرا خیال نہ کرنا!

یہ دیکھئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری بیماری میں گھر گئے تو! حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو مؤذن بھی تھے حاضر ہوئے یا رسول اللہ ﷺ نماز پڑھانے کے لئے تشریف لے چلئے۔ رسول اللہ ﷺ بہت نڈھال ہو چکے تھے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا! ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ امامت کرا دیں اور ایسا ہی ہوا ہے۔(۱)

اس سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔ ایک تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تمام صحابہ کے مقابلے میں امام ہونے کی شرطوں میں کامل ہونا ہے۔

دوسرے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد دوسروں کے ہوتے ہوئے خلافت کے لئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زیادہ مناسب ہونا ہے۔(اور ایسا ہی ہوا!)

امت محمدی ہی کیا پہلی امتوں میں بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسا کوئی نہیں۔ اس لئے کہ ایمان میں بھی کمی اور بیشی ہے کسی کا ایمان جیسے ذرہ ہو اور کسی کا ایمان جیسے پہاڑ! اگر تمام نبیوں کی امتوں کا ایمان ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایمان اس کے دوسرے پلڑے میں ہو تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایمان

(۱) (بخاری، کتاب الاذان :باب من اسمع الناس تكبير الامام، ح ۷۱۲، مسلم، کتاب الصلاة : باب استخلاف الامام، ح ۴۱۸)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا پلڑا قطعاً بھاری ہو جائے گا۔

کیا خبر سب ہی کو ملے ایک سا جواب آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی

ایمان میں کمی بیشی:

۱۷- سوال: ارے صاحب! ایمان کے وزن میں بھاری ہونے کی خوب رہی ان چیزوں میں بھی وزن ہے؟

جواب: قرآن مجید میں قیامت کے روز ناپ تول کا ذکر ملتا ہے سورۃ رحمٰن (آیت ۷) پڑھیے۔

﴿وَ السَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ﴾ (اللہ تعالیٰ نے آسمان کو اوپر اٹھا رکھا ہے اور ترازو قائم فرمادی ہے)۔

قیامت کے روز تول کے متعلق حدیث میں آیا ہے!

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک ایسا شخص پیش ہوگا جس کے گناہوں کا دفتر جہاں تک دیکھا جا سکتا ہے پڑا ہوگا۔ ملزم سے کہا جائے گا! دیکھو اپنے گناہوں کے دفتر کی طرف اور بتاؤ ہمارے مقرر کردہ فرشتوں نے ان دفتروں کے اندر تمہارے خلاف یونہی تو نہیں لکھ مارا؟

ملزم: یا اللہ! یہ دفتر میرے ہی گناہوں سے بھرے ہیں۔ فرشتوں نے ان میں ایک بات بھی غلط نہیں لکھی۔

فرمان: اپنی صفائی میں کوئی بات ہو تو بیان کرو!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملزم: یا اللہ! میں تو سدا گناہ کرتا رہا! صفائی کہاں سے لاؤں!

فرمان: ایسا مت کہو! تمہارے ان دفتروں کے ساتھ تمہاری نیکی کا ایک پرچہ سا بھی رکھا ہے دونوں کا وزن ہوگا۔

فرشتوں کو حکم ہوگا کہ ترازو کے ایک پلڑے میں سب رجسٹر اور دوسرے پلڑے میں وہ پرزہ کاغذ رکھ دیا جائے۔

اس وقت تمام مخلوق یہ مقدمہ دیکھ رہی ہوگی۔

ملزم: یا اللہ! کہاں یہ دفتر اور کہاں یہ کاغذ کا ایک پرزہ تول کر کیا ہوگا۔ مجھے جہنم میں بھجوا دیجئے۔

فرمان: آج بغیر تول کے فیصلہ کرنا ظلم ہے۔

اور تول کرنے پر دفتروں کے مقابلے میں پرزے والا پلڑا بھاری ہوگا یہ دیکھ کر مخلوق حیران رہ جائے گی جب پرزہ پڑھا جائے گا تو اس پر یہ کلمہ لکھا ہوگا۔

﴿اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ﴾

اور ملزم کو دوزخ کی بجائے جنت میں بھیج دیا جائے گا۔[1]

اے برادر! کہاں سے بات نکلی تھی کہاں پر بات جا پہنچی۔

کیا نابینا اور نابالغ بھی امام ہوسکتا ہے:

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نابینا[2] اور حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ

---

(۱) (ترمذی، کتاب الایمان: باب فیمن یموت وهویشهدان لااله الا الله، ح ۲۶۳۸۔ ابن ماجه، کتاب الزهد: باب مایرجی من رحمة الله یوم القیامة، ح ۴۳۰۰)

(۲) (بخاری، کتاب الصلاة:باب المساجد فی البیوت، ح ۴۲۵، مسلم، کتاب المساجد: باب الرخصة فی التخلف عن الجماعةلعذر، ح ۳۳/۲۶۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نابالغ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام نماز مقرر فرمایا(۱)۔

عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے ہاں مسلمان قافلے اترتے ہم لوگ ان سے قرآن یاد کرتے۔ میرے والد رسول اللہ ﷺ کے ہاں گئے اور امام کے لئے عرض کیا۔ حضرت ﷺ نے فرمایا: جس کو قرآن زیادہ حفظ ہو اسے امام بنا دو مجھے ان سب میں زیادہ سورتیں حفظ تھیں اور میری عمر بھی آٹھ سال تھی مگر سب نے میری امامت منظور کر لی۔ (۲)

یہ بات نابالغ کی امامت میں ہے۔ امامت کی شرائط میں حسن و جمال اور پہلوانی نہیں بلکہ دینداری، تقویٰ، کتاب و سنت کا علم، شکل و صورت مومنانہ اور چال چلن میں وہ خوبی ہو جسے سب پسند کریں۔ یہ خوبی اندھے اور نابالغ میں بھی ہو سکتی ہے اور دیدوں (آنکھوں) والے اس سے محروم بھی رہ سکتے ہیں۔

۱۸۔سوال: امام کو امامت کے موقع پر کیا کرنا چاہئے؟

جواب: نمازیوں کی طرف اپنا رخ پھیر کر صف سیدھی کرائے اور کہے میرے قریب اہل علم و دانا لوگ کھڑے ہوں۔ (۳)

امام سے اتفاقی غلطی ہو جائے تو اہل علم اور دانا لوگ اسے وقت پر لقمہ دے سکیں گے یہ مسئلہ بڑا ضروری ہے۔

۱۹۔سوال: اس موقع پر اگر آپ صرف نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کر دیں تو اچھا ہوگا کیا مرد اور عورت دونوں کی نماز میں فرق ہے؟

جواب: آپ کا منشا اس سے نماز کے افعال ہیں۔

(۱، ۲) (بخاری، کتاب المغازی: باب ۵٤، ح ٤٣٠٢) (نسائی، کتاب الامامة: باب امامة الغلام قبل ان یحتلم، ح ۷۹۰۔ واللفظ له)

(۳) (مسلم، کتاب الصلاۃ: باب تسویة الصفوف، ح ٤٣٢)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) عورت اور مرد دونوں کے لئے نماز کے ہر رکن میں ایک سی صورت ہے۔ بعضوں نے جو دو تین ارکان میں عورت کی نماز میں علیحدہ شکل بنا رکھی ہے تو یہ بالکل غلط ہے مثلاً ان حضرات کے نزدیک!

(۱) مرد ناف سے نیچے ہاتھ باندھے	مگر عورت سینے پر ہاتھ باندھے
(۲) مرد سجدہ میں جاتے ہوئے اپنے دائیں پاؤں کا سہارا رکھے	عورت رکوع کے بعد سجدے میں جاتے ہی دونوں پاؤں زمین پر پھیلا دے۔ جو کسی حدیث میں نہیں
(۳) مرد پہلے اور دوسرے دونوں التحیات میں بایاں پاؤں پھیلا کر رکھے	عورت دونوں التحیات میں دونوں پاؤں پھیلائے رکھے!

پس! سنت نماز یہ ہے

(۱) نماز میں قبلہ رو کھڑے ہونا۔ اور سینے پر ہاتھ باندھنا۔

(۲) دونوں پاؤں سیدھے رکھنا پیروں کی انگلیوں کا رخ کعبہ کی طرف رکھنا۔

(۳) تکبیر کے وقت دونوں ہاتھ کندھوں تک یا ذرا اور اوپر اٹھانا۔

(۴) رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا۔ جس میں دونوں ہاتھ پہلی تکبیر کی مانند کندھوں تک یا ان سے ذرا اور اوپر اٹھیں۔

(۵) رکوع میں دونوں ہاتھوں کے پہنچے گھٹنوں پر پھیلا دینا۔

(۶) پشت سیدھی رکھنا۔

(۷) سجدہ میں ہاتھ زمین پر رکھنا جس میں دونوں کلائیاں زمین سے اونچی رہیں اور کلائیاں پسلیوں سے بھی دور رہیں۔

(۸) سجدہ میں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رکھنا اور ان کا زمین سے لگائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رہنا۔

(۹) سرین زمین پر بچھانے کے بجائے اٹھائے رکھنا۔

(۱۰) دونوں سجدوں کے درمیان دایاں پاؤں کھڑا رہے اور بایاں پیر بچھا کر رکھنا۔

(۱۱) اب دوسری رکعت کے لئے اٹھنا ہے ...... تو دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر پہلے اپنے سرین اٹھانا تب دونوں ہاتھ اٹھا کر سیدھا کھڑا ہونا ہے۔

(۱۲) یہ دوسری رکعت شروع ہوگئی جو پہلی رکعت ہی کی طرح ہے دوسری رکعت کے بعد۔

(۱۳) اب تشہد آ گیا۔ یہ التحیات میں بیٹھنا ہوا جو جلسہ استراحت کی مانند ہے۔ اس میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رہیں۔ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پھیلی ہوئی ہو، دائیں ہاتھ کی مٹھی بندھی ہو اور شہادت کی انگلی اٹھائے رکھئے، تیسری رکعت کے لئے دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر پہلے سرین اٹھایئے تب دونوں ہاتھ زمین سے اٹھا کر کھڑا ہونا اور اسی حالت میں رفع الیدین کر کے سینے پر ہاتھ باندھ لینا ہے۔

(۱۴) آخری رکعت میں دایاں پیر اٹھا کر رکھئے اور بایاں زمین پر بچھا دیجئے سرین زمین سے چپٹی رہیں۔

(۱۵) نماز میں آخری عمل دائیں اور بائیں دونوں طرف سلام پھیرنا ہے۔

۲۰-سوال: جماعت میں مقتدی ہونے کے لئے صرف اوپر کے مسائل کافی ہیں یا کچھ اور بھی مسائل ہیں؟

جواب: مقتدی کے لئے یہ مسئلے اور ہیں۔

(۱) تمام مقتدی صف ایسی سیدھی رکھیں جیسے تیر!

(۲) ایک دوسرے سے کندھا اور پیر ملا رہے جیسے چونہ گچ دیوار۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) امام رکوع میں جائے تو مقتدی بھی ذرا دیر کے بعد جائیں۔ اسی طرح سجدہ اور دوسرے تمام رکنوں میں امام کے پیچھے پیچھے چلیں امام کے ساتھ ساتھ اور برابر نہ چلنا چاہئے۔ اگر امام سے آگے بڑھنے کی عادت ہوگئی تو غضب ہو جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا مقتدی کہیں گدھے کی شکل اختیار نہ کر لے۔(۱)

مردوں کے ساتھ عورتوں کا نماز میں شریک ہونا

(ساتھ ہونے کے معنی کندھوں سے کندھا ملانا نہیں)

۲۱ - سوال: عورتیں نماز کے لئے جماعت میں کس طرح شامل ہوں؟

جواب: عورتوں کو مسجدوں اور عید کی نماز دونوں میں مردوں سے علیحدہ صفیں بنانا چاہئیں۔ اور عورتوں کو عورتوں ہی کے ساتھ مقتدی کے تمام مسائل پر چلنا چاہئے۔ وہ عید اور مسجد کی نماز میں عطر لگا کر نہ جائیں اور مردوں کی واپسی سے پہلے ہی آ جائیں۔

ان دو ایک باتوں کے سوا دونوں کے مسئلے ایک ہی ہیں۔

رفع الیدین:

۲۲ - سوال: اگر رفع الیدین بھی نماز کے عمل سے ہے تو اس کو کھول کر بیان کیجئے۔ یہ ضرور بتائیے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رفع الیدین کی یا کبھی کی کبھی نہ کی؟

جواب: رفع الیدین ایسا فعل ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہمیشہ رہا۔ حدیث

---

(۱) (بخاری، کتاب الاذان: باب اثم من رفع رأسه قبل الامام، ح ٦٩١، مسلم، کتاب الصلاۃ: باب تحریم سبق الامام برکوع اوسجود، ح ٤٢٧)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مشہور کتاب ابوداؤد میں یہ حدیث اسی طرح سے آتی ہے اور اس حدیث کے راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ جو فرماتے ہیں کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ نماز فرض شروع کرتے۔

(۱) پہلے اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر کندھوں تک لے جاتے۔ یہ نیت باندھنا ہوا اور۔

(۲) رکوع جاتے ہوئے بھی ہاتھ اٹھا کر کندھوں تک لے جاتے اور جھک پڑتے۔ یہ رکوع ہوا۔

(۳) اور رکوع سے کھڑے ہوتے ہوئے بھی دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے اور ساتھ ہی کھڑے ہو جاتے۔ یہ قیام ہوا۔

(۴) اسی طرح دوسری رکعت میں رکوع جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت یہ عمل فرماتے (رفع الیدین کرتے)۔

(۵) اگر تیسری رکعت کے لیے اٹھنا ہوتا تو اٹھتے اٹھتے اسی طرح ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے (اور یہ بھی رفع الیدین ہی ہے)۔(۱)

حدیث کی ہر ایک کتاب میں رفع الیدین کی حدیثیں ہیں

۲۳۔سوال: کتاب ابوداؤد کے سوا حدیث کی کسی اور کتاب میں بھی رفع الیدین کا ذکر ہے؟

جواب: آپ کیا فرماتے ہیں حدیث کی جس کتاب میں نماز کے مسائل ہیں۔ اس

(۱) ابوداود، کتاب الصلاة : باب من ذکر انه یرفع یدیه اذا قام من الثنتین، ح ٧٤٤

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں رفع الیدین کرنے کا مسئلہ بھی ہے۔

۲۴۔سوال: اگر حدیث کی ہر ہر کتاب میں رفع الیدین کا مسئلہ ہے تو حنفی مذہب میں اسے کیوں چھوڑا گیا؟

جواب: اس کا جواب تو ان کا خود کو حنفی کہلانے ہی میں آ گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک امام جن کا نام ابو حنیفہؒ صاحب ہے ان کا کہا ہوا مسئلہ بیان کرتے اور اسی پر عمل کرتے ہیں۔ اور تو اور خود کو انہی کے نام سے پکارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم حنفی ہیں اور اس پر فخر بھی کرتے ہیں۔ اور امام ابو حنیفہؒ رفع الیدین کرنے کرانے کے خلاف ہیں۔ حنفیوں نے یہ گانٹھ لگا رکھی ہے کہ جو کچھ امام صاحب فرمائیں گے ہم وہی کریں گے۔ وہ بڑے عالم تھے اور وہ ہمیں رفع الیدین اور آواز سے آمین کہنے سے منع کر گئے ہیں اس لیے ہم یہ دونوں کام خود بھی نہ کریں گے اور دوسروں کو بھی منع کریں گے۔

۲۵۔ سوال: یہ تو امام ابو حنیفہ صاحب کو رسول اللہ ﷺ کے برابر ہی نہیں آنحضرت ﷺ سے بڑا سمجھنا ہو گیا! توبہ! توبہ!

جواب: اے بھائی! اس بارے میں کیا کہوں آپ بات سمجھ ہی گئے ہیں کہ ایک طرف رسول اللہ ﷺ کا فتویٰ اور عمل ہے اور دوسری طرف کسی اور شخص کا فتویٰ ہے تو رسول اللہ ﷺ کا فتویٰ چھوڑ کر اس شخص کے فتویٰ پر عمل کرنے کا مطلب ہی کیا ہوا۔ ہم محمد رسول اللہ ﷺ کی امت ہیں فتویٰ بھی آپ کا ہونا چاہیے۔

۲۶۔سوال: اب سمجھ میں آیا کہ اہل حدیث حضرات خود کو اہل حدیث کیوں کہتے ہیں!! وہ کسی امام کے فتویٰ پر عمل کرنے کے بجائے رسول اللہ ﷺ کے فتویٰ پر چلتے ہیں یہی بات ہے نا!! اگر یہی بات ہے تو اس میں تو بڑی عمدگی ہوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے لوگ انہیں خواہ مخواہ بدنام کرتے ہیں۔

جواب: جی ہاں! ہم لوگ مسئلے کے لیے پہلے قرآن مجید دیکھتے ہیں پھر حدیث شریف میں تلاش کرتے ہیں پس انہی دونوں سے ہمیں کام ہے۔رہے امام صاحبان تو ہمیں ان کے حکم یا فتویٰ سے کیا مطلب ہے۔ قیامت کے دن ہماری شفاعت رسول اللہ ﷺ کریں گے نہ کہ امام صاحبان اس وقت کام آئیں گے۔قبر میں بھی رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر ہونے نہ ہونے کا پوچھا جائے گا نہ کہ امام صاحبان کے راستے پر چلنے نہ چلنے کے مطابق دریافت ہوگا۔تو جس کے طریقے پر چلنے میں نجات ہے اس کے طریقے پر چلنا اور اس کے فتویٰ پر رہنا بہتر ہے یا اس کا طریقہ اور فتویٰ بہتر ہے جس کے متعلق نہ تو قرآن میں کچھ فرمایا اور نہ حدیث میں کوئی حکم دیا گیا۔آسان لفظوں میں ہمارا مذہب ہے۔

کسی کا ہو رہے کوئی   نبیؐ کے ہو رہیں گے ہم

اہل حدیث لفظ کیوں اختیار کیا گیا

۲۷-سوال: تو اچھا آپ لوگ اسی لیے خود کو حنفی نہیں بتاتے؟

جواب: بیشک ہم خود کو حنفی نہیں کہلاتے کہ ہم فتویٰ تو مانتے ہیں محمد رسول اللہ ﷺ کا اور خود کو دین میں ماتحت بتائیں کسی اور کا! یہ تو رسول اللہ ﷺ سے بغاوت ہوئی۔اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اپنی بغاوت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی بغاوت کو بھی جرم قرار دیا اور اسے جہنمی ٹھہرایا ہے سورۃ جن کی یہ آیت (۲۳) پڑھیے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَاِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا﴾

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان ہے وہ سدا دوزخ میں جلتا رہے گا۔''

۲۸- سوال: حنفی نہ کہلانے کے معنی تو سمجھ میں آ گئے بے شک شریعت کا لانا اور اس کے مسئلے بیان کرنا رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی اور کے لئے نہیں۔ مگر یہ تو فرمایئے کہ آپ لوگوں کا خود کو اہلحدیث کہلانے سے کیا مقصد ہے؟

جواب: ہمارے آس پاس رہنے والے خود کو حنفی کہلانے پر اس لئے فخر کرتے ہیں کہ وہ امام ابو حنیفہؒ کے مقلد اور ان کے فتویٰ پر چلتے ہیں ان کو یہ فخر مبارک ہو! ہمیں اس سے کیا غرض اے برادر یہاں تو!

کسی کا ہو رہے کوئی نبیؐ کے ہو رہیں گے ہم

والا معاملہ ہے ہمیں فخر ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی حدیث پر عمل کرتے اور اسی وجہ سے خود کو اہل حدیث کہلواتے ہیں۔

۲۹- سوال: آپ لوگوں کا ان معنوں میں خود کو اہل حدیث کہلوانا بے شک ضروری ہے۔ آج مجھے قرآن کی اس آیت کے معنی سمجھ میں آ گئے ہیں

﴿مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُه اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ﴾ (سورۃ الاحزاب - ۳۶)

''کسی مومن مرد اور عورت کو یہ اختیار نہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے فتویٰ کے سوا کسی اور کے فتویٰ پر عمل کرے۔''

اے صاحب! قرآن مجید کے اندر رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری کی اور بھی تو کئی آیتیں ہیں ذرا ان آیتوں کا مطلب اور معنی بھی سمجھا ہی دیجئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی تمام آیتوں پر آخیر وقت میں روشنی ڈالی جائے گی۔ پہلے آپ رفع الیدین کی دیگر حدیثوں کا ترجمہ سن لیجئے گا! تاکہ یہ مسئلہ پوری طرح ذہن میں بیٹھ جائے۔

ابوداؤد کی حدیث جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے روایت کی اس کے سوا یہ اور حدیثیں ہیں۔

دوسری حدیث: بخاری میں حضرت عمر کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا، رکوع جاتے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک لے جاتے۔ یہ رفع الیدین ہوئی۔(۱)

تیسری حدیث: صحیح مسلم میں ہے حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی میں نے نماز پڑھتے دیکھا رکوع جاتے اور اس سے اٹھتے وقت کانوں کے برابر اپنے ہاتھ لے جاتے اور اٹھتے وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتے۔ یہ بھی رفع الیدین ہی ہے۔(۲)

چوتھی حدیث: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ دس صحابیوں کی مجلس میں تشریف فرما تھے۔ ابوحمید نے فرمایا!

میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھنے کا حال جانتا ہوں۔ مجلس والوں نے جب سننا چاہا تب ابوحمید نے فرمایا!

آنحضرت ﷺ پہلی تکبیر کے لئے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک لے جاتے۔ رکوع کے لئے تکبیر کہتے ہوئے بھی دونوں ہاتھ کندھوں تک لے جاتے اور سجدے کے

---

(۱) بخاری، کتاب الاذان : باب رفع الیدین...، ح ۷۳۶، مسلم، کتاب الصلاۃ: باب استحباب رفع الیدین، ح ۳۹۰

(۲) مسلم، حوالہ سابق، ح ۳۹۱ والبخاری ۷۳۷ نحوالمعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لئے اللہ اکبر کہتے ہوئے بھی دونوں ہاتھ کندھوں تک لے جاتے۔

برادر! ہم نے اس حدیث کا خلاصہ سنادیا ہے۔

آگے آگے دیکھئے آتا ہے کیا

ابوحمید بات ختم کر چکے تو سب حاضرین نے کہا ”صَدَقْتَ هٰكَذا كَانَ يُصَلِّ“ دوست ابوحمید! تم نے سچ کہا۔ واقعی رسول اللہ ﷺ سدا اسی طرح نماز ادا فرماتے اور ہم نے بھی دیکھا ہے۔(۱)

پانچویں حدیث: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے ہم زلف بھی تھے ان کی بیوی حضرت اسما رضی اللہ عنہا تھیں اور یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ زبیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے حواری بھی تھے۔(۲) حواری کہتے ہیں مددگار کو! سمجھ لیجئے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ کے کتنی دیر قریب رہتے تھے، حواری ہی جو تھے۔

برادر من! ذرا قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے حواریوں کے اس معاملہ پر غور تو کیجئے۔

﴿اِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾(سورة الصف۔۱٤)

”مریم کے بیٹے عیسیٰ نے جب اپنے حواریوں سے کہا: وقت آن پڑا ہے کون اللہ

---

(۱) (ابو داود، کتاب الصلاة :باب افتتاح الصلاة، ح ۷۳۰۔ ترمذی (٣٠٤)، ابن ماجه (٨٦٢))

(۲) (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ : باب مناقب الزبیربن العوام رضی الله عنه، ح ۳۷۱۹، مسلم، کتاب فضائل الصحابة :باب من فضائل طلحة والزبیر رضی الله عنهما، ح ٢٤١٥)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دین کا مددگار ہے، حواریوں نے عرض کیا ہم دین الٰہی کے ناصر ہیں۔ اے نبی گواہ رہئے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور ہم مسلمان ہیں۔''

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو میری مانند ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی رکوع میں جاتے اور اس سے سر اٹھاتے وقت بھی رفع الیدین کرتے۔

چھٹی حدیث: حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے پہلی تکبیر کے بعد اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر اور دونوں ہاتھ اپنی چادر میں لپیٹ لئے۔ رکوع کے وقت اللہ اکبر کے ساتھ دونوں ہاتھ چادر سے نکال کر رفع یدین کی اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے بھی رفع یدین کی[1] (یہ حدیث ابو داؤد میں ہے تو رفع الیدین ہی ہوئی)۔

۳۰۔سوال: ان حدیثوں میں رفع یدین کا مسئلہ تو صاف ہے مگر یہ نہیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ سینے پر باندھے یا ناف پر باندھے یا ناف سے نیچے باندھے؟

جواب: آپ نے یہ بات خوب پیدا کی کہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی بات میں ہاتھ باندھنے کا ذکر نہیں۔ وائل رضی اللہ عنہ نے جس قدر بیان کیا راوی کو اسی قدر تو لکھنا اور بتانا تھا نہ اس سے زیادہ نہ اس سے کم۔ دوسری بات یہ ہے کہ جس طرح حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے ہاتھ باندھنے کا ذکر رہ گیا اور آپ نے رفع الیدین کا ذکر کر دیا۔ اسی طرح اگر کسی روایت میں اور سب باتوں کا ذکر آ گیا ہے مگر رفع الیدین کا ذکر نہیں آیا تو اس کا مطلب ہے کہ

---

(۱) (مسلم، کتاب الصلاۃ: باب وضع یدہ الیمنی علی الیسری، ح ۴۰۱، ابوداود (۷۲۳، ۷۲۶))

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان صاحب نے وائل رضی اللہ عنہ کی طرح اور باتوں کا ذکر تو کر دیا مگر رفع الیدین کی بات کہنا رہ گئی بھائی! کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے؟

۳۱-سوال: اگر یہ کہا جائے کہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ بھولے نہیں بلکہ ہاتھ باندھنا غیر ضروری سمجھ کر بیان نہ کیا؟

جواب: ایسے فہم اور عقل کو ہمارا سلام ہے کہ نماز میں ہاتھ باندھنا ضروری نہیں۔ جیسے باندھ دیئے تو واہ واہ اور نہ باندھے تو واہ واہ! رفع الیدین کے مخالف بھی تو کہہ سکتے ہیں کہ رفع الیدین کر لی تو واہ واہ! اور نہ کی تو واہ واہ! رسول اللہ ﷺ نے تو دونوں طریق سے نماز پڑھی! اگر ایسا ہی ہے تو حنفیوں کو بھی دونوں طریقوں سے پڑھنا چاہیئے مگر اس طرح وہ تو حنفی نہ رہیں گے! جناب من! اگر ہمارے لئے حدیث رسول اللہ ﷺ پر چلنا واجب ہے تو ان کے ہاں امام ابو حنیفہ کے فتویٰ پر چلنا فرض ہے۔

کر دی زبان شوق نے سب شرح آرزو الفاظ میں اگر چہ صراحت نہ ہو سکی

ساتویں حدیث: یہ حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے جس حضرت انس رضی اللہ عنہ کو حنفیوں کی کتابوں میں فقہ سے کورا، غیر فقیہ لکھ دیا گیا ہے تاکہ ان کی وہ روایتیں نہ مانی جائیں جو امام ابو حنیفہ کے فتویٰ کے خلاف ہوں..... لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ جن کی فقہ پر حنفی مذہب کا دار و مدار ہے وہ انس رضی اللہ عنہ کو لبیب کہتے ہیں اور لبیب کے معنی دانش ور کے ہیں۔ تو کیا حنفی اصول کے مطابق فقیہ کو دانش ور نہ ہونا چاہیئے۔...... ہوا یہ کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو بحرین زیر معاملہ وصولنے کے لئے تحصیلدار مقرر فرمانا چاہا۔ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں مشورہ کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((ابعثه انه لبیب کاتب)) (۱)

ضرور بھیجئے۔ انس دانش ور اور پڑھنا لکھنا بھی جانتے ہیں۔

یہی حضرت انس رضی اللہ عنہ دس سال کی عمر سے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتگاری میں آنحضرت ﷺ کی وفات تک رہے۔ غزوہ بدر میں انس رضی اللہ عنہ نابالغ تھے۔ تب بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمتگاری کے لئے بدر میں ہمراہ رہے (اصابہ نمبر ۲۷۵)

کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عمر بھر رہنے سے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ فقہ نہ جان سکے اور مندرجہ ذیل حدیث بھی جیسے انہوں نے حنفی فقہ کی دشمنی سے بیان کی۔ انس رضی اللہ عنہ کا انتقال ۹۰ھ میں بصرہ کے اندر ہوا۔ جب کہ امام ابوحنیفہ ابھی صرف دس سال کے تھے (امام صاحب کی پیدائش ۸۰ھ میں ہوئی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث یہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ رکوع میں جاتے اور اٹھتے ہوئے دونوں حالتوں میں رفع الیدین کرتے۔

یہ روایت عربی لفظ کان سے ہے۔ (کلن سدا فعل کے لیے آتا ہے) اور یہ حدیث کتاب صحیح ابن خزیمہ کی ہے۔ (کما فی التلخیص الحبیر ۱/۲۱۹ ورواہ الدارقطنی ۱/۲۹۰ نحوہ)

آٹھویں حدیث: یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہے تمام صحابہ سے زیادہ حدیثیں انہوں نے ہی بیان کیں۔ ان کی زیادہ تر حدیثیں امام ابوحنیفہ کے خلاف ہیں اس لئے حنفیوں نے ان پر بھی فقہ سے جاہل رہنے کا فتویٰ لگا دیا ہے۔

---

(۱) قال محمد بن عبد الله الانصاری حدثنا ابن عون عن موسی بن انس ان ابا بکر لما استخلف بعث الی انس لیوجهه الی البحرین علی السحایة فدخل علیه فاستشاره فقال ابعثه فانه لبیب کاتب قال نبعثه - اصابه جلد اول ص ۲۰۵-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ روایت بھی ''کان '' سے ہے جو ہمیشہ کے معنوں میں ہے۔

اور حدیث یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے وقت پہلے ایک تکبیر کہہ کر ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے پھر رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے بھی اسی طرح دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ پھر دوسری رکعت سے تیسری رکعت کے لئے اٹھتے ہوئے بھی اسی طرح دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ (۱)

نویں حدیث: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد تک کوفہ میں قاضی اور مفتی دونوں عہدوں پر تھے (قاضی جج اور مفتی فتویٰ دیتا ہے) یہ حدیث ان کی روایت کردہ ہے وہ فرماتے ہیں:

میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ بتاتا ہوں۔ آپ نے پہلی تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھ جو اٹھائے تھے تو اسی طرح ہر ایک تکبیر کے ساتھ اٹھاتے گئے مگر دونوں سجدوں کے درمیان جو اللہ اکبر کہا تو اس میں ہاتھ نہیں اٹھائے۔

(یہ روایت سنن دارقطنی ۲۹۲/۱ میں ہے)۔

دسویں حدیث: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں اور مدینہ کے انصار کے قبیلہ اوس میں سے ہیں فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح سے نماز پڑھتے دیکھا۔ پہلی تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھ اٹھاتے اور رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے بھی دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ اور یہ روایت سنن بیہقی (۲/ ۷۷) میں ہے۔

(تلك عشرة كاملة)

---

(۱) (ابو داؤد، کتاب الصلاۃ: باب افتتاح الصلاۃ، ح ۷۳۸)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذان

۳۲-سوال: اور اذان کے ضروری مسائل کیا ہیں؟ اس کے ساتھ نماز کی اقامت کا یہ ذکر بھی کر ہی دیجئے کہ اقامت اذان ہی کی مانند ہے یا دونوں میں کچھ فرق ہے اور یہ کہ رمضان کی سحری میں بھی اذان کا کوئی مسئلہ ہے؟

جواب: پہلے ماہ رمضان کی سحری میں اذان کا مسئلہ سنیئے۔

اے جناب: اذان تو سب دنوں کی ایک ہی جیسی ہے مگر رمضان کی سحری کے لئے ایک مسئلہ اور بھی ہے یہ کہ لوگوں کو سحری کی اطلاع کے لئے ایک اذان چاہئے اور دوسری اذان فجر کی نماز کے لئے علیحدہ چاہئے۔ اور دونوں کے لئے علیحدہ علیحدہ، مؤذن ہوں جن کی آواز میں فرق ہونا چاہئے۔ ان دنوں شہروں کے اندر سحری کے وقت جگانے کے لئے کچھ اور طریقے جاری کر دیئے گئے ہیں۔ جن میں ڈھول اور تاشہ بجانے کا طریقہ تو ہماری طبیعت کے بھی خلاف ہے۔ کچھ لوگ گا گا کر بھی اطلاع کرتے ہیں یہ بھی اچھا طریقہ نہیں اگر اللہ اکبر، اللہ اکبر سن کر جاگے تو اس میں کتنا لطف ہے۔ ڈھول تاشے کی دھوں! دھوں! سے جاگے تو طبیعت کتنی بوجھل ہو جاتی ہے۔

معلوم نہیں آج کل گاؤں میں سحری سے جاگنے کا کیا طریقہ ہے۔...... خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اللہ اکبر، اللہ اکبر، سن کر جاگتے ہیں! ﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَ لَاتَجْعَلْنَا مِنَ الْقَوْمِ الْجَاهِلِيْنَ﴾

اذان سن کر درود شریف پڑھے اور پھر یہ دعا پڑھے اور مؤذن خود بھی یہ دعا پڑھے!

"اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدًا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهُ"۔ (۱)

"اے اللہ! تو جو اس پوری تبلیغ کا مالک اور نماز کا سبب ہے محمد ﷺ کو وسیلہ، و فضیلت اور محمود نام کا مقام عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا۔"

اور ایک دعا یہ بھی ہے!

"رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَباً وَبِالاسْلَامِ دِیْناً وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا"۔ (۲)

ترجمہ: "یا اللہ! میں خوش ہوں تیرے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر۔"

جب مغرب کے وقت دن رخصت ہوتا ہے اور رات کی آمد آمد ہوتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس اذان کے لئے دو تین نہایت عمدہ فقرے اور بڑھا دیئے۔

"اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِكَ وَ اِدْبَارُ نَھَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِی" (۳)

ترجمہ: "یا اللہ! یہ گھڑی تیری رات کی آمد آمد اور دن کی روانگی کی ہے۔ تجھے پکارنے والوں کی آوازیں بلند ہونے کا وقت بھی ہے۔ یا اللہ مجھے بخش دے۔"

اقامت:

اقامت کا مسئلہ یہ ہے کہ اقامت اذان کی مانند دوہری نہیں بلکہ یوں ہے "اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" ایک مرتبہ "اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ" ایک ہی مرتبہ "حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ" ایک ہی بار

(۱) (بخاری، کتاب الاذان: باب الدعاء عند النداء، ح ٦١٤)
(۲) (مسلم، کتاب الصلاۃ: باب استحباب القول مثل قول المؤذن، ح ٣٨٦، وفیه الزیادة فی اوله)
(۳) (ابو داود، کتاب الصلاۃ: باب مایقول عند اذان المغرب، ح ٥٣٠ واسناده ضعیف)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰةِ ۔ قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰةِ – اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلا الله"

اور بس اقامت کی دعا امام اور نمازی دونوں "اَقَامَهَا اللّٰهُ وَ آدَامَهَا" (اللہ اس نماز کو ہمیشہ ہمیشہ جاری رکھے)[1] ذرا آواز سے کہیں۔

۲۳۔سوال: اگر امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا واقعی فرض ہے تو اسے ذرا کھول کر بیان کر دیجئے؟

جواب: سورۃ فاتحہ کی سات آیتیں ہیں۔ جس کا ہر نماز میں اور ہر ایک رکعت میں پڑھنا فرض ہے۔ فرض نماز ہو، سنت ہوں، نفل اور وتر ہوں، جنازہ ہو ہر ایک نماز میں پڑھنا چاہئے۔ ایک ثبوت قرآن مجید کی یہ آیت ہے۔

﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيْمِ﴾

(سورۃ الحجر۔۸۷)

"اور اے پیغمبر! ہم نے تم کو سورت فاتحہ یعنی الحمد کی سات آیتیں عطا فرمائیں۔ جو نماز کی ہر رکعت میں بار بار پڑھی جاتی ہیں اور وہ قرآن کی ایک بڑی عمدہ سورت ہے۔" (ڈپٹی نذیر احمد کا ترجمہ)

یہ اسی سورت فاتحہ کی سات آیتیں ہیں اور یہی سورت ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے اور قرآن مجید کے بعد رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے۔

کوئی نماز سورت فاتحہ کے بغیر نہیں ہو سکتی۔[2]

ظاہری طور پر اس حدیث کے عربی الفاظ میں حرف "لا" جو آیا ہے تو اس "لا"

---

(۱) (ابو داود، کتاب الصلاۃ :باب مايقول اذا سمع الاقامة، ح ۵۲۸ و اسناده ضعيف لاجل جهالة الراوي)

(۲) (بخاري، كتاب الاذان: باب وجوب القراءة للامام...، ح ۷۵۶، مسلم، كتاب الصلاة :باب وجوب قراءة الفاتحة، ح ۳۹۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے معنی وہی ہیں جو اہل حدیث اور حنفی دونوں مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کے خلاف برتتے ہیں۔ اس حدیث میں بھی لفظ لَانَبِیَ بَعْدِی[1] .... ہے۔ حنفی لوگ قادیانیوں کے خلاف لَا کے یہ معنی کرتے ہیں (یعنی میرے بعد کسی قسم کا نبی نہیں ہوگا) لیکن یہاں پر حنفی لوگ "لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ" کو عجیب طرح مانتے ہیں کہ ہاں صاحب مقتدی ہونے کے سوا ہر حالت میں سورت فاتحہ پڑھنا چاہئے کیونکہ امام جو ہمارا وکیل ہے تو ہماری طرف سے اس کا سورۃ فاتحہ پڑھنا کافی ہو گیا! سبحان اللہ! حنفی صاحبوں کی اس دلیل پر .... کیا نماز میں امام صرف سورت فاتحہ اور اس کی ساتھ کی سورت ہی میں وکیل ہے ان دونوں کے سوا دوسری چیزوں کے پڑھنے میں اس کی وکالت ختم ہوگئی ہے۔ پہلا اللہ اکبر ہے، سبحان ہے، رکوع کا اللہ اکبر ہے، رکوع میں تسبیح ہے، رکوع سے اٹھنے کا "سمع اللہ لمن حمدہ" ہے، پھر اللہ اکبر ہے، سجدہ کی تسبیح ہے .... التحیات ہے۔ درود شریف ہے، السلام علیکم ورحمۃ اللہ ہے .... ان سب میں جناب امام کی وکالت کیا ہوئی۔

ع ستم اے دوست بے حساب نہ کر

اگر امام صاحب دام اقبالہ نماز کے وکیل ہیں۔ تو وہ جو چاہیں پڑھیں ہم ان کے حوالے ہوگئے ہمارا یہی فرض تھا تکبیریں، تسبیحیں، التحیات اور درود وسلام کی کیا ضرورت ہے۔ کہنا یہ تھا کہ "لا نبی بعدی" (حدیث) ہے...... میرے بعد کسی قسم کا ذیلی یا اصلی نبی نہ ہوگا۔ اس لَا سے مرزا صاحب کی نبوت کی دھجیاں بکھیری جا رہی ہیں مگر

---

(۱) (البخاری، کتاب المغازی: باب غزوۃ تبوک، ح ٤٤١٦، المسلم، کتاب فضائل الصحابة: باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ح ٢٤٠٤)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَاصَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ کے لفظ **لَا** کو امام نماز کے ساتھ نماز میں رد کر دیا گیا۔ چلئے **لَا** میں آپ کی خوشی سہی۔ مگر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس جملہ پر کیا کہیے گا کہ!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نا تمام ہے .... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس فرمانے پر ایک صاحب نے آپ سے پوچھا۔ امام کے پیچھے بھی سورہ فاتحہ پڑھی جائے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا' ہاں صاحب امام کے پیچھے بھی سورۃ فاتحہ دبی زبان سے پڑھتے جاؤ۔ (۱)

اور اگر یہ حدیث بھی کافی نہ ہو۔ تو ع

امتحان اور بھی باقی ہوں جو یہ بھی نہ سہی

تیسری حدیث: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی امامت میں نماز ادا کر رہے تھے اور آنحضرت ﷺ پر نماز کچھ گراں سی ہو رہی تھی سلام کے بعد آنحضرت ﷺ نے ہم سے فرمایا۔ تم لوگ میرے ساتھ کچھ پڑھ رہے تھے؟ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہی بات ہے جو آپ فرما رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سورہ فاتحہ کے سوا رکعت کے قیام میں اور کچھ نہ پڑھو کیونکہ الحمد کے بغیر نماز نہیں ہوتی (۲)۔

۳۴۔ سوال: اس حدیث نے تو امام کے ساتھ سورہ فاتحہ پڑھنا دن کی طرح روشن کر دیا؟

جواب: ہمارے لئے تو لفظ لَا ہی کافی تھا اور تیسری حدیث میں تو کسی کو بات کرنے کی مجال نہیں رہی۔ مگر جھگڑا بڑھانے کے لئے یہ بات گھڑ رکھی ہے کہ خیر ظہر'

---

(۱) (مسلم، کتاب الصلاۃ :باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ، ح ۳۹۵)

(۲) (ابو داود، کتاب الصلاۃ: باب من ترک القراءۃ فی صلاتہ بفاتحۃ الکتاب، ح ۸۲۳
ترمذی، کتاب الصلاۃ: باب ماجاء فی القراءۃ خلف الامام، ح ۳۱۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عصر میں سورہ فاتحہ پڑھ ہی لی۔ لیکن فجر، مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں جب امام آواز سے فاتحہ پڑھتا ہے تو اس وقت مقتدی کا الحمد پڑھنا خواہ مخواہ کی بات ہے۔ اس صورت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان موجود ہے۔

چوتھی حدیث: اس حدیث سے پہلے پانچ باتیں سمجھ لینا ضروری ہیں کہ تیسری حدیث تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بیان ہوئی اور چوتھی حدیث دار قطنی کی ہے یہ صاحب بڑے پایہ کے محدث ہیں اور یہ حدیث نافع بن محمود سے شروع ہوتی ہے نافعؒ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں تو تابعی بھی ہوئے (تابعی وہ ہے جو صحابی کو دیکھے) نافع نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی تو ان کے سورہ فاتحہ پڑھنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔ اور یہ واقعہ اس نماز کا ہے جس میں ابونعیم امام تھے حضرت عبادہ اور نافع دونوں ابونعیم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ اب حدیث کا ترجمہ پڑھیے، جس سے معلوم ہوگا کہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

نافع بن محمود فرماتے ہیں ایک مرتبہ ابونعیم امام تھے اور میں صف میں عبادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز جہری میں تھا (جہری نمازیں تین ہیں فجر، مغرب، عشاء) (نماز کے بعد) میں نے عبادہ سے کہا۔ آپ کو نماز میں کچھ عجیب سا عمل کرتے پایا ہے۔

عبادہ: کون سا عمل ہے مجھے بھی بتایئے۔

نافع: ابونعیم جہری قرأت فرمارہے تھے اور آپ بھی ان کے ساتھ ساتھ پڑھ رہے تھے۔

عبادہ رضی اللہ عنہ: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہری نمازیں پڑھیں۔ ایک مرتبہ سلام کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا میرے ساتھ قرأت میں بھی کسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نے کچھ پڑھا ہے؟ عرض کیا جی ہاں! ایسا ہی ہے۔ فرمایا میں حیران تھا کہ لوگ کیا کررہے ہیں۔ سنو میرے ساتھ جہری نماز میں فاتحہ کے سوا کچھ مت پڑھو۔ (۱)

اس مضمون کی اور حدیثیں بھی ہیں جو ہم بعد میں عربی ہی عربی میں آپ کو سنائیں گے۔

پھر دیکھئے انداز گل افشانی گفتار رکھ دے کوئی سنن اور جوامع میرے آگے (۲)

۳۵- سوال: ان حدیثوں سے آپ نے کیا سمجھا؟

جواب: یہ کہ امام کے ساتھ نماز میں بھی سورت فاتحہ پڑھنا اسی طرح فرض ہے جس طرح اپنی اکیلی نماز میں الحمد کا پڑھنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دین و دنیا میں برکت والا رکھے۔ یہ مسئلے اوروں کو بھی بتانے چاہئیں خاص کر حنفی لوگوں میں ان کا ذکر ہونا ضروری ہے۔ اے جناب! پہلے ہم بھی تو حنفی ہی تھے اور امام کے پیچھے نیت باندھ کر چپ چاپ دم سادھ کر کھڑے رہتے مگر جب ہم نے بلوغ المرام اور مشکوٰۃ سے اس مضمون کی حدیثیں پڑھیں چودہ طبق روشن ہو گئے اور نماز میں رفع الیدین، آمین اور سورت فاتحہ پڑھنا شروع کر دیا۔

کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے دُرّ دانہ دُرج مصطفیٰ ہے

(دُرج موتیوں کی لڑی ہے اور دُر موتی ہے)

۳۶- سوال: نماز میں ہاتھ باندھنے میں جو فرق ہے ذرا اسے بھی حل کر دیجئے؟

جواب: یہی مسئلہ نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے کا ہے اور بلوغ المرام کے اندر یہ حدیث موجود ہے۔ جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں کی مانند کتاب صحیح ابن

---

(۱) (ابو داود، كتاب الصلاة :باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب، ح ۸۲٤)۔

(۲) بعد میں یہ ارادہ ترک کر دینا پڑا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خزیمہ کی حدیث ہے۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کرتے ہوئے آپ ﷺ کو دیکھا تو دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر تھا اور آپ ﷺ دونوں کو سینے پر رکھے ہوئے تھے (۱)۔

۳۷- سوال: مولانا صاحب ایسے مسئلے اور رہ گئے ہیں جن کی تحقیق حدیث کی رُو سے ضروری ہے۔ان میں دو مسئلے فجر کی نماز میں سنتوں کے متعلق ہیں؟

پہلا مسئلہ: اگر جماعت کھڑی ہو اور ہم گھر سے آئیں تو یہ دو سنتیں پڑھے بغیر نماز میں شریک ہو جائیں یا مسجد کے اِدھر اُدھر کسی کونے میں سنتیں پڑھ کر جماعت میں شامل ہوں؟

دوسرا مسئلہ: فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان ذرا دیر کے لئے لیٹ جانے کا کیا مسئلہ ہے؟

جواب: حدیث میں ہے کہ جب فرضوں کی جماعت کھڑی ہو تو اس جماعت کے ہوتے ہوئے ادھر اُدھر پڑھنے یا مسجد سے گھر جا کر کوئی نماز پڑھنے سے ادا نہیں ہوتی (۲)۔

جماعت کے ساتھ یہ فرض پڑھنے کے بعد دو سنتیں ادا کرلی جائیں اور اس کے لئے کوئی وقفہ بھی نہ ہو فوراً پڑھنی چاہئیں۔

یہ حدیث ابوداؤد میں ہے کہ صبح کے وقت ایک صاحب مسجد میں آئے جماعت ہو رہی تھی۔ انہوں نے جماعت میں شامل ہونے کی بجائے مسجد کے ایک کونے میں جا کر سنتیں پڑھنا شروع کر دیں اور پھر جماعت میں شریک ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے

(۱) صحیح ابن خزیمة (۴۷۹)

(۲) (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین: باب کراهة الشروع فی النافلة....، ح ۷۱۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم کرلیا جب یہ شخص نماز سے جانے کو ہوا تو آنحضرت ﷺ نے اسے بلا کر پوچھا۔ تم نے ایک حصہ نماز کا علیحدہ ادا کیا ہے اور دوسرا حصہ ہمارے ساتھ ادا کیا ہے تمہاری فرض نماز کون سی تھی (۱) اس کا مطلب یہ تھا کہ فرض جماعت کے وقت علیحدہ کوئی نماز قبول نہیں ہوسکتی!

دوسرا مسئلہ: یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ فجر کی سنتوں کے بعد ذرا دیر کے لئے پہلو پر لیٹ جاتے اور دوسروں کو بھی یہ حکم فرماتے۔

خود لیٹنے کی حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کی ہے (۲) اور ترمذی شریف میں ہے باب "مَاجَاءَ فِي الِاضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ"۔ اس میں حکم کی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے "اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ" (۳)

(جب کوئی فجر کی دو سنتیں پڑھ لے تو اپنے دائیں پہلو پر ذرا دیر لیٹ جائے)

۳۷۔ سوال: ایک امام دو مسجدوں میں نماز پڑھا سکتا ہے؟ اگر ایسا ہے ظاہر میں یہ مسئلہ کچھ عجیب سا معلوم ہوتا ہے۔ اس کا ثبوت یا انکار دونوں میں سے کوئی ایک بات حدیث سے بتایئے (تاکید کی وجہ سے یہ مسئلہ دوبارہ لکھا گیا)

جواب: جی ہاں! ایک شخص دو مسجدوں کی امامت کرا سکتا ہے۔ حضرت معاذ بن

---

(۱) (ابو داود، کتاب التطوع: باب اذا ادرك الامام ولم يصل ركعتي الفجر، ح ۱۲۶۵ و هو عند مسلم، فی کتاب صلاة المسافرين: باب كراهة الشروع فی النافلة....، ح ۷۱۲)

(۲) (بخاری، کتاب التهجد، باب الضجعة على شق الايمن بعد ركعتي الفجر، ح ۱۱۶۰_۱۱۶۱_ مسلم، کتاب صلاة المسافرين: باب صلاة الليل، ح ۷۴۳)

(۳) (ترمذی، کتاب صلاة: باب ماجاء فی الاضطجاع بعد ركعتي الفجر، ح ۴۲۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبل رضی اللہ عنہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر ایک اور مسجد میں جا کر امامت کراتے[1]۔

۳۸-سوال: سجدہ تلاوت کا مسئلہ کیا ہے اور قرآن مجید کی کس کس آیت پر ہے۔ یہ سجدہ واجب ہے یا مستحب ہے اچھی طرح سے بیان کیجئے۔

جواب: سجدہ تلاوت نماز میں ہو یا نماز سے باہر تلاوت میں ہو۔ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے۔ قرآن مجید ادب سے ایک طرف رکھ دے اور سجدہ سے اٹھ کر پھر پڑھنا شروع کر دے یا نہ کرے یہ اور بات ہے۔ اور نماز میں جہاں سجدہ کی آیت آ جائے وہاں بھی اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں جائے۔ اس کی دعا یہ ہے۔

سجدہ تلاوت کی دعا: "سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِه"[2] (میرا چہرہ اس کے حضور سجدہ کرتا ہے جس نے اسے پیدا کیا اس میں کان اور آنکھیں لگائیں یہ اُسی کی امداد سے ہے۔)

اگر تانگے گھوڑے یا ریل وغیرہ میں تلاوت کر رہا ہے یہ سجدہ تب بھی کیا جائے...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز اپنی سواری پر یہ سجدہ کیا تھا[3]۔

---

(۱) (بخاری، کتاب الاذان: باب اذا صلی ثم ام قوما، ح ۷۱۱۔ مسلم، کتاب الصلاۃ: باب القراءۃ فی العشاء، ح ۴۶۵)

(۲) (ابو داود، کتاب الصلاۃ (سجود القرآن): باب مایقول اذا سجد، ح ۱۴۱۴۔ ترمذی، (۵۸۰) نسائی (۱۱۳۰))۔

(۳) (ابو داود، کتاب سجود القرآن: باب فی الرجل یسمع السجدۃ و هو راکب، ح ۱۴۱۱۔ وسندہ ضعیف)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور اس موقع پر سجدہ تلاوت پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

صاحبان یہ سجدہ فرض نہیں جو نہ کرنے والے پر گناہ ہو البتہ سجدہ کرنے پر ثواب ضرور ہے۔

رسول اللہ ﷺ وعظ فرما رہے تھے آیت سجدہ آ گئی۔ آپ ﷺ نے اور آپ ﷺ کو دیکھ کر وعظ میں شریک تمام حاضرین نے سجدہ ادا کیا(۱)۔

یہ دیکھو کہ وہ مسلمان رسول اللہ ﷺ کی پیروی کس طرح کرتے تھے۔

نماز میں یہ سجدہ: اگر نماز میں امام سجدہ کرے تو مقتدیوں پر بھی سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہمیشہ یہ عمل جاری رکھا(۲)۔

یہ سجدے ۱۴/۱۵ ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی حدیث میں قرآن کے یہ (۱۵) سجدے ہیں (۳)۔

(۱) سورۃ الاعراف (نمبر سورۃ ۷) کے آخری لفظ پر۔ یہ لفظ اس لئے نہیں لکھے گئے کہ اتنا پڑھنے پر بھی سجدہ کرنا پڑے گا۔

(۲) سورۃ رعد (نمبر ۱۳) کے دوسرے رکوع میں لفظ ﴿اٰصَالِ﴾ والی آیت پر

(۳) سورۃ نحل (نمبر ۱۶) پانچویں رکوع کی آخری آیت میں لفظ ﴿ظِلٰلُهُ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ الشَّمَآئِلِ﴾ والی آیت میں۔

---

(۱) (بخاری، کتاب سجود القرآن: باب من سجد لسجود القاریء، ح ۱۰۷۵، ۱۰۷۶۔ مسلم کتاب المساجد: باب سجود التلاوۃ، ح ۵۷۵)۔

(۲) (بخاری، کتاب سجود القرآن: باب من قرا السجدۃ فی الصلاۃ فسجدبها، ح ۱۰۷۸۔ مسلم، حوالہ سابق، ح ۵۷۸)۔

(۳) (ابو داود، کتاب سجود القرآن: باب تفریع ابواب السجود و کم سجدۃ فی القرآن، ح ۱۴۰۱ وسندہ ضعیف)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) سورۃ بنی اسرائیل (نمبر ۱۷) کے آخر کی دو آیت چھوڑ کر ان سے پہلی آیت کے لفظ ﴿وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا﴾ والی آیت پر

(۵) سورۃ مریم (نمبر ۱۹) کے تیسرے رکوع میں لفظ ﴿وَ اِذَا تُتْلٰى﴾ والی آیت پر

(۶) سورۃ حج (نمبر ۲۲) میں دو سجدے ہیں۔

(ا) پہلے رکوع میں آیت ﴿فَمَالَهُ مِنْ مُّكْرِمٍ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ﴾ کے بعد والی آیت پر ہے۔

(۷) (ب) سورۃ حج کے آٹھویں رکوع کی آیت پر ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا﴾ والی آیت کے آخری رکوع کے شروع میں سجدہ ہے۔

(۸) سورۃ فرقان (نمبر ۲۵) لفظ ﴿وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ﴾ میں چوتھے رکوع کے اندر سجدہ ہے۔

(۹) سورۃ نمل (نمبر ۲۷) کے دوسرے رکوع کی آخری آیت سے ذرا پہلے اور لفظ ﴿وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا﴾ سے ذرا بعد میں سجدہ ہے۔

(۱۰) سورۃ الم تنزیل سجدہ (نمبر ۳۲) کے دوسرے رکوع کی آیت ﴿اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ﴾ والی دوسرے رکوع میں آیت مآب سے پہلے آیت میں سجدہ ہے۔

(۱۱) سورۃ حم سجدہ (نمبر ۴۱) کے پانچویں رکوع کے لفظ ﴿ وَمِنْ اٰيَاتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴾ میں سجدہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۲) سورۃ النجم کے آخری لفظ پر سجدہ ہے۔

(۱۳) (سورۃ ص نمبر ۳۸)

(۱۴) سورۃ انشقاق (نمبر ۸۴) میں لفظ ﴿وَ اِذَا قری علیھم القرآن﴾ میں سجدہ ہے

(۱۵) سورۃ علق (نمبر ۹۶) کے آخری لفظ ﴿کَلَّا لَا تُطِعْہ﴾ میں بھی سجدہ ہے

یہ سجدے نماز سے باہر بھی بغیر وضو کے بھی ادا کیے جا سکتے ہیں۔

آمین آواز سے کہنا

۳۹-سوال: اہل حدیث کی طرف سے نماز میں رفع الیدین کی صداقت تو سمجھ میں آ گئی ہے۔اب ذرا آمین آواز سے کہنا کو کھول کر بیان کیجئے۔

جواب: نماز میں آواز سے آمین کہنا اسی طرح سنت ہے جس طرح ایک معنوں میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے دین پر چلنا سنت ہے۔آنحضرت ﷺ نے ہمیں دین بتایا اور ہم نے اس دین کی پیروی کی۔آنحضرت ﷺ نے ہمیں آمین سنائی۔

ع تیری آواز مکے اور مدینے

آمین میں اپنی آواز بھی لمبی کی اور ہم نے بھی آپ کی یہ سنت اسی طرح ادا کی جس طرح آنحضرت ﷺ نے اس پر عمل فرمایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آمین سے یہودی جلتے ہیں۔ہم نے بھی ان کو جلانے کی غرض سے آمین کا ورد جاری رکھا۔یہ حدیث بھی ہم ابھی آپ کو سنائیں گے پھر رفع الیدین کی مانند آواز سے آمین کہنے کی روایتیں حدیث کی ہر کتاب میں موجود

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہیں۔ کیا ان تمام حدیثوں کو جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی ہدایت کرتی ہیں اور وہ آمین آواز سے کہنے پر ہیں سب کو ایک امام کے کہنے پر چھوڑ دیا جائے۔

ع محبت کا یہ بھی ہے کوئی قرینہ

سب اماموں کا قول یا فتویٰ اور حکم یا فیصلہ ایک طرف اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ ایک طرف واللہ! ہم اماموں کے صاف فتویٰ کو آنحضرت ﷺ کے ذرا سے اشارے پر چھوڑ دیں گے۔ آخر قیامت کے روز ہماری شفاعت رسول اللہ ﷺ فرمائیں گے یا امام صاحبان کریں گے! یا اللہ تو اس پر گواہ رہیو! کہ!

ع تیرے رسول ﷺ سے کر لی دوستی ہم نے

آواز سے آمین کی ۱۲ حدیثیں ان کی کتابوں کے نام کے ساتھ

(۱) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آنحضرت ﷺ نے نماز کے اندر آواز سے آمین پکاری [۱]۔

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب بھی نماز میں غیر المغضوب علیهم و لاالضالین پڑھتے تو اس زور سے آمین پکارتے کہ پہلی صف والے تمام نمازی سن لیتے۔ [۲]

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کسی ایسی جگہ گئے جہاں کے باشندوں کو آواز کے

(۱) (ابو داود ، کتاب الصلاۃ : باب التأمین و راء الامام ، ح ۹۳۳)۔

(۲) (ابو داؤد، ح ۹۳٤)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ آمین کہنے کا مسئلہ نہ پہنچا تھا۔ آپ نے فرمایا: یہ لوگ آواز سے آمین نہیں پکارتے حالانکہ رسول اللہ ﷺ و لاالضالین کے بعد اتنی آواز سے آمین پکارتے کہ پہلی صف کے لوگ سن کر اس آواز میں اپنی آواز ملاتے تو مسجد نبوی گونج اٹھتی (۱)۔

(۴) حضرت عطا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ایسے دوسو صحابہ کو پایا جو جماعت میں امام کے و لاالضالین کہنے کے بعد آواز سے آمین پکارتے (بیہقی اور ابن حبان) (۲)۔

(۵) حضرت عطا رحمۃ اللہ علیہ (اوپر والے) فرماتے ہیں ہم نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد الحرام میں نماز پڑھی تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقتدیوں نے بھی اسی طرح آواز سے آمین پکاری کہ مسجد گونج اٹھی (۳)۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آمین کہنے کے لئے لوگوں سے فراخ دلی کی تاکید کرتے (۴)۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا وہ خود بھی آواز سے آمین کہتے اور دوسروں کو بھی یہ تاکید کرتے (۵)۔

(۶) عطا رحمۃ اللہ علیہ جن کا ذکر نمبر (۵) میں ہے فرماتے ہیں میں نے مسجد نبویؐ میں دوسو صحابہ کو و لاالضالین کے بعد اس آواز سے آمین پکارتے سنا کہ مسجد گونج

(۱) (ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات: باب الجهر بآمين، ح ۸۵۳، وسند ضعيف)
(۲) (بيهقي، ۲/۵۹)۔
(۳) (بيهقي، ۲/۵۹)بخاری، كتاب الاذان:باب جهر الامام بالتأمين۔
(٤) (بخاری، حواله سابق، تعليقاً)
(٥) (بخاری، كتاب الاذان :باب جهر الامام بالتأمين، تعليقاً، بيهقي، ۲/۵۹)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اٹھتی (۱)۔

اگر دو سو صحابہ کا آواز سے آمین پکارنا بھی کوئی بات نہیں تو کیا ہم جناب رسول اللہ ﷺ ہی کو دوبارہ دنیا میں لا کر آپ سے مسئلہ دریافت کریں!

(۷) نعیم المجمر فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی وہ امام تھے۔ پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پوری پڑھی' بسم اللہ کے بعد الحمد پڑھی اور و لا الضالین کے بعد آمین پکاری ہر رکن میں وہ اللہ اکبر کہتے اور نماز پوری کرنے کے بعد ہم سے فرمایا یہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز جیسی نماز پڑھی ہے (۲)۔

(۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو میں نے و لا الضالین کے بعد آمین پکارتے سنا (۳)۔

(۹) عبدالجبار بن وائل رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کئی نمازیں پڑھیں۔ آپ ہر دفعہ "و لا الضالین" کے بعد اس زور سے آمین کہتے کہ ہم اسے سن پاتے (۴)۔

(۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امام "غیر المغضوب علیھم و لا الضالین" کہہ لے تب تم بھی آمین پکارو! دیکھو جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ ہم آواز ہو جائے تو اس کے پہلے

---

(۱) بیہقی ۰ (۲/۵۹)۔
(۲) (نسائی ، کتاب الافتتاح : باب قراءة بسم الله ...... ، ح ۹۰۶)۔
(۳) (ابن ماجه ، کتاب اقامة الصلوات : باب الجهر بآمين ، ح ۸۵۴)۔
(۴) (ابن ماجه ، حواله سابق ، (۸۵۵)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور پچھلے گناہ تمام معاف ہو جاتے ہیں[۱]۔

(۱۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہودی تمہارے دین میں سے آمین پر زیادہ جلتے ہیں[۲]۔

(۱۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہودی تمہارے اعمال میں سے آمین پر زیادہ جلتے ہیں[۳]۔

سوال کرنے والا: ارے صاحب ہم تو اب تک بھول ہی میں رہے۔ یہ لوگ ہمیں آمین رفع الیدین سے اس طرح ڈراتے رہے جیسے وہ شیر ببر ہے۔ اور یہ خونخوار چیتا اللہ آپ کا بھلا کرے ان دونوں مسئلوں میں ہماری تسلی کردی۔ لوگ باپ دادوں کی یہ رسمیں نہ چھوڑیں کہ وہ ایسا نہ کرتے تھے تو ہم کیا کریں۔ مگر ہماری توبہ ہے جو آج سے اس بارے میں " مَاوَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَاؤُنَا" کبھی زبان پر لائیں۔

۴۰۔سوال: نماز کے اندر کیا کیا دعائیں ہیں اور ان سب دعاؤں میں بہتر اور افضل کون کون سی دعا ہے۔

جواب: معاف کیجئے ہر دعا اس کے موقع پر بتانے سے بہتر ہے کہ ہم آپ کے لئے ایک انمول نماز مترجم مہیا کردیں جس میں ہر دعا کا ترجمہ بھی ہوگا مگر اس موقع پر ہم نماز کی ہر دعا کا شروع بتا دیتے ہیں۔

(۱) اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ سینہ پر باندھ لیجئے[۴]۔

---

(۱) (بخاری، کتاب الاذان :باب جهر المأموم بالتامين ، ح ۷۸۲)۔
(۲) (ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوات :باب الجهر بآمين ، ح ۸۵٦)۔
(۳) (ابن ماجه ، حواله سابق، ح ۸۵۷)۔
(٤) (مسند امام احمد (۲۲٦/۵) صحیح ابن خزیمه(ح، ٤۷۹))

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) اب حضرت ابراہیم علیہ السلام والی یہ دعا پڑھیے!

((اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِی فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِی وَنُسُکِی وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ))[۱]

اس کے بعد یہ دعا پڑھیے! ((اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَیْنِی وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِی مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ))[۲]

اور کبھی! ((سُبْحَانَکَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ)) پڑھیے[۳] www.KitaboSunnat.com

۴۱۔ سوال: آپ نے پہلی اور دوسری دعائیں اتنی طویل بتا دیں کہ اگر ہم حنفی اماموں کے پیچھے نماز ادا کریں تو ان دعاؤں کے ساتھ الحمد للہ اور الحمد کے بعد سورۃ تو ایک طرف رہی دعا اللھم باعد بھی نہیں پڑھ سکتے اور نماز میں دل جمعی ضروری ہے۔

جواب: بے شک جو لوگ نماز کو ایک قسم کا معراج سمجھتے ہیں انہیں ایسے اماموں کے ساتھ نماز پڑھنے میں اوپر اڑنے کی بجائے زمین میں دھنس جانے کا ڈر رہتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ گھر میں نماز ادا کرنے کے بعد اگر مسجد میں آسکیں تو ایسے

(۱) (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین: باب صلاۃ النبی ﷺ ودعائه باللیل، ح ۷۷۱)۔
(۲) (بخاری، کتاب الاذان: باب مایقول بعد التکبیر، ح ۷۴۴۔ مسلم، کتاب المساجد: باب مایقال بین تکبیرۃ الاحرام و القراءۃ، ح ۵۹۸)۔
(۳) (ابو داود، کتاب الصلاۃ: باب من رأی الاستفتاح بسبحانك......، ح ۷۷۵، ۷۷۶۔ ترمذی (۲۴۲، ۲۴۳)۔ ابن ماجه (۸۰۴، ۸۰۶))۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اماموں کے ساتھ بھی نماز پڑھ لیں۔ لیکن کون سی جگہ ہے جہاں گھر سے ذرا دور اہل حدیث کی مسجد نہ ہو۔ اگر نہیں تو اس کی فکر کیجئے کہ ایسی مسجد اور ایسا امام دو نعمتیں میسر ہوں تب تو واقعی رسول اللہ ﷺ کی بشارت الصلوة معراج المومن (۱) (نماز مومن کا معراج ہے) پوری ہو جائے۔ پھر حنفی لوگ اپنی مسجدوں میں اہل حدیث کا نماز پڑھنا پسند بھی تو نہیں کرتے۔ کبھی آمین پر مسجد سے نکال دیتے ہیں، کبھی رفع الیدین پر ذلیل کرتے ہیں۔ اس پر خود کو اصل سنی کہتے ہیں ان کا خود کو صرف حنفی کہنا صحیح ہے سُنّی تو ہم ہیں۔

۴۲۔سوال: مگر یہ جو ہر ایک کے پیچھے نماز ادا کرنے کا مسئلہ ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے آپ کا یہ مشورہ کیا معنی رکھتا ہے۔

جواب: ہر ایک کے پیچھے نماز پڑھنا بات اور تھی مگر بن گئی کچھ اور! جلدی نماز پڑھنے والے اماموں کے ساتھ یہ بات نہیں بنتی۔ اور دیکھئے ہر ایک کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم سیاسی فتنوں کے موقع پر ہے سیاسی فتنے کیا ہیں ان میں نہ پڑیئے۔

۴۳۔سوال: وتر میں دعائے قنوت کا طریقہ اور دعا دونوں سمجھا دیجئے تو سبحان اللہ؟

جواب: وتر کی آخری رکعت میں رکوع (۲) سے پہلے دعائے قنوت ہاتھ اٹھا کر پڑھئے اور دعا یہ ہے۔ اسے دل لگا کر یاد کر لیجئے گا۔

((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْ مَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِیْ فِیْ مَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْ مَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ مَا اَعْطَيْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَاقَضَيْتَ فَاِنَّكَ

(۱) نبی کریم ﷺ کی طرف سے منسوب یہ روایت موضوع یعنی من گھڑت ہے (کاشت)
(۲) (تحفۃ الاحوذی پہلا حصہ ۲۴۲ سطر ۱۳)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تَقْضِی وَلَایُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّهُ لَایَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّمَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ))[1]۔

ترجمہ: ''یا اللہ! جس طرح تو نے اوروں کو ہدایت دی مجھے بھی یہ نعمت ملے۔ جس طرح تو نے اوروں کو امن دیا مجھے بھی عافیت نصیب ہو۔ جس طرح تو اوروں کا والی ہوا میرا بھی بن۔ جو کچھ مجھے دیا اس میں برکت دے۔ مجھے اپنے تکلیف دہ فیصلوں سے بچائیے۔ اے اللہ! تو جو چاہے کرسکتا ہے۔ اور تیرے خلاف کچھ نہیں کیا جاسکتا ہے۔''

سجدہ سہو

۴۴۔سوال: کبھی کبھی نمازی بھول بھی جاتا ہے اس حال میں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: اس بھول کا عربی نام سہو ہے اور اس سہو میں دو سجدے ہیں ایک نہیں ہے۔ مگر جس طرح بھول کی الگ الگ صورتیں ہیں اسی طرح سجدۂ سہو کی صورت علیحدہ علیحدہ ہے مگر یہ سجدے ہر صورت میں دو ہیں۔ بعض حالتوں میں سلام سے پہلے اور بعض حالتوں میں سلام کے بعد ہیں۔

حدیث یا سنت کی رو سے اس کی مختصر بات یہ ہے۔

(۱) اگر چار کی بجائے تین رکعت کا گمان ہوا تو ایک رکعت پڑھ کر دو سجدے کرلے[2]۔

(۲) اگر ۴ رکعت کا گمان زیادہ ہے مگر اس کا یقین نہیں۔ تو بھی دو سجدے ہی

---

(۱) (ابوداود، کتاب الوتر: باب القنوت فی الوتر، ح ۱۴۲۵، ۱۴۲۶۔ ترمذی، کتاب الوتر: باب ماجاء فی القنوت فی الوتر، ح ۴۶۴، بیهقی (۲/۲۰۹))

(۲) (مسلم، کتاب المساجد: باب السهو فی الصلاة، ح ۵۷۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے[1]۔

(۳) اگر ۴ رکعت کی بجائے ۳ کا گمان ہے تو بھی دو سجدے کرے۔

(۴) مسجد سے نکل کر گھر آپہنچا اور خیال گذرا کہ میں نے ۴ کی بجائے ۳ رکعت ادا کی تھیں تب گھر ہی میں ایک رکعت ادا کر کے دو سجدے کرلے۔

(۵) اگر ۳ یا ۴ رکعت والی نماز میں پہلے التحیات پر بیٹھنا بھول گیا ہے تو سلام کر کے دو سجدے کرے[2]۔ اس حالت میں اگر مقتدی نہ بھولے تھے اور امام جو کھڑے ہی ہو گئے تب انہیں سبحان اللہ نہ کہنا چاہئے۔ اور امام کے ساتھ کھڑے ہو جانا چاہیے سبحان اللہ تو ان کے اٹھنے کے وقت تھا۔ اب نہیں۔

سہو کے یہ سجدے کمی میں گمان پر سلام کے بعد اور زیادتی کے خیال پر سلام سے پہلے ہیں۔ مگر سلام سے پہلے کا مسئلہ یہ نہیں کہ آخری رکعت میں التحیات ختم کر کے ایک طرف سلام پھیرا اور سجدے کئے اور پھر سے التحیات سے لے کر سلام تک آپہنچے۔ یہ مسئلہ غلط ہے۔

سجدہ سہو کا وقت آخری سلام سے پہلے یا بعد میں ہے التحیات اور درود کے درمیان نہیں

۴۵۔ سوال: جب سے آپ مجھے سنت کے مطابق نماز ادا کرنے کی ہدایت فرما رہے

---

(۱) (بخاری، کتاب المساجد: باب السھو فی الفرض والتطوع، ح ۱۲۳۲۔ مسلم، حوالہ سابق، ح ۸۲/۳۸۹)

(۲) (بخاری، کتاب السھو: باب ماجاء فی السھو اذاقام من رکعتی الفریضة، ح ۱۲۲۴، مسلم، کتاب المساجد: باب السھو فی الصلاۃ، ح ۵۷۰) لیکن اس میں سجدہ سہو سلام سے پہلے ہے۔ واللہ اعلم۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اس کے کچھ روز بعد سے میں اہل حدیث اماموں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہوں۔ کبھی کبھی امام صاحب مغرب، عشاء اور فجر کی نماز میں بعض ایسی سورتیں پڑھتے ہیں جن کے شروع میں "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کہتے اور کبھی ﴿بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ﴾ کہتے اور سورہ رحمٰن میں بار بار آنے والی آیت ﴿فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾ کے جواب میں تو ہر بار کچھ پڑھتے ہیں۔ ذرا یہ مسئلہ بھی سمجھا دیجئے گا؟

جواب: یہ سورتیں تعداد میں (۹) ہیں۔ ان میں امام اور مقتدی دونوں کو برابر برابر چلنا ہوگا۔ اس طرح کہ!

(۱) سورہ رحمٰن میں ﴿فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾ جو آتا ہے تو اس کے ساتھ (بعد میں) ہر مرتبہ دونوں یہ دعا پڑھیں "لَانُكَذِّبُ بِشَيْءٍ مِّنْ رَّبِّنَا" (یا اللہ ہم تیری کسی بات کو غلط نہیں کہتے)۔

(۲) سورہ ملک (پارہ۲۹) کے آخر میں جو آیت ہے! ﴿قُلْ اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآءُ كُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ﴾ (ان سے کہیے کہ اگر پانی کے تمام سوتے خشک ہو جائیں تب تمہارے لئے کون پانی لا سکتا ہے)۔

اس آیت پر امام اور مقتدی دونوں یہ دعا پڑھیں ﴿اَللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ﴾ (وہ اللہ جو تمام عالم کا پروردگار ہے پانی لا سکتا ہے)۔

(۳) سورہ قیامۃ (پارہ ۲۹) کے آخر کی یہ آیت اگر امام پڑھے! ﴿اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰی﴾ (کیا اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں) تو امام اور مقتدی دونوں اس آیت کے بعد یہ الفاظ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہیں! ﴿سُبۡحَانَكَ رَبَّنَا بَلٰی﴾ (کیوں نہیں وہ اللہ مردہ زندہ نہ کرنے کی خامی سے پاک ہے)۔

(۴) سورہ مرسلات (پارہ ۳۰) میں جب امام پڑھے! ﴿فَبِاَیِّ حَدِیۡثٍۭ بَعۡدَهٗ یُؤۡمِنُوۡنَ﴾ (اس کے بعد وہ لوگ اور کس بات پر ایمان لائیں گے) تب امام اور مقتدی دونوں یہ کہیں! ﴿اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحۡدَهٗ﴾ (ہم اپنے اللہ واحد پر ایمان لائے ہیں)۔

(۵) سورہ نبا (پارہ ۳۰) میں اگر امام! ﴿وَیَقُوۡلُ الۡكَافِرُ یٰلَیۡتَنِیۡ كُنۡتُ تُرٰبًا﴾ (اس روز کافر افسوس کے ساتھ کہے گا بہتر تھا کہ میں مٹی ہوتا) کہے تب امام اور مقتدی دونوں یہ الفاظ پڑھیں! ﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِكَ مِنَ الۡكُفۡرِ﴾ (یا اللہ میں کفر سے تیری پناہ مانگتا ہوں)

(۶) سورہ اعلیٰ (پارہ ۳۰) میں جب امام اس سورہ کی پہلی آیت! ﴿سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡاَعۡلٰی﴾ (یا اللہ تو برتر ہے) پڑھے تو امام اور مقتدی دونوں! ﴿سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی﴾ (یا اللہ تو برتر ہے) آواز سے پڑھیں۔

(۷) سورہ غاشیہ (پارہ ۳۰) کی آیت! ﴿اِنَّ اِلَیۡنَا اِیَابَهُمۡ ثُمَّ اِنَّ عَلَیۡنَا حِسَابَهُمۡ﴾ (آخر تمہیں ہماری طرف لوٹنا اور ہمیں تمہارا حساب لینا ہے) امام پڑھے تو امام اور مقتدی دونوں! ﴿اَللّٰهُمَّ حَاسِبۡنَا حِسَابًا یَسِیۡرًا﴾ (یا اللہ ہمارے حساب میں رعایت فرما) کہیں۔

(۸) سورہ تین (پارہ ۳۰) کی آیت! ﴿اَلَیۡسَ اللّٰهُ بِاَحۡكَمِ الۡحَاكِمِیۡنَ﴾ (کیا صرف اللہ ہی سب سے بڑا حاکم نہیں) اگر امام اسے پڑھے تو امام اور مقتدی دونوں آواز ہی سے! ﴿بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الشَّاهِدِيْنَ﴾ (کیوں نہیں بے شک اللہ سب سے بڑا حاکم ہے اور میں اس پر گواہ ہوں) پڑھیں۔

(۹) سورہ قارعہ (پارہ ۳۰) کی آیت! ﴿وَمَا اَدْرٰكَ مَا هِيَةٌ نَارٌ حَامِيَةٌ﴾ پڑھے تم کیا سمجھے کہ ہاویہ کیا چیز ہے وہ دہکتی ہوئی آگ ہے) تو امام اور مقتدی دونوں! ﴿اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ﴾ (یا اللہ! مجھے دوزخ سے دور رکھ) آواز سے پڑھیں ان (۹) سورتوں کے سوا شاید کوئی اور بھی ہو! اس وقت یاد نہیں پڑتی[1]۔

جمعہ کی نماز اور خطبہ

۴۶۔سوال: کیا جمعہ کی نماز ہر بستی میں باجماعت پڑھنا واجب نہیں؟ یا اس کے لئے ایسا شہر ہونا چاہئے جس میں کچہری بھی ہو۔ جیسے آج کل کے تحصیلی شہر اور وہ بستی اتنی بڑی ہو کہ اس میں رہنے والے مسلمان وہاں کی بڑی مسجد میں نہ سما سکیں؟

جواب: قرآن مجید میں سورت جمعہ کی یہ آیت (۹) تو آپ نے بھی پڑھی اور سنی ہے!

﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ﴾

ترجمہ: ''مومنو! جمعہ کی اذان سنتے ہی مسجد میں نماز کیلئے پہنچ جاؤ۔'' خیال رہے کہ عید کی

---

(۱) اس بارے میں صحیح رائے یہ ہے کہ نماز باجماعت کی صورت میں مقتدی آیات کا جواب نہ دیں۔ بلکہ خاموش ہیں۔ کیونکہ اس بارے میں کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں ہے۔ اور مروی احادیث ضعیف ہیں۔ البتہ منفرد نمازی آیات کا جواب دے سکتا ہے۔ کیونکہ اس بارے میں احادیث میں وضاحت ملتی ہے۔ مثلاً مسلم، (۷۷۲) وغیرہ۔ (کاشف)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز بھی نماز جمعہ کی طرح ہر بستی اور گاؤں میں ہو سکتی ہے اور ہونا ہی ایسا چاہیے۔رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی فرمایا اور آپ ﷺ ہی کا فرمانا بجا ہے۔لہٰذا

(۱) جمعہ کی نماز ہر شہر اور گاؤں میں پڑھنا واجب ہے۔

(۲) جمعہ کا وقت ظہر کی نماز ہی کا وقت ہے۔

(۳) جس کسی پر نماز فرض ہے اس پر جمعہ بھی فرض ہے۔
(بیمار،عورت اور مسافر پر فرض نہیں)

(۴) جمعہ کی نماز میں نہ آنے کی سزا اس شخص کو اس کے گھر سمیت جلا دینا ہے یہ حدیث مسلم شریف میں ہے(۱)۔

(۵) جمعہ کے لئے غسل، صاف لباس اور خوشبو سنت ہے(۲)۔

(۶) نماز جمعہ کے لئے مسجد میں سب سے پہلے آنے پر ایک اونٹ کی قربانی کا ثواب ہے۔ دوسرے نمبر والے کو گائے، تیسرے کو بکری، چوتھے کو مرغ اور پانچویں کو انڈے کی قربانی کا ثواب ہے(۳)۔

(۷) جمعہ کے روز سورج نکلنے سے لے کر ڈوبنے تک ایک ایسی گھڑی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے(۴)۔

(۸) جمعہ کے خطبہ کا وقت دوسری اذان سے لے کر ذرا دیر میں ختم ہو جاتا ہے مگر واعظ بہت زیادہ دیر کر دیتے ہیں۔ایسا نہ کرنا چاہئے۔

---

(۱) (مسلم، كتاب المساجد:باب فضل صلاة الجماعة، ح ٦٥٢)۔

(۲) (بخاری، كتاب الجمعة :باب الدهن للجمعة ،ح ٨٨٣۔ ابو داود ، كتاب الطهارة :باب في الغسل للجمعة ، ح ٣٤٣)۔

(۳) (بخاری ، كتاب الجمعة :باب فضل الجمعة ، ح ٨٨١، مسلم ، كتاب الجمعة : باب الطيب و السواك يوم الجمعة ……، ح ٨٥٠)

(٤) (بخاری ، كتاب الجمعة :باب الساعة التي في يوم الجمعة، ح ٩٣٥۔ مسلم . كتاب الجمعة : باب اى الساعة التي في يوم الجمعة، ح ٨٥٢)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھ کر نکلتے تو دیواروں کا سایہ تلاش کرتے (۱)۔

۹- جو شخص جمعہ کے لئے مسجد میں آئے خواہ امام خطبہ کہہ رہا ہو۔ تب بھی وہ دو سنت ضرور پڑھ لے (۲)۔

(۱۰) امام منبر پر بیٹھتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہے اور بیٹھے ہوئے سب لوگ وعلیکم السلام کہیں۔

(۱۱) خطبہ کے وقت امام کے ہاتھ میں لاٹھی یا چھڑی کچھ نہ کچھ ضرور ہونا چاہئے (۳)۔

(۱۲) نمازی خطبہ کے وقت واعظ کی طرف منہ رکھیں۔

۴۷- سوال: دونوں عیدوں کے مسائل بھی بتا دیجئے گا؟

جواب: عیدیں دو ہیں چھوٹی عید اور بڑی عید۔ تھوڑی سی مدت ہوئی کہ دو عیدیں اور بنا لی گئی ہیں۔

(۱) عید میلاد، یہ عید رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے روز منائی جاتی ہے۔

(۲) عید معراج، یہ عید آنحضرت ﷺ کے معراج کی رات منائی جاتی ہے۔

یہ دونوں عیدیں بدعت ہیں اگر رسول اللہ ﷺ نے بدعت کو گمراہی نہ کہا ہوتا تو نہ معلوم بدعت کہاں تک اپنے پاؤں پھیلا لیتی۔

۴۸- سوال: بدعت کیا ہوئی؟ یہ لفظ تو آج سننے میں آیا۔

---

(۱) (بخاری، کتاب المغازی :باب غزوة الحديبية، ح ٤١٦٨- مسلم، كتاب الجمعة :باب صلاة الجمعة حين تزول الشمس، ح ٨٦٠)

(۲) (بخاری،(١١٦٦،٩٣٠)مسلم، (٥٧٨)

(۳) ابو داؤد، کتاب الجمعة : باب الخطبة على قوس، ح ١٠٩٦-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: بدعت وہ کام ہے جسے دین سمجھا جائے مگر وہ دین نہ ہو۔

آپ نے کبھی سنا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آنحضرت ﷺ کی پیدائش اور معراج کی عید منائی ہو یہ کام بدعت ہیں۔ دیکھو صاحب رسول اللہ ﷺ کی محبت آپ کے راستے یعنی سنت پر چلنا ہے۔

۴۹-سوال: تو بدعت گناہ ہی ہوا نا!

جواب: ایسا گناہ جس پر حضرت ﷺ نے فرمایا۔

﴿كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ﴾[(۱)] (ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی دوزخ کا ایندھن ہے)

۵۰-سوال: اس کا مطلب یہ ہوا کہ گمراہ شخص دوزخی ہے؟

جواب: یہی مطلب تو ہے!

دونوں عیدوں کے مسائل

نماز سے پہلے غسل کرنا ہے ہو سکے تو عمدہ کپڑے اور خوشبو لگائیے۔ گھر سے عید گاہ کی طرف ایک راستے سے جانا اور لوٹتے ہوئے دوسری راہ سے آنا سنت ہے اور نماز بستی سے باہر پڑھنا۔ جاتے اور آتے ہوئے راستوں پر تکبیریں بلند آواز سے کہنا بھی سنت ہے۔ تکبیریں یہ ہیں!

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ"۔ [(۲)]

---

(۱) (نسائي، كتاب صلاة العيدين :باب كيف الخطبة، ح ۱۵۷۹)۔

(۲) (دار قطني (۱۸٦۲)۔ لیکن اس کی سند جابر جعفی اور دوسرے راوی کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔ اس کے علاوہ دیگر کلمات کا ثبوت صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم سے ملتا ہے۔ دیکھئے مصنف ابن ابي شيبة (۱ /٤۸۹- ٤۹۰)اور بيهقي (۳/۳۱٦))

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عید گاہ میں عمارت دیواریں اور محراب یا منبر نہ ہونا چاہئے عید گاہ کا اصلی نام مصلی ہے۔

تندرست اور ایسی بیمار عورتیں بھی عید گاہ میں آئیں تندرست عورتیں نماز میں شریک ہوں اور ایسی - بیمار - عورتیں جماعت سے علیحدہ رہیں مگر دعا میں ضرور شریک ہوں۔

اگر بارش یا کسی اور وجہ سے عید مسجد میں پڑھی جائے تو ایسی - عورتیں مسجد میں نہ جائیں۔ عید کی دو رکعت ہیں جمعہ کی مانند اس میں بھی الحمد اور سورت دونوں آواز سے پڑھنا ہے۔

عید کی نماز میں دونوں رکعتوں کے اندر تکبیریں بھی ہیں۔

پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ کل بارہ ہوئیں۔ تکبیریں رکعت شروع کرنے کے وقت کہنی ہیں۔ ان تکبیروں کی حدیث اس طرح سے ہے۔

عمرو بن عوف صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے دونوں عیدوں کی پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہیں۔ (۱)

نماز پڑھ کر نمازی اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں اور امام خطبہ کے لئے کھڑا ہو جائے اور خطبہ و وعظ کہے۔

جمعہ کی نماز میں فرضوں سے پہلے خطبہ تھا۔ مگر عید میں نماز کے بعد خطبہ ہے۔ اور دعا بھی خطبہ کے بعد ہے۔

عید کی نماز کے لئے اذان اور اقامت دونوں نہیں کسی سے پہلے اور بعد میں نفل مروی بھی نہیں۔

---

(۱) (ترمذی، کتاب الجمعۃ: باب ماجاء فی التکبیر فی العیدین، ح ۵۳۶، ابن ماجہ (۱۲۷۹))

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اگر عید جمعہ کے روز آ پڑتی ہے تو نماز جمعہ کے لئے آنا فرض نہیں رہتا۔ (لیکن نماز ظہر ضرور ادا کی جائے گی)

بارش میں عید کی نماز مسجد یا کسی بڑے ہال میں پڑھی جائے، مگر یہ سینما کا ہال نہ ہو وہ تو گناہ کا گھر ہے۔

عید الفطر کے خاص مسائل:

نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا اور صدقہ فطر کی مقدار مختلف ہے۔ اپنے ہاں کے عالم سے پوچھئے۔

(۲) کچھ کھا پی کر عید گاہ جانا ہے۔

عید الضحیٰ کے خاص مسائل:

۱- عید کا چاند نکلنے سے لے کر قربانی تک بال اور ناخن نہ کترانا چاہئے۔

۲- نماز کے بعد قربانی کرنی چاہئے۔

بارش کی نماز

۵۱- سوال: بارش نہ ہو سوکھا (خشک سالی) پڑ جائے تو اس کے لئے دعا کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: اس نماز کا نام استسقاء ہے۔ اس کا وقت سورج نکلنے کے بعد ہے اور اس کی جگہ بستی سے باہر جنگل میں ہے۔ عید کی مانند اس کے لئے عمدہ لباس کی بجائے پھٹے پرانے کپڑے ہوں جنہیں دیکھ کر پروردگار کو اور ترس آ جائے اور بارش کا دروازہ کھل سکے۔ اپنی چادر اس طرح الٹائیں کہ چادر کا بایاں کنارہ دائیں رخ پر آ جائے اور دایاں کنارہ بائیں طرف آ جائے۔ اس نماز کی دعائیں یہ ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا: یا اللہ ہمیں مینہ کے پانی سے سیراب کردے
اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا: یا اللہ ہمیں مینہ کے پانی سے سیراب کردے
اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا: یا اللہ ہمیں مینہ کے پانی سے سیراب کردے
"قطقِطًا سَجلاً یَا ذوالْجَلاَلِ وَالْاِکْرَام" (۱)

امام یہ دعا قبلہ رخ ہو کر پڑھے دونوں ہاتھ الٹے اٹھائے۔ دعا کے بعد مقتدیوں کی طرف منہ کر کے اپنے منہ پر ہاتھ پھیر لے اور دو رکعت نفل ادا کرے۔ اس نماز میں خطبہ پہلے ہے اور نماز خطبہ کے بعد ہے۔

(۲) "اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍ عَاجِلاً مَرِیْعًا غَیْرَ اٰجِلٍ" (۲)

"یا اللہ ہمیں مینہ کے پانی سے سیراب کر ایسا پانی جس کا انجام اچھا ہو اور برسنے میں دیر نہ کرے۔"

(۳) "اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ" (۳)

"یا اللہ اپنے بندوں اور چوپاؤں کو سیراب فرما۔ اپنی رحمت عام کر اور اپنی مردہ بستیوں کو زندہ فرما۔"

(٤) "اَللّٰھُمَّ جَلِّلْنَا سَحَابًا کَثِیْفًا قَصِیْفًا ذَلُوْکًا ضَحُوْکًا تَمْطُرُنَا فِیْهِ رَذَاذًا" (٤)

"یا اللہ گھنگھور گھٹا اٹھے، گرجتی چمکتی ہوئی آئے اور جل تھل کر دے، بوندیں

---

(۱) مسند احمد (٤/٤١)۔ ابوداود (١١٦٥)۔ ابن ماجه (١٢٦٦۔١٢٦٨)۔
(۲) (ابوداود، کتاب صلاة الاستسقاء: باب رفع الیدین فی الاستسقاء، ح ١١٦٩)۔
(۳) (ابوداود، حواله سابق، ح ١١٧٦)۔
(٤) صحیح ابو عوانه () تلخیص الحبیر (٢/٩٩) لیکن اس کی سند بہت ضعیف ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برسانے والا مینہ سیراب کردے۔"

(۵) "اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءِ اَنْزِلْ عَلَیْنَاالْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّۃً وَبَلَاغًا اِلٰی حِیْنٍ" (۱)

ترجمہ: "یا اللہ تو ہی معبود اور غنی ہے ہم تیرے محتاج ہیں ایسا مینہ برسا جس کی بدولت قوت اور سہولت حاصل ہو۔"

۵۲-سوال: عید اور بارش کی نماز کے مسائل آپ نے بتا دیئے۔تو اب سفر کی نماز کا ذکر کیجئے۔

جواب: سفر کی نماز میں قصر ہے۔قصر کے معنی کمی کے ہیں۔سفر کی نماز میں قصر صرف فرضوں میں کمی کرنا ہے۔اس طرح سے کہ عصر اور عشاء کے چار چار فرضوں کے دو دو فرض پڑھنا ہے مگر مغرب کے فرض تین ہی رہیں گے۔اور فجر کی دو سنتیں بھی پڑھنا ہوں گی باقی ۴ نمازوں کی سنتیں اور نفل ضروری نہیں۔نفل بھی سنتیں ہی ہیں نفل نام بعد میں رکھا گیا سفر میں دو نمازوں کا جمع کرنا جائز ہے ظہر کو عصر کے ساتھ اور مغرب کو عشاء سے ملا کر۔

اور قصر یوں شروع ہوتی ہے آپ گھر سے نکلے بستی سے باہر ہی ظہر کا وقت شروع ہو گیا یہاں ہی سے قصر واجب ہے۔پردیس سے واپسی پر اگر اپنی بستی سے باہر کسی نماز کا وقت آ گیا تو قصر کا حق دار ہے اور اگر بستی میں قدم آنے پر وقت ہوا تو پوری نماز واجب ہے۔ریل، کار ہوائی جہاز، پیدل ہر ایک سفر ہی کی حالت ہے۔

جس مقام یا شہر میں ۳ دن سے زیادہ رہنے کا ارادہ ہو وہاں قصر نہیں (لفظ ارادہ کا خیال رہے یا اپنے ہاں کے اہل حدیث علماء سے پوچھئے)

(۱) ابو داود، (۱۱۷۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لقمہ اور سجدہ سہو:

۵۳-سوال: نماز باجماعت کی حالت میں لقمہ اور سجدۂ سہو کیا ہوتے ہیں؟

جواب: امام قرأت میں کوئی لفظ یا آیت بھول گیا تو مقتدی کا وہ لفظ یا آیت آواز سے پڑھ دینا لقمہ ہوا جو نفل اور فرض دونوں نمازوں کے لئے جائز ہے۔

اور سجدہ سہو ہے کمی کی حالت میں --سلام کے بعد

زیادتی کی حالت میں --سلام سے پہلے

اگر نماز میں امام بھول جائے تو مرد مقتدی آواز سے سبحان اللہ کہے مگر عورت اپنے ہاتھ کی ہتھیلی دوسرے ہاتھ کی پشت پر مارے اور سبحان اللہ نہ پڑھے۔

امام کی شرطیں

۵۴-سوال: امام کیسا ہو کیسا نہ ہو۔ یہ جھگڑا بہت رہتا ہے اس کی قوم کیا ہو۔ اس کا عمل کتنا ہو ذرا کھول کی بیان فرمائیے؟

جواب: امام نیکوکار ہو، متقی ہو، صحیح قرآن پڑھنے والا اور نماز کے مسائل سے واقف ہو ایسا شخص ہر قوم اور نسل کا امامت کرا سکتا ہے۔

کانا، اندھا، لولا، لنگڑا اور نابالغ سب کی امامت جائز ہے۔

نابینا کی امامت:

حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا تھے۔ رسول اللہ ﷺ کئی جنگوں پر جاتے وقت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں امام مقرر فرمایا کرتے (۱)۔

(۱) (مسند احمد، (۳/۱۹۲) ابو داود، کتاب الصلاۃ: باب امامۃ الاعمیٰ، ح ۵۹۵)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امامت کے کچھ اور مسئلے:

حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ نابالغ تھے اور امامت کراتے تھے (۱)۔

اپنے سے کم تر کی امامت:

حضرت ابو حذیفہ کے غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہما امامت کراتے (۲)۔

سنت نمازوں میں قرآن سامنے رکھ کر جماعت کرانا یا علیحدہ نماز میں پڑھنا دونوں جائز ہیں (۳)۔

ایک امام دو مسجدوں میں بھی نماز پڑھا سکتا ہے (۴)۔

بادشاہ بھی رعایا میں سے امام کی اقتدا کر سکتا ہے (۵)۔

امامت کے طریقے:

(۱) امام تکبیر تحریمہ کے بعد سورت فاتحہ سے پہلے کی دعائیں بغیر آواز کے پڑھے (اور تکبیر تحریمہ پہلی تکبیر ہے)

(۲) جہری نماز میں امام آمین کے بعد ذرا دیر تک خاموش رہے یہ سکتہ ہے۔

(۳) ایک اور سکتہ قراۃ ختم کرنے اور رکوع میں جانے کے درمیان بھی ہے یہ ذرا سی

---

(۱) (بخاری، کتاب المغازی: باب ۵۳، ح ۴۳۰۲، نسائی، کتاب الامامۃ: باب امامۃ الغلام قبل ان یحتلم، ح ۷۹۰)۔

(۲) (بخاری، کتاب الاذان: باب امامۃ العبدو المولی، ح ۶۹۲)۔

(۳) (بخاری باب امامۃ العبدو المولیٰ ح)

(٤) (بخاری، کتاب الاذان: باب من شکا امامہ اذا طول، ح ۷۰۵۔ مسلم، کتاب الصلاۃ: باب القراءۃ فی العشاء، ح ٤٦٥)۔

(۵) (مسلم، کتاب الطہارۃ: باب المسح علی الناصیۃ والعمامۃ، ح ۸۱/۲۸٤)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیر خاموش کھڑے رہنا ہے تب اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے۔

رکوع کی دعائیں:

ان دو میں سے کوئی دعا چند بار پڑھے:

(ا) "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ"[1]

(پاک ہے میرا پروردگار عظمت و بڑائی والا)

(ب) "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي"[2]

(ج) رکوع سے اٹھتے ہوئے "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" (سن لی اللہ نے اپنی حمد کرنے والے کی بات) اور قیام کی حالت میں "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ"[3] (یا اللہ میں تیری حمد بے حساب کرتا ہوں پاکیزہ اور برکت والے لفظوں میں) کہے۔ قیام رکوع سے اٹھ کر کھڑا ہونا ہے۔

امام کے ساتھ جماعت اور صف بندی سے لے کر نماز ختم تک کے مسائل

صف تیر کی مانند سیدھی کی جائے۔ صف بندی میں امام بھی حصہ لے۔ مقتدی ایک دوسرے سے کندھا اور پیر ملائے رہیں مقتدی امام کی قرأت اور تکبیریں غور سے سنیں اور امام سے آگے یا ساتھ نہیں بلکہ دو یا ایک سیکنڈ تاخیر کر کے چلیں۔ یہ مسئلہ بہت ضروری ہے۔

(۱) (مسلم ، کتاب صلاۃ المسافرین:باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل ، ح ۷۷۲)۔

(۲) (بخاری ، کتاب الاذان :باب الدعاء فی الرکوع ، ح ۷۹٤۔ مسلم ، کتاب الصلاۃ : باب ما یقال فی الرکوع والسجود ، ح ٤٨٤)۔

(۳) (بخاری ، کتاب الاذان :باب ۱۲٦، ح ۷۹۹)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نماز میں عورتوں کے مسئلے:

نماز کے ہر ایک رکن میں عورت اور مرد دونوں کا طریقہ برابر ہے۔ جس طرح مرد سجدہ، قومہ، التحیات پڑھے اسی طرح عورت پڑھے۔ جس طرح مرد بیٹھے اور سجدہ کرے اسی طرح عورت بیٹھے اور سجدہ کرے۔ اسی طرح قومہ کرے اور التحیات میں بیٹھے۔ مرد ہی کی مانند عورت سینے پر ہاتھ باندھے رفع الیدین بھی کرے۔ رکوع میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں پھیلا کر گھٹنوں پر رکھے اور رکوع کے بعد رفع الیدین کرے، سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے۔ پھر گھٹنے رکھنے کے ساتھ ہی سجدہ کرے، دونوں سجدوں کے بعد تشہد کی مانند ذرا دیر کے لئے بیٹھے۔ اب دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر پہلے جسم اور پھر ہاتھوں کا اٹھانا ہے۔ گویا مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں۔

عورت کی امامت:

عورت صرف عورتوں کی امامت کرا سکتی ہے اور مرد امام کی طرح محراب میں کھڑی نہ ہو پہلی صف کے درمیان کھڑی ہو جائے۔ جس طرح مرد تکبیر اور قرأت وسلام کرتا ہے وہ بھی کرے۔ نابالغ لڑکوں کی مانند کم عمر لڑکیاں جو قرآن صحیح پڑھ لیتی ہوں وہ بھی عورتوں کی جماعت کرا سکتی ہیں۔

عورتیں مسجد میں پنج وقتہ نماز میں شریک ہو سکتی ہیں۔

نیت:

نماز اللہ اکبر سے شروع ہوتی ہے اسے تکبیر تحریمہ کہا جاتا ہے۔

(زبان سے) چار رکعت نماز فرض کہنا یا سنت کہنا یا نفل یا وتر کہنا یا عید دوگانہ یا اشراق کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ کہنا یا ضحیٰ یا استسقا کہنا بدعت ہے۔ نیت تو ارادہ ہے اور بولنا زبان کا فعل ہے۔ زبان کا فعل نیت نہیں قول ہے۔ نماز کے لئے اسے نیت کہنا بے معنیٰ بات ہے۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کی عبادت کا ایک ایک لفظ حدیثوں میں موجود ہے۔ مگر نماز کے شروع کرنے میں نیت کا قول سے ادا کرنا کہیں نہیں ملتا۔ یہ بات عقل کی رو سے بھی تو غلط ہے۔

نماز میں پہلی تکبیر اللہ اکبر کے بعد مندرجہ ذیل دعائیں ہیں۔

(۱) ”اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِی فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ“

ترجمہ: ”میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کرلیا ہے جو زمین اور آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ میں (مؤمن ہوں) مشرک نہیں ہوں۔“

۵۵۔سوال: نماز باجماعت میں امام کے پیچھے سورہ الحمد کا مزید بیان؟

جواب: سورہ فاتحہ علیحدہ اور امام دونوں کے ساتھ پڑھنا فرض ہے جس کا ثبوت کھلی کھلی حدیثوں سے بیان کیا جاتا ہے۔

پہلی حدیث: ((لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ))[۱] ہے۔ معنی یہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے بغیر کوئی نماز صحیح نہیں ہوتی۔

دوسری حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا کہ جو شخص سورہ فاتحہ کے بغیر نماز پڑھے اس کی نماز ناقص اور ناتمام ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے عرض کیا اے بزرگ

(۱) (بخاری فی جز القراءۃ، ص ۵۸، ح ۱۰۸)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استاد ہم امام کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہوں تب بھی سورہ فاتحہ پڑھیں؟ فرمایا تب بھی آہستہ آواز سے پڑھتے جاؤ(۱)۔

تیسری حدیث: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں صبح کی نماز پڑھی۔ تو آپ قرأت میں رکنے لگے۔ سلام کے بعد فرمایا تم لوگ قرأت تو نہیں کر رہے تھے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سورت پڑھ رہے تھے فرمایا سورت تو نہ پڑھو مگر فاتحہ ضرور پڑھو جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی (فاتحہ الحمد ہے)(۲)۔

چوتھی حدیث: اس حدیث سے پہلے پانچ باتیں سمجھ لینا ضروری ہیں کہ تیسری حدیث تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بیان ہوئی اور چوتھی حدیث دارقطنی کی ہے یہ صاحب بڑے پایہ کے محدث ہیں اور یہ حدیث نافع بن محمود سے شروع ہوتی ہے نافعؒ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں تو تابعی بھی ہوئے (تابعی وہ ہے جو صحابی کو دیکھے) نافع نے حضرت عبادہ کے ساتھ نماز پڑھی تو ان کے سورہ فاتحہ پڑھنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔ اور یہ واقعہ اس نماز کا ہے جس میں ابونعیم امام تھے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ اور نافع دونوں ابونعیم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ اب حدیث کا ترجمہ پڑھئے، جس سے معلوم ہوگا کہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

نافع بن محمود فرماتے ہیں ایک مرتبہ ابونعیم امام تھے اور میں صف میں عبادہ رضی اللہ

---

(۱) (مسلم، کتاب الصلاۃ :باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ، ح ۳۹۵)۔

(۲) ترمذی، کتاب الصلاۃ :باب ماجاء فی القراءۃ خلف الامام، ح ۳۱۱)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنہ کے ساتھ نماز جہری میں تھا (جہری نمازیں تین ہیں فجر، مغرب، عشاء) اسلام کے بعد میں نے عبادہ سے کہا۔ آپ کو نماز میں کچھ عجیب سا عمل کرتے پایا ہے۔

عبادہ: کون سا عمل ہے مجھے بھی بتائیے۔

نافع: ابو نعیم جہری قرأت فرما رہے تھے اور آپ بھی ان کے ساتھ ساتھ پڑھ رہے تھے۔

عبادہ: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہری نمازیں پڑھیں۔ ایک مرتبہ سلام کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا میرے ساتھ قرأت میں بھی کسی نے کچھ پڑھا ہے؟ عرض کیا جی ہاں! ایسا ہی ہے۔ فرمایا میں حیران تھا کہ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ سنو میرے ساتھ جہری نماز میں فاتحہ کے سوا کچھ مت پڑھو (۱)۔

پانچویں حدیث: تابعی محمد بن ابی عائشہ نے ایک صحابی سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جہری نماز کے موقع پر فرمایا تم لوگ جہری نماز میں امام کے ساتھ سورت تو نہیں پڑھتے؟ عرض کیا جی ہاں! ہم ایسا کرتے ہیں فرمایا صرف الحمد پڑھا کرو کوئی اور سورت مت پڑھو (۲)۔

چھٹی حدیث: انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ نماز پڑھانے کے بعد ہم لوگوں سے دریافت فرمایا! کیا آپ لوگ امام کے ساتھ ساتھ پڑھتے رہے ہیں؟ ہم خاموش ہوگئے۔ دوسری مرتبہ پوچھا تب بھی خاموش ہی رہے۔ جب تیسری دفعہ فرمایا تو عرض ہوا جی ہاں ایسا ہی ہے۔ فرمایا سورہ فاتحہ کے سوا کچھ مت پڑھو (۳)۔

---

(۱) (ابو داود، کتاب الصلاۃ: باب من ترك القراءة فی صلاته بفاتحة الكتاب، ح ۸۲٤)۔

(۲) (مسند احمد (٤/۲۳٦) وغیرہ)

(۳) (ابن حبان (٤٥٨) جزء القراءة (۲٥٥)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتویں حدیث: امام کے ساتھ سورہ فاتحہ کے فرض ہونے کی دلیل اس سے زیادہ کیا ہوسکتی ہے۔عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی (۱)۔

آٹھویں حدیث: عبادہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص امام کے ساتھ نماز پڑھے وہ سورہ فاتحہ بھی پڑھے (۲)۔

نویں حدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا جو شخص نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ناقص ہے (۳)۔

ان مرفوع حدیثوں کے ساتھ صحابہ کرام کے آثار بھی پڑھئے (مرفوع حدیث کے معنی ہیں رسول اللہ ﷺ کا حکم یا عمل اور صحابہ کے عمل یا فتویٰ کو اثر کہا جاتا ہے)۔

(۱) ایک صاحب یزید بن شریک ہیں انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا۔امام کے پیچھے الحمد پڑھنا کیسا ہے؟

حضرت عمرؓ: ضرور پڑھو

یزید: اگر آپ امامت کرا رہے ہوں تب بھی ضرور پڑھوں؟

حضرت عمرؓ: جی ہاں

یزید: اگر آپ جہری نماز میں ہوں تب بھی ضرور پڑھوں؟

---

(۱) (بیہقی فی کتاب القراءۃ)

(۲) مجمع الزوائد (۲/۱۱۱)بحوالہ طبرانی فی الکبیر۔

(۳) (ابن ماجہ ،کتاب اقامۃ الصلوات: باب القراءۃ خلف الامام ، ح ۸۴۰)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمرؓ: جی ہاں۔ جہری نماز بھی پڑھئے(۱)۔

(۲) ابو العالیہ سے روایت ہے۔ میں مکہ معظمہ میں تھا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی وہاں تشریف فرما تھے۔ عرض کیا امام کے پیچھے فاتحہ پڑھوں عبداللہ نے بیت اللہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اس گھر کے رب کی قسم کہ مجھے سورہ فاتحہ کے بغیر نماز پڑھتے ہوئے شرم آتی ہے(۲)۔

(۳) ابو مغیرہ سے روایت ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کا فتویٰ ارشاد فرماتے(۳)۔

(۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کا فتویٰ ارشاد فرماتیں(۴)۔

(۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں امام کے پیچھے الحمد ضرور پڑھو(۵)۔

آمین کے مسئلے:

سورہ فاتحہ کے بعد آمین کہنا ہے اور اس کے دو مسئلے ہیں۔

(۱) اپنی اپنی علیحدہ نماز میں جسے سری نماز کہتے ہیں ان دو نمازوں میں ظہر اور عصر کی چاروں رکعتیں اور سنت بھی ہیں۔ ان میں آمین تو ضرور ہے مگر اسی طریق پر کہنا ہے جس طرح سورہ فاتحہ آہستہ طور پر پڑھی جاتی ہے۔

(۲) امام کے ساتھ جہری نمازوں میں (جہری نمازیں وہ ہیں جن میں امام آواز سے

---

(۱) (یہ روایت دارقطنی (۱/ ۳۱۷) اور طحاوی حنفی دونوں نے اپنی اپنی کتاب میں بیان کی ہے)

(۲) (امام بخاری جزء القراءۃ ص ۴۲، ح ۷۵)

(۳) (امام بخاری جزء القراءۃ، ص ۴۳، ح ۷۹)

(۴) (بخاری فی جزء القراءۃ ص ۲۹، ۳۴)

(۵) (امام بخاری جزء القرءۃ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرأت کرے جیسے فجر، مغرب، عشاء، جمعہ اور عیدین کی نمازیں) ان نمازوں میں امام آواز کے ساتھ قرأت کرتا ہے تو آمین بھی آواز سے کہنی چاہئے اور آمین کی آواز کو کھینچنا چاہئے یہ سنت ہے اور سنت رسول اللہ ﷺ کا عمل ہے یہ حدیث اسی کے ثبوت میں ہے۔

حضرت وائل حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے رسول ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی آنحضرت ﷺ نے و لا الضالین کے بعد آمین بلند آواز سے اور آواز کو کھینچ کر کہی (۱)۔

حدیث ۲: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی مسجد نبویؐ میں نماز پڑھائی اور ان کے مقتدیوں نے اس زور سے آمین کہی جس سے مسجد گونج اٹھی (۲)۔

سوال: مغرب کی نماز جس کا وقت بہت کم ہے کیا رسول اللہ ﷺ نے اس نماز میں بھی لمبی سورتیں پڑھیں؟

جواب: جی ہاں لمبی سورتیں زیادہ مرتبہ پڑھیں اور چھوٹی سورتیں کم مرتبہ پڑھیں۔ تھوڑی سی تفصیل یہ ہے اس میں پانچوں نمازیں شامل کر لی گئی ہیں۔

(۱) نماز فجر: (لمبی سورتیں) سورہ روم، سورہ ق۔

(چھوٹی سورتیں) قُل اعوذ برب الفلق، قُل اعوذ برب الناس۔

جمعہ کی نماز فجر میں: سورہ سجدہ، سورہ دہر، سورت کوّرت پڑھی۔

(۲،۳) نماز ظہر اور عصر پہلی رکعت میں: سورہ بروج، سورہ طارق، سورہ تنزیل السجدہ اور ان سورتوں کے برابر کوئی اور سورت (ترمذی)

دوسری رکعت میں: پندرہ آیتوں کے برابر کی کوئی سورت (ترمذی)

---

(۱) (ابو داود، کتاب الصلاۃ :باب التامین وراء الامام، ح ۹۳۲، ترمذی، کتاب الصلاۃ : باب ماجاء فی التأمین، ح ۲٤۸)۔

(۲) (بخاری، کتاب الاذان :باب جهر الامام بالتأمین، بیهقی (۵۹/۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۴) نماز مغرب میں: لمبی سورتوں میں سے سورہ اعراف، سورہ الاعلیٰ، سورہ مرسلات، سورہ طور سورہ دخان۔ اور چھوٹی سورتوں میں سورہ لم یکن اللہ سے لے کر سورہ الناس تک کوئی سورت۔ (حدیث کی مختلف کتابوں میں)

(۵) نماز عشاء میں: سورہ منافقون، سورہ والتین

(۶) جمعہ کی نماز میں: سورہ الاعلیٰ، سورہ الغاشیہ، سورہ منافقون

(۷) دونوں عیدوں میں: سورہ الاعلیٰ، سورہ منافقون، سورہ غاشیہ اور سورہ الساعۃ[1] (کبھی وہ اور کبھی وہ)۔

اور دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورۃ پڑھنا بھی جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز میں سورت اذازلزت الارض۔ دونوں رکعتوں میں پوری پوری پڑھیں[2]۔

روزوں کے مسائل

اب سے سوال کرنے والے زید اور جواب دینے والے عمر ہیں پہلا نام حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی وجہ سے رکھا گیا جن کا نام قرآن مجید کی سورہ احزاب میں ہے اور دوسرا نام امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وجہ سے ہے جو دین کے مسئلوں میں بے مثال تھے۔

۱۔ زید: حدیث کی پہلی کتاب میں ہم نے پڑھا تھا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ان میں نماز کا بیان تو ہو چکا ہے اب روزوں کے ضروری مسائل بیان ہو جائیں تو اچھا ہے۔ یہ تو معلوم ہے کہ رمضان کا مہینہ روزوں کا ہے مگر روزہ کس وقت سے رکھا جائے اور کب افطار ہو۔ فجر کے وقت سے لے کر

(۱) (مسلم، کتاب الجمعۃ: باب ما یقرا فی صلاۃ الجمعۃ، ح ۸۷۷، ۸۷۸۔ وفی کتاب العیدین: باب ما یقرا فی صلاۃ العیدین، ح ۸۹۱)

(۲) (ابو داود، کتاب الصلاۃ: باب الرجل یعید سورۃ واحدۃ فی الرکعتین، ح ۸۱۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورج ڈوب جانے تک تو روزہ ہے مگر جس طرح نماز کے متعلق آپ نے وہ مسائل بتائے جو میرے دماغ میں نہ تھے اور وہ مسائل ضروری بھی تھے۔ اسی طرح روزوں کے مسائل بھی تو ہوں گے۔ مہربانی فرما کر وہ بھی اس طرح سمجھائیے کہ اگر میں چاہوں تو وعظ میں سنا سکوں اور سننے والے کہیں جزاک اللہ خیرا آپ نے یہ مسائل صحیح صحیح بتائے ہیں۔

عمر: روزوں کے کچھ مسائل ایک ساتھ بیان کئے دیتا ہوں اور پوچھنا ہوں تو فکر نہ کیجئے جو چاہئے دریافت کیجئے ہمارا کام دین کا بیان کرنا ہے۔

روزوں کی قسمیں کئی ہیں:

(۱) پورے رمضان کے روزے: یہ فرض ہیں

(۲) نفلی روزے: رکھو تو ثواب ہے نہ رکھنے سے گناہ نہیں۔

(۳) دونوں عیدوں کے دن کا روزہ: حرام ہے۔

(۴) روزہ قضاء: رمضان کے روزہ کی قضا فرض ہے اور کسی روزے کی قضا فرض نہیں۔

(۵) منت کا روزہ: (آگے پڑھو)

تین قسم کی منت کے روزے نہ رکھنے چاہئیں۔

اول: ایسی منت کا روزہ کہ اگر میری فلاں دشمن مرگئی تو میں اتنے روزے رکھوں گی۔ یہ روزہ حرام ہے۔

دوم: ایسی منت کا روزہ کہ اگر مجھے سوت کا لائسنس مل گیا تو میں پیران پیر کے نام کا روزہ رکھوں گا یہ روزہ حرام ہے۔ لیکن منت میں اللہ کے نام کا روزہ رکھنا جائز ہے۔

۲۔ زید: اتنے بڑے پیر صاحب اور ان کے نام کا ایک روزہ بھی حرام ہو گیا۔ یہ ضرور سمجھا دیجئے گا۔؟

عمر: نماز اور روزہ دونوں عبادت ہیں۔ عبادت کے معنی اپنے بندہ ہونے کا اقرار کرنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ بندے تو ہم اپنے پیدا کرنے والے کے ہیں۔ ہمیں اور پیر صاحب دونوں کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ جس طرح پیر صاحب نماز میں ایاك نعبد (یا اللہ ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں) کہتے ہیں۔ ہم بھی ایاك نعبد کہتے ہیں پھر ہم میں اور ان میں یہ فرق کیسے ہوگیا کہ ان کے نام کا روزہ رکھ لیا جائے۔

دیکھو میاں زید! پیر صاحب سب سے بڑے پیر ہی تو ہیں مگر رسول اللہ ﷺ تو ان سے کہیں بڑے ہیں اتنے بڑے کہ جن پر وحی اترتی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کی مانند، اللہ پاک نے اس وحی میں فرمایا۔

﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ﴾

ترجمہ: ''کسی بندے بشر کے لئے مناسب نہیں کہ اللہ تو اسے کتاب دے، فیصلہ کرنے کی قوت دے اور اسے نبوت دے مگر وہ لوگوں سے کہے کہ تم میری عبادت کیا کرو بلکہ یہ کہے کہ عبادت کا تعلق صرف اپنے رب سے رکھو جیسا کہ تم اپنے نبی کی لائی ہوئی کتاب میں پڑھتے ہو اور دوسروں کو بھی بتاتے ہو۔''

۳۔ زید: بہت خوب! اس ایک آیت سے میرے تو چودہ طبق روشن ہو گئے معلوم ہوا کہ کسی پیر پیغمبر کے نام کی نذر، نیاز بھی نہ کرنا چاہئے۔

عمر: میاں نذر، نیاز بھی تو عبادت ہی کی سی ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے نام پر نہ کرنی چاہئے لیکن پہلے روزوں کے مسائل سن لیجئے۔

ایک روزہ شک کا ہے یہ حرام نہیں لیکن اس کا رکھنا اچھا بھی نہیں۔ شک کا روزہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے رمضان کا چاند دیکھنے میں شک رہ جانا۔

اور مقررہ دونوں کے نفلی روزے کئی ہیں۔

چھوٹی عید کے بعد دوسری تاریخ سے شوال کے چھ روزے۔ عرفہ کے دن کا ایک روزہ، محرم کی نویں اور دسویں تاریخ کا ایک روزہ بھی اور دو روزے بھی ہیں۔ (چاند کے) ہر مہینے میں ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخ کے تین روزے۔ ایک دن روزہ دوسرے دن بے روزہ تیسرے دن پھر روزہ، جب تک چاہو رکھتے جاؤ یہ بھی جائز ہے (شب برات کا روزہ اپنے ہاں کے اہل حدیث عالم سے پوچھئے)۔ بعض لوگ جمعہ کے دن روزہ رکھ لیتے ہیں یہ درست نہیں بہتر یہ ہے کہ جمعہ کے ساتھ جمعرات یا ہفتہ کو بھی شامل کرلو۔

۴- زید: رمضان کا فرض روزہ کسی وجہ سے چھوڑا بھی جا سکتا ہے؟

عمر: بیماری اور سفر دونوں میں چھوڑا جاسکتا ہے اور ان دونوں کی حد اپنے عالم اہلحدیث سے پوچھئے۔

جب رسول اللہ ﷺ نے ماہ رمضان میں مکہ مکرمہ پر چڑھائی کی تو آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابی روزہ رکھے ہوئے تھے کچھ لوگ گرمی سے گھبرا کر رسول اللہ ﷺ سے عرض گذار ہوئے تو آپ ﷺ نے پانی منگا کر سب کے سامنے پیا[1]۔

جو شخص سفر کی سختی نہ برداشت کر سکے اس کے لئے فرضی اور نفلی دونوں قسم کا روزہ ترک کر دینا جائز ہے۔

۵- زید: تو ایسے روزہ کے لئے کچھ اور احکام بھی ہیں۔

عمر: کیوں نہیں سفر اور بیماری دونوں حالتوں میں چھوڑے ہوئے فرضی روزے بعد میں

(۱) (بخاری، کتاب الصوم: باب من افطر فی السفر لیراہ الناس، ح ۱۹۴۸، مسلم، کتاب الصیام: باب جواز الصوم والفطر فی شهر رمضان، ح ۱۱۱۳، ۱۱۱۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رکھنا ضروری ہیں۔ رمضان کے چھوڑے جانے والے روزوں میں کچھ باتیں اور بھی ہیں۔

(۱) عورت کی ماہواری میں چھوڑے ہوئے یہ روزے بعد میں رکھنا ہوں گے۔

(۲) عورت کے زمانہ حمل میں چھوڑے ہوئے..... یہ روزے بعد میں رکھنا ہوں گے۔

(۳) ماں کے بچے کو دودھ پلانے کے زمانہ میں چھوڑے ہوئے یہ روزے بھی بعد میں رکھنا ہیں۔

(۴) مرد اور عورت دونوں کی ایسی حالت میں وہ روزہ رکھنے کے قابل نہ رہے ہوں جیسے بڑھاپا ہے یا کوئی ایسا مرض جس میں ڈاکٹر انہیں روزہ رکھنے سے منع کر سکتا ہے (اس صورت میں بطور کفارہ ایک غریب کے لئے دو وقت کا کھانا دینا ہے۔ کھانا کیسا ہو آپ کی امانت پر ہے یہ اللہ کا حق ہے اسے عمدہ طور پر ادا کرنا بہتر ہے)

۶- زید: بعض دفعہ انسان مستی، شرارت سے رمضان کا روزہ رکھ کر توڑ دیتا ہے؟

عمر: توبہ کیجئے! ایسا ہو ہی جائے تو اس پر دو میں سے ایک قسم کا جرمانہ ہے۔ وہ لگاتار ساٹھ روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یہ تو کفارہ ہوا اور اس کے ساتھ ماہ رمضان گذرنے کے بعد دو ماہ کے روزے بھی رکھے یہ قضا ہوئی۔

۷- زید: روزوں میں مسواک، سرمہ، عطر جیسی صفائی اور پاکیزگی کے کاموں اور چیزوں کے استعمال میں کیا حکم ہے اور آپریشن کے لئے روزے کا حکم بتائیے؟

عمر: سرمہ، کاجل، لوشن، مرہم، آنکھ یا ناک کی ایسی دواؤں سے روزہ ختم ہونا کیسا؟ مسواک کا بھی یہی مسئلہ ہے۔ البتہ مسواک یا برش کے ساتھ کوئی دوائی دانتوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر نہ ملیے۔ بدخوابی سے بھی روزہ ختم نہیں ہوتا۔ قے ہونے اور قے لانے میں فرق ہے۔ معمولی قے آنے سے خیر صلا ہے۔ اور زیادہ آنے سے یا لانے کو بھی اگر مرض سمجھئے تو مریض کے لئے معافی ہی ہے۔ رمضان کے بعد ایسے اور ہر حالت میں چھوڑے ہوئے روزہ کی قضا روزہ ہے۔

آپریشن:

یوں تو پاؤں سے کانٹا نکلوانا بھی آپریشن ہے مگر اس حالت میں روزہ چھوڑنا مسخرہ پن ہے اور وہ آپریشن جس میں کمزوری بڑھتی ہو اس میں روزہ نہ چھوڑنا اللہ تعالیٰ کے انعام سے محروم رہنا ہے۔ اے زید! اس میں نیک نیتی سے خود ہی فیصلہ کر لینا چاہیے۔

اسی طرح جھوٹ، غیبت، بک بک، تاش بازی اور سینما وغیرہ جو کام شرع کی رو سے منع ہیں روزوں میں ان سے بچنا اور بھی ضروری ہے ورنہ روزہ کھوکھلا رہ جائے گا، کھوکھلا روزہ کس کام آئے گا۔؟

رمضان کے چاند میں ایک اور عید کے چاند کی شہادت میں دو دیندار شخصوں کی گواہی کافی ہے (۱)۔

سحری میں جاگنا:

سحری میں جاگنا اور کھانا پینا برکت کا سبب ہے (۲)۔

روزہ رکھنے کی نیت فجر ہونے سے پہلے نہ کر لی جائے تو اس روزہ کا ثواب نہ ہوگا (۳)۔

---

(۱) (ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

(۲) (بخاری، کتاب الصوم: باب برکۃ السحور من غیر ایجاب، ح ۱۹۲۳۔ مسلم، کتاب الصیام: باب فضل السحور، ح ۱۰۹۵)

(۳) (ابو داود، کتاب الصیام: باب النیۃ فی الصوم، ح ۲۴۵۴، ترمذی (۷۳۰)، نسائی (۲۳۳۴)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افطار میں جلدی کرنا سنت ہے[1]۔

افطار کھجور یا پانی سے کرنا سنت ہے[2]۔

افطار کی دعا:

"اللهم انى لك صمت وعلى رزقك افطرت"(یا اللہ میں نے تیری رضا کے لیے روزہ رکھا اور تیرے دیئے ہوئے رزق سے افطار کیا[3]۔

روزہ میں غسل:

روزہ میں بار بار غسل کرنے سے روزہ کو نقصان نہیں پہنچتا جب تک وہ خلوت سے پرہیز کریں۔ خلوت سے فرضی روزہ میں کفارہ اور قضا دونوں کی مصیبت میں پڑ جائیں گے اور نفلی روزہ میں کسی طریق سے افطار کر لینا گناہ نہیں۔ اگر سحری کھانے کے بعد اور فجر ہونے سے پہلے غسل واجب ہوگیا ہے اور فجر سے پہلے غسل نہیں کیا جاسکا تو روزے پر اثر نہ پڑے گا۔ روزہ فرض ہو یا نفلی ہو[4]۔

---

(۱) (بخاری، کتاب الصوم :باب تعجیل الافطار ، ح ۱۹۵۷،۱۹۵۸، مسلم، کتاب الصیام: باب فضل السحور، ح ۱۰۹۸،۱۱۰۱)

(۲) (ابو داود ، کتاب الصیام : باب مایفطر علیه ، ح ۲۳۵۵۔ ترمذی،(٦٥٨)ابن ماجه، (۱٦۹۹))

(۳) (ابو داود ، کتاب الصیام : باب القول عند الا فطار ح ۲۳۵۸، وسنده ضعیف مرسل)

(٤) (بخاری،کتاب الصوم :باب الصائم یصبح جنبا، ح ۱۹۲۵ ،مسلم ، کتاب الصیام :باب صحة الصوم من طلع علیه الفجر...، ح ۱۱۰۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سختی کا روزہ ناجائز ہے:

بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ، سفر میں کچھ لوگ جمع تھے اور ایک شخص پر چادر پھیلا رکھی تھی رسول اللہ ﷺ نے پوچھا۔ عرض ہوا یہ شخص روزے سے بڈھال ہو رہا ہے۔ فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے(۱)۔

سفر کی حد:

۸- زید: سفر کی حد کیا ہے۔ پیدل سفر، اونٹ، گھوڑے، بیل گاڑی، تانگے کا ہو یا ریل اور بحری و ہوائی جہاز کا ہو؟

عمر: سفر وہ ہے جسے ہم آپ دونوں سفر کہتے ہیں اور جس میں آپ کی بیان کی ہوئی تمام سواریاں آ چکی ہیں۔ میں صرف یہ کہتا ہوں کہ خداوند عالم کی رعایتوں سے محروم رہنا اچھا نہیں انعام سے فائدہ اٹھانا چاہیے جائز ہونے نہ ہونے کی پوچھئے تو سفر میں روزہ رکھنا بھی جائز ہے اور روزہ ترک کرنا بھی جائز ہے(۲)۔

www.KitaboSunnat.com

(۱) (بخاری، کتاب الصوم: باب قول النبی ﷺ لمن ظلل علیه...، ح ۱۹۴۶، کتاب الصیام: باب جواز الصوم و الفطر فی شهر رمضان، ح ۱۱۱۵)

(۲) بخاری، کتاب الصوم: باب الصوم فی السفر والافطار، ح ۱۹۴۳، مسلم، کتاب الصیام: باب التخییر فی الصوم والفطر فی السفر، ح ۱۱۲۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی، نہانے، وضو اور طہارت کے مسائل

ا- زید: پانی، نہانے، پاک صاف رہنے اور وضو کے ضروری مسائل حدیث کے مطابق بیان فرمائیے۔

عمر: حدیث کی رو سے اس بارے میں زیادہ مین میخ نہیں، دین تو آسان راستہ ہے آسان راستے پر چلنے میں تکلیف نہیں ہوتی۔

جس پانی سے نہانے یا وضو کرنے کو جی نہ چاہے اس سے نہ کیجئے۔ نالہ یا نہر ہے اور کتا اوپر سے تیر کر نکل گیا ہے تو ہرج نہیں، اگر جی نہ چاہے تو اس میں بھی ہرج نہیں۔ گھر کے برتنوں، ڈول، بالٹی اور حمام میں کتا منہ ڈال گیا ہے تو اس پانی کو کسی کام میں لانے کے بجائے اس سے نالی صاف کر دیجئے اور برتن مٹی سے مانجھ کر سات مرتبہ دھو لیجئے بس پاک ہو گیا۔ اگر بلی پانی میں منہ ڈال جائے تو ناپاک نہیں ہوتا ہاں دل نہ چاہے تو نہ سہی۔

نہانے کا اسلامی طریقہ:

جو طریقہ واجب غسل کا ہے اور واجب وہ کام ہے جس کے نہ کرنے پر گناہ ہو پہلے بدن کی ناپاکی دھونا ہے۔ اب ہاتھ پاک کر کے وضو کرنا ہے۔ خاص غسل کے لئے وضو کے بعد پہلے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالنا ہے۔ پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف پانی ڈالیں نہر تالاب اور حوض ہو تو وضو کے بعد تین چلو سر پر پانی ڈال کر چاہے غوطہ لگائے چاہے یہ کیجئے چاہے وہ کیجئے دین میں بڑی وسعت ہے۔ پیر آخر میں دھونا بہتر ہے۔ اگر ٹب یا چھوٹا حوض ہے تو بدن نجس ہونے کی صورت میں اپنا ہی جی اس میں بیٹھ کر نہانے کو نہ چاہے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھئے نہر اور تالاب کے کنارے پر ایسا وضو پانی میں ہاتھ ڈال کر کرنا جائز ہے مگر ٹب اور حوض یا مسجدوں کے حوض پر ایسا نہ کرنا چاہیے۔ پاک ہاتھ سے پانی لے کر وضو کیجئے نفاست اصل دین ہے۔

بول و براز کی حالت میں ایسی انگشتری (انگوٹھی) جس پر اللہ یا رسول ﷺ کا نام یا آیت ہو بیت الخلا جاتے وقت علیحدہ کردی جائے۔ نہ ایسی کتابیں اور دوسری تحریریں ہمراہ ہوں جن پر کوئی آیت لکھی ہو۔

عمر: اب قضائے حاجت کی دعائیں سیکھیے۔

شروع میں ہے! ''اللھم انی اعوذبك من الخبث و الخبائث'' (١)

ترجمہ: ''یا اللہ تیری پناہ چاہتا ہوں ہر قسم کی ناپاکی اور نجاست سے۔''

اور فارغ ہونے پر ''غفرانك''(٢) پڑھے (یا اللہ تیری طرف مغفرت کا امیدوار ہوں)

دونوں دعائیں بیت الخلاء سے باہر اور کمر بند کھولنے اور باندھنے سے پہلے اور بعد کی ہیں۔ بول و براز میں ڈھیلے کا استعمال ضروری نہیں دونوں میں پانی کافی ہے۔ طہارت کے بعد بایاں ہاتھ صابن یا مٹی سے خوب صاف کیا جائے۔ پانی نہ ہو تو ڈھیلا یا کاغذ یا کپڑا بھی کافی ہے۔ یہ مسئلہ امام ابن القیم نے اعلام الموقعین میں لکھا ہے جو ان کی مشہور کتاب ہے۔ غسل واجب مرد اور عورت دونوں کے لئے یکساں ہے عورت کو سر کی مینڈھی چٹیا کھولنا ہوگی۔ غسل سے پہلے وضو اور وضو سے پہلے ناپاک مقام کا دھونا ہے یا

(١) (بخاری، کتاب الوضوء: باب مایقول عند الخلاء، ح ١٤٢، مسلم، کتاب الحیض: باب مایقول اذا اراد دخول الخلاء، ح ٣٧٥)۔

(٢) (ابو داود، کتاب الطھارۃ: باب مایقول الرجل اذا خرج من الخلاء، ح ٣٠)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یہ ماہواری کے بعد کا غسل ہوا۔ مگر جنابت کے غسل میں عورت مینڈھی نہ بھی کھولے تو جائز ہے مگر بالوں کی جڑ ضرور تر کر لی جائے۔

وضو کے مسائل:

وضو میں نیت کرنا واجب ہے اور نیت کے بعد بسم اللہ کہنا سنت ہے۔

وضو کرنے کے بعد یہ دعا پڑھنا سنت ہے

"اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله"[1] "اللهم اجعلنى من التوابين واجعلنى من المتطهرين"[2] "سبحانك اللّهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغرك واتوب اليك"[3]

ترجمہ: ''میں اس امر کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ وحدہ لاشریک کے کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں۔ یا اللہ مجھے توبہ کی توفیق عطا کر اور پاک رہنے والوں کے گروہ میں شامل فرما۔ پاک ہے تو اپنی تعریف کے ساتھ نہیں کوئی معبود تیرے سوا ہم تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تیری طرف ہی لوٹتے ہیں۔''

اگر بول و براز نہ کیا ہو تو پانی سے طہارت ضروری ہے۔ طہارت کے بعد دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا اور انگلیوں میں خلال کرنا بھی ہے۔ پانی کم ہے یا سردی ہے یا ریل اور بس پر بیٹھے ہیں یا کسی کام کی جلدی ہے تو ان حالتوں میں ہاتھ، منہ، ناک،

(۱) (مسلم، كتاب الطهارة :باب الذكر المستحب عقب الوضوء، ح ۲۳٤)
(۲) (ترمذی، كتاب الطهارة :باب فيما يقال بعد الوضوء، ح ٥٥)
(۳) نسائی فی عمل اليوم والليلة(۱۰۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہرہ، کہنی، پیر دو دو مرتبہ یا ایک ایک مرتبہ دھونا تو فرض ہی ہے ورنہ تین مرتبہ کلی ہے، تین ہی بار ناک میں پانی کھینچنا ہے۔ تین ہی دفعہ چہرے کا کانوں کی لو، کنپٹی اور پیشانی تک دھونا ہے۔ مرد ہے تو داڑھی بھی تر کرے اور انگلیوں میں خلال بھی کرنا ہے۔ کہنی تک دونوں کلائیاں تین تین مرتبہ ذرا اوپر تک دھونا ہے کہنی پر ہاتھ کی طرف سے پانی نہ لے جائے سنت ہاتھ کی طرف کہنی کی جانب سے پانی لانا ہے۔ اب مسح ہے اس طرح کہ دونوں ہاتھ پانی سے تر کر لیجئے۔ اور ہاتھوں کی پیشانی کے اوپری بالوں سے لے کر گردن کے بالوں تک ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر پھیر دیجئے۔ آخر میں دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے کے پاس والی انگلی کانوں کے اندر پھیریں اور تر انگوٹھا کانوں کی پشت کی طرف پھیر دیجئے۔

سر کا مسح:

مسح سر کا افضل ہے سر کی بجائے مرد عمامہ پر مسح کرے۔ مسح میں دو کام بدعت ہیں گردن کا مسح بدعت ہے اور کانوں کے بعد کلائیوں کا مسح بھی بدعت ہے۔

وضو کا آخری عمل دونوں پیر ٹخنوں کے ذرا اوپر تک دھونا اور اس میں انگلیوں کا خلال ہے۔ وضو پورا ہو گیا چلئے نماز کو!

مسواک:

مسواک کا مسئلہ رہ گیا ہے مسواک کرنا سنت ہے۔ مسواک کے لیے خاص یا عام قسم کی پابندی نہیں لکڑی کی ہے تو سبحان اللہ یا برش ہے تو مضائقہ نہیں دانتوں کی صفائی کے لئے منجن یا ٹوتھ پیسٹ ہے تو اور بھی بہتر ہے شریعت کا منشا دانتوں کی صفائی سے ہے۔ غذا اور پانی دونوں اس راستے سے جاتے ہیں راستے خوب خوب صاف کیجیے تا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سانس اپنے ساتھ بری ہوا لے کر اندر نہ جائے اس سے آپ بیمار ہو کر مر بھی سکتے ہیں۔

پیتادوں اور موزوں کا مسح:

پیتادے چمڑے کے بنتے ہیں موزے سوت اون اور ریشم سے بنتے ہیں۔ ریشم سے مراد آج کل کا جھوٹا ریشم ہے جس کا پہننا جائز ہے۔ مگر مرد کے لئے اصلی ریشم کے موزے کیا ریشم کا ہر کپڑا حرام ہے۔ پیتادوں پر مسح کرنا جائز ہے۔

موزے پر بھی مسح جائز ہے اس میں دبیز اور پتلے سے بحث نہیں۔ البتہ چاک ہونے سے اسے بچائے رکھئے اور ایسا ہونے پر سلوا لیجئے اور فل بوٹ پر بھی مسح جائز ہے

وضو ختم ہونے کی وجہیں:

بول و براز کی راہ سے کسی شے کا نکلنا وضو ختم کر دیتا ہے۔ نماز میں یہ حالت ہو جانے سے ان رکعتوں کا دہرانا بھی ہے جو آپ نے پہلے پڑھی ہیں۔ لیٹ کر یا ٹیک لگا کر اونگھ جانا بھی وضو نہیں رہنے دیتا۔ غشی طاری ہونا بھی وضو ختم کر دیتا ہے جن چیزوں سے وضو ختم ہو جاتا ہے انہی سے تیمم بھی ختم ہو جاتا ہے

وضو ختم نہ ہونے کی وجہیں:

بیٹھے ہوئے بلا ٹیک اونگھنے سے وضو ختم نہیں ہوتا۔ بیوی کے پاس بیٹھنے سے بھی وضو پر اثر نہیں پڑتا (اور بیٹھنے کے معنی خود کر لیجئے)

تیمّم:

اور تیمّم پاک مٹی سے وضو کرنا ہے اس حالت میں کہ پانی نہیں ملتا اور نماز کا وقت جا رہا ہے۔ یا پانی تو ملتا ہے مگر بیمار ہیں اور وضو کرنے سے بیماری بڑھنے کا خطرہ ہے۔ بیماری میں یا پانی نہ ملنے پر غسل واجب میں بھی تیمّم کافی ہے (خواہ دس سال تک پانی نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملے)(حدیث)

اور تیمم اس طرح کیا جائے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں کھول کر مٹی سے مس کیجئے بائیں ہاتھ پر دایاں ہاتھ ذرا سے ملئے۔زیادہ لگ گئی ہے تو پھونک سے کم کر دیجئے تب دونوں ہاتھ چہرہ پر پھیر دیجیے تیمم ہو گیا۔

تیمم کے لئے دو مرتبہ ہاتھ مٹی پر لگانا اور کلائی پر مسح کرنا سنت نہیں بلکہ دین میں زیادتی ہے۔

طہارت کے تین مسئلے صرف عورتوں کے لئے

پہلا: ماہواری کا مسئلہ ہے

دوسرا: نفاس کا مسئلہ ہے

تیسرا: استحاضہ کا مسئلہ ہے۔

ماہواری:

یہ مسئلہ عام ہے اسکی کم مدت صرف ایک قطرہ ہی ٹپک پڑنا ہے مگر اس میں غسل دوسرے روز کیا جائے۔جتنے دن کسی کو ماہواری رہے اس کے بعد غسل کیا جائے۔ عورت پر ان دونوں کے روزوں کی قضا ہے مگر ان دونوں کی نمازوں کی قضا نہیں اور قضا شریعت کے کسی چھوٹے ہوئے عمل کا پورا کرنا ہے۔

نفاس کا مسئلہ:

روزہ اور نماز دونوں میں نفاس اور ماہواری ایک ہی جیسے ہیں۔نفاس زچگی کے بعد آنے والا خون ہے اس میں زیادہ سے زیادہ چالیس روز تک نماز اور روزہ ترک کیے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جائیں۔ ماہواری کے عام دنوں سے زیادہ خون آنا استحاضہ ہے اور اس میں نماز، روزہ دونوں پر عمل کرنا چاہیے۔ استحاضہ میں نماز کے لئے بدن کی نجاست دور کرنا ضروری ہے۔ بدن میں قوت ہو اور پانی آسانی سے ملتا جائے تو ہر نماز کے لئے یا جتنی نمازوں کے لئے جی چاہے غسل کرلیا جائے مگر یہ کام سردی کے موسم میں پورا ہونا مشکل ہے۔ کوئی عورت کر سکے تو اس کی خوشی گناہ نہیں ہے استحاضہ میں ہر نماز کے لیے وضو ہونا مشکل ہے وضو کرلیا جائے۔ جن صورتوں میں وضو جائز ہے ان میں تیمم بھی جائز ہے۔

گدی اور رومالی میں نجاست رہ جانا مجبوری ہے اگر دور کی جاسکے تو بہتر ہے۔ خونی بواسیر میں بھی رومالی کا یہی مسئلہ ہے اس میں عورت اور مرد دونوں برابر ہیں۔ استحاضہ والی عورت اپنے شوہر کے حقوق ادا تو کرسکتی ہے مگر علاج کرائے اور صحت یاب ہونے کے بعد بہتر ہوگا (اس میں صرف جائز نہ دیکھئے) جو عورت پہلی مرتبہ ماہواری اور اس کے ساتھ استحاضہ میں لپٹ جائے۔ اسے اپنی خاندانی عورتوں سے ان کی ماہواری کے دنوں کی تعداد پوچھ لینا چاہیے وہ اس تعداد کے مطابق روزے قضا کرے۔

اس حالت میں قرآن کی تلاوت اور مسجد میں جانا:

استحاضہ والی عورت قرآن مجید کی تلاوت کرسکتی ہے مسجد میں بھی جاسکتی ہے مگر ماہواری اور نفاس میں یہ دونوں کام جائز نہیں ہاں صبح شام اور کھانے پینے کی دعائیں پڑھنا اور کلمہ کلام کی اجازت ہے۔

ماہواری اور استحاضہ:

میں اپنے اور دوسروں کے لیے کھانا پکانا جائز ہے، ایک دوسرے کے پاس اٹھنا بیٹھنا جائز ہے، دوسروں کو غسل کا سامان دینا جائز ہے۔ ماں، بہن، بیٹی، فرزند اور شوہر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ان کے غسل میں اپنے ہاتھوں سے مالش اور کنگھا کرنا بھی جائز ہے۔شوہر یا باپ ،بھائی یا فرزند اعتکاف میں ہیں تو یہ(عورت) خود کو مسجد سے باہر بیٹھ کر ان کے سر میں عطر مل سکتی ہے مسجد کی کھڑکی سے باہر بیٹھ کر بھی اور مسجد کی حد سے ادھر رہ کر بھی جائز ہے۔مگر اس دور میں یہ رواج کہاں رہا صرف مسئلہ رہ گیا ہے۔نفاس میں عید کی نماز پر جانا بھی جائز ہے مگر نماز نہیں پڑھنا۔

ناپاک زمین،فرش، کپڑا، بدن کی طہارت:

اگر کچی زمین پر بول کیا گیا ہے تو اس پر ایک ڈول پانی بہادو۔ خشک ہوتے ہوتے زمین بھی پاک ہوجائے گی۔اگر فرش پختہ ہے پانی سے نالی تک تر کر کے کپڑے کے ساتھ جگہ کو دو تین مرتبہ ملنے کے بعد اس پر سے پانی بہادو۔

خون کے دھبے کچی زمین سے کھرچ دینا اور پختہ فرش سے دھونا اور نشان مٹا دینا کافی ہے۔کپڑے پر سے کھرچ کر پانی سے دھونا بہتر ہے، کچے گوشت کے دھبے سے نجاست نہیں آتی، انسانی بدن کا خون بھی نجس نہیں مگر دھو لینا بہتر ہے۔

دوسری قسم کی نجاستیں:

ماہواری کے ساتھ استحاضہ اور نفاس کے دھبے پانی سے دھونا ضروری ہیں۔کپڑے پر خون کا نشان رہ جانا کوئی بات نہیں نجاست نہ رہے یہی کافی ہے۔ دودھ پیتے بچے کے پیشاب سے کپڑا تر بھی ہوجائے تو پانی کے چھینٹے کافی ہیں مگر دودھ پینے والی بچی کے بول والا کپڑا دھونا ضروری ہے۔مرد اور عورت کے بول و براز کا ہر حالت میں دھولینا ضروری ہے۔حرام جانوروں کے خون اور گوشت کے دھبے کا دھونا بھی واجب ہے۔ غیر اللہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نام کے ذبیحہ میں زمین، جسم، کپڑا، برتن ہر ایک کا پاک کر لینا واجب ہے۔

نجس برتن کی طہارت:

برتن میں دودھ، پانی یا کھانا ہے کتے نے اس میں منہ لگا دیا تو پوری چیز نجس ہے اسے پھینک کر برتن ایک مرتبہ مٹی سے مانجھنا اور بعد میں سات مرتبہ پانی سے دھونا چاہئے۔ اس موقعہ کی کوئی دعا نہیں۔ جہاں مٹی نہ ملے صابن سہی، لندن اور پیرس میں مٹی کہاں! تانبے اور مٹی کے برتنوں کا ایک ہی سا مسئلہ ہے۔

جمے ہوئے گھی میں سے کتے نے کھالیا ہے تو اس کے کھائے ہوئے نشان تک گھی کھرچ کر پھینک دو باقی پاک ہے۔ خشک آٹے کا بھی یہی مسئلہ ہے۔ اگر یہ چیزیں کھانا گوارا نہیں تو نہ سہی مگر مسئلہ یہی ہے۔ جوتا بول، براز کے چھینٹوں سے بچائے رکھو اس کے تلوے کی صفائی زمین اور پختہ فرش سے خود بخود ہو جاتی ہے۔ نماز پڑھتے وقت اور مسجد میں جوتوں سمیت جاتے ہوئے یہ دیکھ لو۔ اگر تلوے میں گیلی مٹی، کیچڑ، گوبر وغیرہ ہو تو زمین پر رگڑ کر صاف کر کے نماز پڑھ لیجئے۔ شہروں کی مسجدوں میں استعمالی جوتے سے نماز پڑھنا محض تکلف ہے۔ یہ مسئلہ جنگل اور سخت زمین کے لئے ہے۔

اگر عورتوں کی چادر کا کونہ چلتے وقت زمین سے لگتا جا رہا ہے۔ راستے میں گندے پانی کی نالیاں بھی آتی ہیں اگر بعد میں یہ حصہ خشک ہو گیا ہے تو نماز پڑھی جا سکتی ہے مگر اس سے بچنا بہتر ہے۔-: طہارت اور وضو اور تیمّم کے مسائل بھی ختم ہوئے:-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زکوٰۃ کے مسئلے

۱- زید: نماز، روزہ اور نہانے دھونے، وضو کے جو مسئلے آپ نے بتائے۔ روز مرہ کی ضرورت کے لئے کافی ہیں اب زکوٰۃ کے مسائل بیان کیجئے۔

عمر: سب سے پہلے زکوٰۃ نہ دینے کی سزا کا ذکر کیا جاتا ہے!

" عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَلَمْ یُؤَدِّ زَکوٰتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِیْبَانِ یُطَوَّقُهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثُمَّ یَاخُذُبِلِهْزِمَتَیْهِ یَعْنِی شِدْقَیْهِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا کَنْزُكَ ثُمَّ تَلاَ وَلاَ یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَخَیْرٌ لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا یَوْمَ الْقِیَامَةِ " (۱)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا مگر اس نے زکوٰۃ نہیں دی قیامت کے دن وہی مال سانپ کی شکل میں جس کے سر پر دو کالے کالے داغ ہوں گے اس کے گلے کا ہار ہوگا۔ اور مالدار کے دونوں ہونٹ اپنے دانتوں سے پکڑ کر کہے گا ارے سنتا ہے میں تیرا وہ مال اور خزانہ ہوں جس کی تو نے زکوٰۃ نہ دی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی بخیل لوگ دل میں گرہ نہ لگا رکھیں کہ اللہ نے اپنی رحمت سے دنیا میں جو مال اور دولت انہیں عنایت فرمایا ہے وہ ان کے لئے فائدہ مند ہی ہے! نہیں اگر وہ اس مال کی زکوٰۃ ادا نہ کریں گے تو قیامت میں وہی مال ان کے لئے تکلیف دہ ہوگا اس طرح کہ وہ ان کے

(۱) (بخاری، کتاب الزکاۃ: باب اثم مانع الزکاۃ، ح ۱۴۰۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

گلے کا ہار بنادیا جائے گا۔"

اور سوال کرنے کے مستحق کا مسئلہ سمجھنا بھی ضروری ہے۔ زکوٰۃ کا ایک تعلق اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل سے ہے اور دوسرا تعلق زکوٰۃ کے اصل حقداروں سے ہے۔ ان دنوں حق دار محروم رہ جاتے ہیں اور غیر مستحق لوگ زکوٰۃ لے جاتے ہیں۔ غیر مستحق شخصوں میں زیادہ تر دو قسم کے لوگ ہیں پیشہ ور سوالی اور دوسرے کسی دینی پیشے کی آڑ میں زکوٰۃ اڑا لے جانے والے۔ یہ دونوں گروہ بڑے خطرناک ہیں اللہ تعالیٰ ان دونوں پیشہ وروں کو اس برے پیشہ سے بچائے۔ زکوٰۃ دینے والوں کو اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے بے موقعہ خرچ کرنے سے بچنا چاہئے۔

زکوٰۃ دینا فرض ہے:

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ پر دل اور جان سے ایمان لانے کے ساتھ ہی چار کام فرض ہوجاتے ہیں ۱- پنجوقتہ نماز ۲- ماہ رمضان کے روزے ۳- زکوٰۃ ۴- بیت اللہ کا حج۔

یہاں تیسرے کام "زکوٰۃ" کے ضروری مسئلے بیان کئے جاتے ہیں۔

زکوٰۃ کی شرطیں:

زکوٰۃ اس مال پر ہے جو جائز طور پر حاصل ہو، ناجائز اور حرام طریقوں مثلاً جوا، سود، شراب، چوری اور جھوٹ سے حاصل کیے ہوئے مال کی خیرات اور زکوٰۃ دینا بے کار ہے (خیرات عام صدقے کو کہتے ہیں جیسے فقیر کو آٹا یا روٹی دینا)۔ جو شخص ان کاموں سے توبہ کرلے تو جس طرح توبہ کرنے سے پہلے گناہ دھل جاتے ہیں اسی طرح سود خور اور چور کی توبہ سے اس کا پہلا مال صدقہ اور زکوٰۃ دینے کے قابل ہوجاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حاصل شدہ رقم میں پاک اور حلال مال میں سے سال بھر کا خرچ کرنے کرانے کے بعد اس بچت پر زکوٰۃ ہے جس کی مقدار مقررہ حد تک پہنچ جائے جیسے یکم ماہ شوال میں پانچ ہزار روپیہ تجارت یا ورثہ سے حاصل ہوا۔ تو اس کی زکوٰۃ اگلے سال اس روز واجب ہوگی جس روز یہ رقم حاصل ہوئی نہ یہ کہ آئندہ سال پانچ ہزار روپیہ پر زکوٰۃ دینی ہوگی۔ بلکہ آئندہ سال کی یکم شوال تک اس پانچ ہزار میں سے کھانے، پینے، حج کرنے، مکان بنانے، شادی بیاہ، علاج وغیرہ کے بعد جس قدر رقم باقی رہ گئی ہے۔ اس رقم پر زکوٰۃ ہے اور اگر اب بھی زکوٰۃ کے مقررہ نصاب سے ایک روپیہ کم رہ گیا ہے تو اس پوری رقم پر زکوٰۃ نہ ہوگی۔ زکوٰۃ تو اس رقم پر ہے جو پورے ۳۶۰ دن آپ کے پاس رہی۔ (یہ ۳۶۰ دن ایک سال کے ہیں) زکوٰۃ کا یہ ایک سال چاندی، سونے اور سکوں کے متعلق ہے۔ کاغذ کے نوٹ اور موجودہ روپیہ جو چاندی کا نہیں وہ بھی سکے ہیں۔ ان نوٹوں اور روپوں پر چاندی کے نرخ کے مطابق زکوٰۃ بھی ہے جس کی تفصیل آگے بیان ہوگی۔

پیداوار کا معاملہ سونے اور چاندی سے مختلف ہے:

غلہ اور خشک میوہ میں ان کے حاصل ہونے سے ایک سال بعد زکوٰۃ نہ ہوگی۔ بلکہ یہ چیزیں جس وقت کھلیان سے باہر آئیں۔ اسی روز ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔ تفصیل آگے آئے گی۔

مال پر زکوٰۃ واجب ہے یا مال والے پر واجب ہے:

زکوٰۃ مال پر واجب ہے اس حکم کے مطابق اگر مال کم عمر بچے یا یتیم یا دیوانے آدمی کا ہے تو اس مال پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ جس طرح کم عمر بچوں اور دیوانوں پر نماز وروزہ اور حج نہیں اسی طرح ان پر زکوٰۃ بھی واجب نہیں۔ یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مسئلہ قرآن اور حدیث کے خلاف ہے کیونکہ زکوٰۃ مال کے ذمے اور روزہ و نماز شخص کے ذمے ہے۔ مال ہوگا تو زکوٰۃ بھی ہوگی۔

((عن عمرو بن شُعَیبٍ عن ابیه عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِی ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا اَمَنْ وَلِّی یَتِیمًا لَهُ مَالٌ فَلْیَتَّجِز فِیهِ وَلَایَمَّ لَهُ اَنْ تَاکُلَهُ الصَّدَقَةُ)) (۱)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے خطبے میں فرمایا جو مال یتیم کا متولی ہو تو متولی اس مال سے تجارت کرے نہ یہ کہ اس کا مال زکوٰۃ میں ہی ختم ہو جائے۔''

اور متولی وہ شخص ہے جس کی نگرانی میں یتیم کا مال و دولت رہے۔

زکوٰۃ کا موسم:

ماہ رمضان کے روزوں اور حج بیت اللہ کے دنوں کی مانند زکوٰۃ کا مہینہ اور دن مقرر نہیں جب پورا سال ختم ہو اپنی زکوٰۃ حقداروں کے حوالے کر دیجئے۔ اگر کسی محلہ یا بستی یا علاقہ میں اہل حدیث کے معتبر حضرات نے بیت المال قائم کیا ہو اور آپ کو ان پر بھروسہ ہو تو یہ زکوٰۃ ان کو بھیجئے۔ اور اپنے ہاں کے حقداروں کی فہرست بھی ان کو بھیج دیجئے۔

زکوٰۃ کا نصاب اور مدت:

زکوٰۃ کی ہر ایک جنس پر پورے سال ایک مرتبہ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ چاندی

(۱) (ترمذی، کتاب الزکاۃ:باب ماجاء فی زکاۃ مال الیتیم ، ح ٦٤١، وقال الترمذی وفی اسنادہ مقال لان المثنی بن الصباح یضعف فی الحدیث)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ساڑھے باون تولہ پر اور سونا ساڑھے سات تولہ پر زکوٰۃ ہے۔

زیور پر زکوٰۃ:

زیر استعمال زیور پر زکوٰۃ دینا ثواب ہے اور نہ دینے والے پر ان شاء اللہ گناہ نہ ہوگا مگر جو زیور اپنے روپے کی حفاظت کے لئے بنوایا جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اگر چاندی کا زیور ہے تو چاندی کی قیمت کے حساب سے اور اگر سونے کا ہے تو سونے کی قیمت کے حساب سے زکوٰۃ دی جائے۔

غلوں پر زکوٰۃ:

ہر وہ اناج غلہ ہے جو پیس کر یا بھون کر یا جوش دے کر کھایا جا سکے مثلاً گیہوں، چنا، جو، جوار، باجرہ، مکئی، منڈل، کنگنی اور ہر قسم کی دالیں غلہ ہیں۔ غلہ جس وقت کھلیان سے باہر آئے اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔

غلہ میں زکوٰۃ کا نصاب:

ہر ایک قسم کے اناج اور ہری قسم کی پیداوار مثلاً کپاس اور گنا میں زکوٰۃ مقرر ہے اسے نصاب کہتے ہیں۔ فرق صرف پیدوار کے طریقے میں ہے۔ اگر زمین بارانی ہے تو دسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ ۲۰ یا ۲۵ من میں سے اس سے کم پر زکوٰۃ نہ ہوگی اور اس وزن میں زکوٰۃ ۲ من ۲۰ سیر ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو پیداوار کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔

نہری، چاہی، ٹیوب ویل وغیرہ کی پیداوار میں بیسواں حصہ زکوٰۃ ہے بیس من پر ایک من ہوگی زکوٰۃ کا یہی نصاب مندرجہ ذیل چیزوں میں بھی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کپاس (یہ حدیث ابوداؤد کی کتاب الخراج میں ہے) گنے کی قیمت پر ہے۔ بھیڑ کی اون پر ہے، شہد نکلنے پر ہے مگر ہمارے ہاں اتنا شہد ہے کہاں!

ضروری ہدایات:

آج ۱۹۶۰ء میں پیداوار کی ہر ایک جنس پر سرکاری لگان بھی دیا جاتا ہے جو زکوٰۃ کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ یہ مسئلہ غور کے قابل ہے کہ سرکاری لگان کے ساتھ زکوٰۃ پوری دی جائے یا لگان کی رقم وضع کر لی جائے۔ (۱)

مویشی کا نصاب زکوٰۃ:

بکری اور بھیڑ پر چالیس سے لے کر ایک سو انیس تک ایک بھیڑ یا بکری ہوگی۔ ایک سو بیس سے لے کر دو سو تک دو بھیڑ یا دو بکریاں ہوں گی۔ دو سو سے لے کر تین سو تک بھیڑ یا تین بکریاں ہوں گی۔ تین سو سے زائد میں ہر ایک سو پر ایک بھیڑ یا بکری ہوگی۔

اگر انتالیس بھیڑ یا بکری ہیں تو ان پر زکوٰۃ نہیں اور اگر ایک سو انیس ہیں تو ان پر دوسری بکری یا بھیڑ کی زکوٰۃ نہیں۔

گائے، بھینس مادہ اور نر پر زکوٰۃ کی حد نصاب ان میں تیس مادہ یا نر سے کم پر زکوٰۃ نہیں اور واجب الادا تعداد میں ان کا یہ نصاب ہوگا۔

تیس گائے یا بھینس (مادہ، نر) پر گائے یا بھینس کا ایک سالہ بچہ۔

چالیس ......گائے، بھینس (مادہ، نر) پر گائے یا بھینس کا ......دو سالہ بچہ۔

چالیس گائے یا بھینس (نر یا مادہ) پر گائے یا بھینس کا ایک دو سالہ اور دوسرا ایک سالہ بچہ

(۱) (چارہ، گھاس، شعالہ کا مسئلہ علماء سے دریافت کریجئے)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دونوں دیں۔

مویشی کی زکوٰۃ میں ضروری ہدایت:

مویشی کی زکوٰۃ میں نہ تو مالک دبلے اور بیکار کانے اور کن کٹے جانور دے۔ اور نہ تحصیلدار ان کے سانڈوں پر ہاتھ رکھے جو مویشی مالک نے دودھ اور نسل کشی کے لئے پال رکھے ہیں وہ بھی نہ لئے جائیں۔

یہ مسئلہ سرکاری تحصیلداروں کے لئے تھا۔ اگر اسلامی سرکار یہ زکوٰۃ نہ لے تو تعلیم گاہوں میں بھجوایئے۔

اے برادر! لیکن یہ چیزیں اب عمل میں نہیں آتیں کہ لوگوں کے پاس مویشی کی بہتات نہیں۔

وہ چیزیں جن پر زکوٰۃ واجب نہیں:

(۱) جواہرات ہیں۔ یہ پتھر کی قسم سے ہیں اور ان کے سبز، سرخ، زرد، سفید کئی رنگ ہیں۔ یہ انگوٹھی اور گلے کے ہار وغیرہ میں کام آتے ہیں۔ ایک جواہر ہزاروں روپوں کا بھی ہوتا ہے، ایک ایک ٹکے کا بھی۔

(۲) موتی پر (بھی زکوٰۃ ہے) جو سمندر سے نکلتے ہیں سپید، کوئی ذرا سیاہی لئے ہوئے، کوئی زیادہ سپید، کوئی ذرا کم۔ ان میں سے کسی قسم کی رنگت کے موتی پر زکوٰۃ نہیں ہوتی۔ بعض قسمیں نقلی بھی ہیں اور ان پر بھی زکوٰۃ نہیں۔

مندرجہ ذیل چیزوں پر بھی زکوٰۃ نہیں۔

(۳) رہائشی مکان کی لاگت پر۔

(۴) دیوان خانے کی لاگت پر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) مہمان خانے کی لاگت پر۔

(٦) سواری کی گاڑی، کار، فٹن، موٹر سائیکل، سائیکل اور دوسری قسم کی تمام سواریاں بھی اس میں شامل ہیں۔

(۷) گھر کا تمام سامان برتن فرنیچر وغیرہ سینے پرونے کی مشین، ریڈیو۔

(۸) اور اسی طرح ان ذریعوں کی قیمت پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں جن ذریعوں سے غلہ یا پھل حاصل ہوتے ہیں جیسے زمین اور کنوئیں کی قیمت ہے۔

کارخانے، کرائے کی عمارتیں، کرائے کی سواریاں وغیرہ:

پیداوار کی ان چیزوں کی آمدنی پر زکوٰۃ واجب ہوگی کارخانے کی آمدنی پر مگر کس حساب سے، کرائے کی عمارتوں پر کرائے کے سواریوں کی آمدنی پر اور اس قسم کے دوسرے ذریعوں پر بھی۔

لیکن!

اس قسم کی آمدنی میں یہ باتیں قابل غور ہیں

(ا) ان قسموں کی شکست وریخت پر لاگت آتی رہتی ہے تو کیا لاگت کی رقم وضع کر لی جائے؟

(ب) لاگت سے پہلے یا لاگت کے بعد۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اس آمدنی کی زکوٰۃ پیداوار کی مانند تسلیم کرلی جائے تو غلے اور پھلوں کی مانند حاصل ہونے کے ساتھ ہی زکوٰۃ بھی ادا کی جائے۔ اور اگر اس آمدنی کو سونے چاندی یا ان کے سکوں کے مطابق تسلیم کیا جائے تو ان کی زکوٰۃ سال تمام ہونے کے بعد ادا کی جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنشن:

یہ زرعی پیداوار کی مانند ہے یا عام تجارتی آمدنی کی سی ہے؟ پنشن کی رقم پر کب زکوٰۃ واجب ہوگی؟ ہر سال کے بعد جو رقم بچ جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

تنخواہ:

البتہ ماہانہ تنخواہ ہو یا سالانہ اس میں سالانہ بچت پر زکوٰۃ واجب ہوگی نہ کہ آج ہی چار سو روپیہ تنخواہ لائے اور اس پر زکوٰۃ واجب ہوگئی۔

مال تجارت: پر زکوٰۃ کا مسئلہ اپنے ہاں کے اہلحدیث عالم سے پوچھئے۔

زکوٰۃ کن کاموں پر خرچ کی جائے؟

اس کے آٹھ مصرف ہیں (۱) محتاج (۲) مسکین جو کھل کر سوال نہ کر سکے (۳) زکوٰۃ وصول کرنے والوں کی تنخواہیں (۴) مشرکوں کو مواحد بنانے کے لئے (۵) قیدیوں کی رہائی کے عوض (۶) قرضدار کی قرض سے نجات دلانے کے لئے (۷) اللہ تعالیٰ کی راہ میں (۸) بے توشہ مسافروں کے لئے۔

﴾زکوٰۃ کے مسائل ختم ہوئے﴿

حج کے مسائل

۱۔ زید: سبحان اللہ! آپ نے کس عمدہ طریقے سے اتنے مسئلے سمجھا دیئے ہیں۔ اب حج کے مسائل بیان کیجئے۔ آپ نے تو حج کیا بھی ہوگا! امید ہے کہ آپ یہ مسائل بہت خوبی سے سنائیں گے۔

عمر: مناسب یہ ہے کہ پہلے مقامات حج بتائے جائیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مقامات حج:

(۱) یلملم: اہل پاکستان اور ہندوستان کا میقات ہے یہاں پر احرام باندھا جاتا ہے۔

(۲) طویٰ: جدہ سے آگے اور مکہ معظّمہ سے ادھر ۴، ۵ میل پر ہے جس میں ایک شب قیام مستحب ہے مگر معلم لوگ حاجیوں کو یہاں رکنے نہیں دیتے۔

(۳) صفا اور مروہ: بیت اللہ سے باہر دو چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں ان پر سعی کی جاتی ہے۔

(۴) منیٰ: مکہ معظّمہ سے ساڑھے پانچ میل کے فاصلے پر ہے۔ یہاں عرفات سے واپسی پر قربانی کی جاتی ہے۔ ۸ ذوالحجہ کو ظہر اور عصر کی نماز اور اس کے بعد مغرب وعشاء کی نماز ادا کر کے رات کو قیام اور دوسری صبح کی نماز ادا کر کے عرفات کی طرف روانہ ہونا ہے۔

(۵) جمرۃ العقبہ: اس پر کنکریاں مارنا ہے۔

(۶) جمرۃ الاولیٰ: اس پر بھی کنکریاں مارنا ہے۔

(۷) وادی بطن (محشر): یہاں سے جلدی گزر جانا ہے۔

(۸) مزدلفہ: (مشعرالحرام) منیٰ اور عرفات دونوں جانب کے درمیان میں ہے۔ یہاں عرفات سے واپسی پر رات ضروری ہے اس کی ایک جانب وادی محشر اور دوسری طرف وادی عرنہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹) وادی عرنہ یا وادی نمرہ : یہ بھی عرفات اور مزدلفہ کے درمیان ہے یہاں نویں کو سورج ڈھلنے تک قیام کرنا ہے۔

(۱۰) عرفات: مکہ معظمہ سے ۱۵ میل دور اور حرم کی حد سے باہر ہے جو شخص مقررہ وقت پر یہاں نہ پہنچے اس کا حج نہیں ہوتا۔

بیت اللہ کے اندر کے مقامات

(۱) کعبہ: درمیان میں ہے اور طواف اسی کعبہ کا کیا جاتا ہے۔

(۲) مطاف: کعبہ کے چاروں طرف، جس میں طواف کرتے ہوئے چلنا ہوتا ہے۔

(۳) رکن یمانی: صرف ہاتھ سے چھونا ہے۔

(۴) رکن شامی: اس کا بھی کوئی عمل نہیں۔

(۵) رکن عراقی: اس کا بھی کوئی عمل نہیں۔

(۶) حجر اسود: ایک پتھر ہے کہ ایک طواف کے بعد اس پر بوسہ دیا جاتا ہے۔ اور ہجوم کے وقت بوسہ کی بجائے اس کی طرف ہاتھ کر کے ہاتھ کو بوسہ دینا ہے۔ یہی استلام ہے۔

(۷) حطیم: کعبہ کی شمالی جانب ایک خطہ سا ہے جو کعبہ میں نکلا ہوتا ہے۔ اس کا کوئی عمل نہیں۔

(۸) حجر اسماعیل: یہ بھی حطیم ہی میں داخل ہے۔ حضرت اسماعیل اور حضرت ہاجرہ علیہما السلام دونوں ماں بیٹے اسی جگہ دفن ہیں۔ یہاں بھی حج کا کوئی عمل نہیں مگر مرحومین کے لئے دعا پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹) مقام ابراہیم: مربع (چوکور) قسم کا زمین سے اٹھا ہوا مقام ہے جس پر چار ستون ہیں یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنانے کے دنوں میں قیام فرمایا ہے۔ یہاں دو نفل پڑھیے اور طواف کعبہ کے بعد بھی دو رکعت نفل ادا کیے جاتے ہیں۔

(۱۰) معجن: باب کعبہ کے نیچے مطاف (نمبر۲) کی سطح پر ہے اس کا کوئی عمل نہیں۔

(۱۱) ملتزم: یہ حجر اسود اور باب کعبہ کی درمیانی جگہ ہے۔ اس سے چمٹ کر دعا کیجئے یہ دعا قبول ہوتی ہے۔

(۱۲) زمزم: بیت اللہ کے اندر کنواں ہے اس کا کوئی عمل نہیں۔ جی چاہے تو اس کا پانی پیجئے۔

(۱۳) منبر: کعبہ کے مشرق اور مقام ابراہیم کے شمال میں ہے۔ اس کا بھی کوئی عمل نہیں۔

(۱۴) باب بنی شیبہ: مقام ابراہیم علیہ السلام کے سامنے نصف دائرہ کی شکل میں ہے اس کا نام باب السلام بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ اسی دروازے سے تشریف فرما ہوتے اور اسی سے باہر جاتے۔ اس کا بھی کوئی عمل حج میں داخل نہیں۔

عمر: زید صاحب اب ہم حج کے پورے مسائل بیان کرتے ہیں۔ جہاں کچھ اور پوچھنے کی ضرورت ہو شرم نہ کیجئے۔ علم حاصل کرنے میں شرم نہ کرنا چاہئے۔

حج کے پورے مسائل

حج کرنا زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے۔ اور ایک کے بعد دوسرا حج نفل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج فرض ہونے کی شرطیں:

(۱) مرد اور عورت (دونوں) بالغ ہوں۔ تو ان پر فرض ہے۔

(۲) اس سفر میں عورت کے ساتھ مرد محرم ہو۔ محرم وہ شخص ہے جس سے نکاح حرام ہو۔ مثلاً باپ، بھائی، بیٹا، چچا، ماموں، نواسہ، وغیرہ۔ اگر محرم نہ ہو تو اپنے محلّہ کے کسی نیک مرد کے قافلہ میں جانا بھی جائز ہے شوہر کے ہمراہ حج کرنا جائز بلکہ بہتر ہے۔

(۳) تندرست ہونا تاکہ سفر کی تکلیف نہ ہو " و لله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلاً "(سورہ آل عمران۔۹۷) (حج ان لوگوں پر فرض ہے جو سفر خرچ اور بدنی قوت رکھتے ہوں)۔

(۴) مال دار ہونا: تاکہ حج کے لئے ضروری رقم ہمراہ لے جانے کے بعد گھر بار کا خرچ اور جو کاروبار ہو رہا ہے وہ بھی پہلے کی مانند جاری رہے۔

سفر حج کے لئے گھر سے لے کر واپسی تک کا لباس:

گھر سے نکلنے پر کوئی خاص لباس، لباس کی رنگت اور مرد کے لئے خاص قسم کا عمامہ یا ٹوپی نہیں۔ اسی طرح عورت کے لیے سبز، سرخ یا سفید رنگ کا لباس سب برابر ہیں (مرد کے لئے سرخ رنگ کا لباس تو حرام ہی ہے) سواری میں ریل، ہوائی جہاز، بحری جہاز، بس، کار، اونٹ، گھوڑا اور گدھا سب یکساں ہیں۔

حج سے واپسی پر کسی خاص قسم کا بھیس اور وضع قطع محض دکھلاوا ہے ان بناوٹوں سے ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔ واپس آکر حاجی کہلوانا بھی اچھا نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گود کے بچے کا حج:

اس کا ثواب بچے اور اس کو ہمراہ لے جانے والے دونوں کے لئے ہے مگر اس بچے پر جوان اور مالدار ہونے پر حج فرض ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک قافلہ روحاء مقام پر تھا۔ رسول اللہ ﷺ سے ان کی ملاقات ہوئی۔ اور دریافت فرمایا آپ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم مسلمان ہیں۔ ان میں سے ایک عورت نے گود کے بچے کو ہاتھوں پر اٹھا کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ اس بچے کا حج بھی ہو جائے گا؟ فرمایا! "نعم ولك اجره" (یہی بات ہے مگر ثواب تیرے لئے ہے)۔ (۱)

حج بدل کا مسئلہ

ایک صاحب نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے عرض کیا میرا والد بوڑھا پھونس ہو گیا ہے۔ اس کے لئے سفر محال ہے اگر میں اپنے باپ کی طرف سے حج کروں تو اس کا فرض ادا ہو سکتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! بے شک تمہارا اپنے باپ کی طرف سے حج کرنا تمہارے باپ کے حج میں شمار ہوگا (۲)۔

اس حکم کے مطابق بوڑھے اور بیمار اور اس شخص کی طرف سے بھی حج کیا جا سکتا ہے جو سفر سے ڈرتا ہو۔ حج بدل اسی کا نام ہے مگر یہ حج صرف وہ شخص کر سکتا ہے جس نے اپنا حج پہلے سے کر لیا ہو۔

---

(۱) (مسلم، كتاب الحج: باب صحة حج الصبي، ح ۱۳۳٦)

(۲) (ابو داود، كتاب المناسك: باب الرجل يحج عن غيره، ح ۱۸۱۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج کے مہینے

جس طرح حج کے لئے ۸، ۹، ۱۰ویں ذوالحجہ تین روز مقرر ہیں۔ اسی طرح حج کے مہینے بھی مقرر ہیں۔ قرآن مجید کی آیت! ﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ﴾ (سورۃ البقرہ۔ ۱۹۷) جو ہے۔ تو اس آیت کے معنوں میں حضرت رسول اللہ ﷺ نے حج کے لیے مہینے مقرر فرمائے ہیں شوال، ذی القعدہ، ذی الحجہ۔ مطلب یہ ہے کہ حج کے لئے شوال یا ذی قعدہ کے مہینہ یا ذی الحجہ کے ابتدائی عشرہ میں سفر شروع کردے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ سنت یہی ہے کہ مسلمان حج کے مہینوں میں حج کا سفر کریں (۱)۔

ذوالحجہ کے پہلے عشرہ کو حج کے دنوں میں شمار کرنے کا مطلب ہمارے زمانہ میں اور بھی صاف ہو گیا۔

کراچی سے چھٹی ذی الحجہ کو ہوائی جہاز پر بیٹھ کر، ساتویں ذی الحجہ نہ سہی آٹھویں کے دن میں مکہ معظّمہ پہنچا جا سکتا ہے۔ اور حج کا پہلا دن آٹھویں ذی الحجہ کی تاریخ کو پہلے پہر مکہ معظّمہ پہنچنا ہے۔

حج کی قسمیں تین ہیں! (۱) حج افراد (۲) حج قِران (۳) حج تمتع

حج افراد:

حج افراد کے لئے احرام باندھنا ہے خواہ کس مہینہ میں مکہ کے اندر جائے۔ دسویں ذی الحجہ سے پہلے یہ احرام کھولا نہیں جا سکتا اس حج کے اندر عمرہ بھی

(۱) (بخاری، الحج: باب قول اللہ تعالیٰ لا لحج اشهر معلومات) تعلیقاً

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیا جا سکتا۔ حج افراد والے حج پورا کرنے کے بعد عمرہ کر سکتے ہیں۔

حج قِران:

اس میں عمرہ اور حج دونوں کے لیے احرام کی نیت کرنا ہے عمرہ ادا کرنے کے بعد بھی احرام باندھے رہیئے اور حج کرنے تک اسی حالت میں رہیئے۔ مگر حج افراد کی مانند اس میں تکلیف زیادہ ہوگی۔

حج تمتع:

اس میں صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھئے۔ طواف، صفا و مروہ کی سعی کے بعد احرام کھول دیجئے چاہے کون سا مہینہ ہو۔ یہ احرام کھولنے کے بعد پھر آٹھ ذی الحجہ کو احرام باندھیئے، اہل حدیث کی تحقیق میں یہ حج افضل ہے۔

احرام میں جائز کام:

آئینہ دیکھنا، انگشتری پہننا، پھول سونگھنا، بٹوا یا پرس اپنے پاس رکھنا جس میں روپے، نوٹ، زیور، سونا چاندی، ہیرا موتی سب جائز ہیں، فل بوٹ کے سوا ہر قسم کے جوتے کا استعمال اور موزے ٹخنوں سے نیچے، غسل، عورت، مرد کا سر کے بال دھونا۔

احرام میں ناجائز کام:

احرام رنگین یا دھاری دار منع ہے، پورے موزے، دستانہ ٹخنوں سے اوپر منع ہیں، فل بوٹ، سلا ہوا کپڑا (شلوار سے لے کر کوٹ، دستار، ٹوپی، کلاہ، کن ٹوپ، رومال)، حجامت، خوشبو، تیل، عطر، کنگھا، شکار کرنا، جانوروں کا ذبح کرنا، مچھلی پکڑنا،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

غلیظ قسم کی بات چیت، بیوی سے مقاربت یا صرف بوس و کنار یہ سب منع ہیں، آپریشن، علالت میں دوا، دانت اکھڑوانا (مگر ان پر فدیہ دینا ہوگا)۔ ضرورت پر ایسا جانور ذبح کرنا جس کی صحت کا یقین ہو، ھدی ہو یا وحشی جانور یا پالتو جانور ذبح کرنا (اور ھدی قربانی کا وہ جانور ہے جو احرام باندھنے کے وقت قربانی کے لئے ساتھ لیا گیا ہو (پاک وہند کے لئے یہ صرف مسئلہ کے طور پر ہے ورنہ ان ملکوں کے لوگ ہدی ہمرہ نہیں لے جاسکتے) مگر خود اس میں سے نہ چکھے، سانپ، بچھو، چیتا، شیر، بھیڑیا، باولا کتا وغیرہ موذی جانور کا مارنا، محرم کا انتقال ہونے پر اس کے احرام ہی کے دونوں کپڑوں کا کفن، شکار کا گوشت کھالینا جبکہ کھانے کو کچھ نہ ملا ہو۔

یلملم سے آگے: (۱) مقام ذی طویٰ میں شب بھر قیام ہے۔ یہ مقام یلملم سے جاتے ہوئے معظّمہ کے راستے میں پڑتا ہے یہاں پر قیام مستحب ہے۔

(۲) مکہ معظّمہ کے اندرون میں داخل ہونا۔

کعبہ کا پہلا طواف قدوم:

سب سے پہلا کام بیت اللہ کے سات طواف کرنا ہیں جن میں مرد کے لئے چار طواف چھاتی تان کر فخر سے کرنے ہیں اور پچھلے تین طواف سادہ طریق پر ہیں یہ طواف قدوم ہوا۔ عورت بھی سات ہی طواف کرے، مگر سادہ طور پر کرے، سمجھ گئے، آپ؟

دوسرا طوافِ افاضہ:

یہ طواف عرفات ومزدلفہ سے لوٹ کر منیٰ میں قربانی کے بعد کا ہے۔ جو واجب ہے، اس کے ترک کرنے پر قربانی لازم آتی ہے۔ اس طواف کے چکر بھی سات ہی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا طواف وداع:

مکہ معظمہ سے اپنے وطن کی طرف لوٹتے ہوئے بھی طواف ہے اس میں بھی سات طواف ہیں اور طواف قدوم کی مانند پہلی چار گردش میں چھاتی تان کر ہیں باقی تین گردش میں کوئی فرق نہیں۔

اور۔ اور طواف:

جتنی مرتبہ اور جتنی تعداد میں چاہے کیجئے۔ثواب کی حد نہیں مگر واجب نہیں ہیں اور واجب وہ کام ہے جس کے نہ کرنے پر گناہ ہو۔

عمرہ اور حج کے ملے جلے مسائل

جہاں عمرہ اور حج دونوں کے اعمال اکٹھے ہوں وہاں سے صرف حج کے اعمال شروع ہوں گے۔

احرام کیا ہے؟

پانچ، چھ گز لمبی اور سوا گز چوڑی چادر احرام ہو گیا۔ یہ چادر رنگ دار نہ ہو، ریشم کی بھی نہ ہو، دھاری دار بھی نہ ہو (اور مجبوری میں ہر قسم کا کپڑا جائز ہے)۔

احرام اور اس کے حکم:

احرام میقات پر باندھے۔ میقات کا معنی اس مقام کے ہیں جہاں سے احرام باندھا جاتا ہے۔ پاکستان اور ہندوستان کا میقات مقام یلملم ہے۔ سمندری اور ہوائی جہاز دونوں پر جہاز والے ذرا پہلے احرام باندھنے کی آواز لگا دیتے ہیں۔ میقات پر پہنچنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے احرام باندھنا بہتر ہے۔ میقات پر سے گزر جانے کے بعد احرام باندھنے پر فدیہ دینا واجب ہوگا۔ اور فدیہ ایک مویشی قربانی کا ہے۔ ہوائی جہاز والے مسافر اچھا کرتے ہیں جو سوار ہونے کے ساتھ ہی احرام باندھ لیتے ہیں۔ احرام کے لئے غسل شرط نہیں اور غسل میں حرج بھی نہیں۔

تلبیہ:

یہ دعا ہے جو احرام باندھنے کے ساتھ آواز سے پکاری جاتی ہے اور دعا ان لفظوں میں ہے۔

"لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ!" (۱)

لبیک کی دو شکلیں اور بھی ہیں: اگر صرف عمرہ کے لئے احرام ہے تو ایک مرتبہ یوں ہے " اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةِ " یا اللہ میں حاضر ہوں عمرہ کرنے کے لئے۔

اور اگر حج اور عمرہ دونوں کے لئے احرام ہے تو دو ایک مرتبہ اس طرح کہے۔

"اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ بِحَجٍّ وَّبِعُمْرَةِ " یا اللہ! میں حج اور عمرہ دونوں کے لئے حاضر ہوں۔

www.KitaboSunnat.com

اور حج کی ان دونوں قسموں عمرہ اور حج میں عمرہ کو چھوٹا حج کہا جاتا ہے۔ یہ حج احرام سے لے کر بیت اللہ کے پہلے طواف کے بعد ختم ہو جاتا ہے چاہے شوال کا مہینہ ہو یا ذی قعدہ کا ہو خواہ ذوالحجہ کی ساتویں ہو اس صورت میں حج کے لئے آٹھویں ذوالحجہ

(۱) (بخاری، كتاب الحج : باب التلبية ، ح ۱۵۴۹ ـ مسلم ، كتاب الحج: باب التلبية ، ح ۱۱۸۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے روز مکہ معظّمہ سے پھر احرام باندھے۔ تفصیل آگے آئے گی۔

مکہ معظّمہ میں داخلہ:

یلملم سے احرام باندھ لیا جہاز نے جدہ میں اتارا۔ یہاں سے سواری پر بیٹھے، مکہ معظّمہ سے ادھر ایک مقام ذی طویٰ نام کا ہے، اس میں رات بسر کرنا ثواب ہے۔ لیکن واجب نہیں یہ بھی ضروری نہیں کہ ذی طویٰ ہی سے مکہ معظمہ جائے۔ کسی راستے سے جائے اور جب بیت اللہ دور سے نظر آئے تو یہ دعا پڑھے۔

"اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفًا وَتَعْظِیْمًا وَتَکْرِیْمًا وَمَھَابَةً وَ زِدْ مِنْ شَرَفِهٖ وَ کَرَمِهٖ مِمَّنْ حَجَّهٗ اَوِاعْتَمَرَهٗ تَکْرِیْمًا وَ تَشْرِیْفًا وَتَعْظِیْمًا وَّبِرًّا"

ترجمہ: ''یا اللہ اس گھر کی عزت، شرف اور اس کا مرتبہ اور دبدبہ اور زیادہ فرما اور جو شخص اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اسے بھی دنیا میں بزرگی، عالی مرتبہ، دبدبہ اور بھلائی کی توفیق عطا فرما۔''

بیت اللہ میں حاضری کا قاعدہ اور ادب:

باوضو ہونا بہتر ہے۔ پہلے حجر اسود کو بوسہ دے کر طواف شروع کرے (طواف ہے کعبہ کے چاروں طرف گھومنا) طواف کرتے ہوئے رکن یمانی پر پہنچے تو اسے بوسہ نہ دے۔ صرف ہاتھ سے مس کرے (مس کرنا چھونا ہے)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احرام کی حالت میں عورت کے لئے ان چیزوں کے استعمال کی اجازت ہے

سلا ہوا کپڑا، قمیض، بنیان، کوٹ، شلوار، موزے، پتیادے، فل بوٹ، زیور، رنگین پوشاک، چہرے کے سوا اپنا تمام بدن ڈھانپنا واجب ہے۔ لیکن غیر مرد کے سامنے منہ پر نقاب ڈال لے۔

طواف میں کس طرح چلنا ہے:

طواف میں مرد کو پہلے تین طواف سینہ تان کر کرنے چاہئیں۔ احرام کی چادر کے دونوں کنارے سامنے رہیں اور باقی چار طواف معمولی انداز سے کرتے ہیں۔

مگر عورت کو ساتوں طواف ہی معمولی انداز سے کرنے چاہئیں۔ (یہ مضمون قدرے دوسری مرتبہ بیان ہوا)۔

اور اس پہلے طواف کا نام ''طواف قدوم'' ہے۔

۲- زید: جناب حج کے مسئلوں کا دوبارہ بیان ہونا مضائقہ نہیں۔ آپ تو اس پابندی کے ساتھ بیان کر رہے ہیں جیسے آپ اور میں دونوں ساتھ ساتھ یلملم سے احرام باندھ کر حج کر رہے ہیں۔

عمر: دیکھو بھیا! دین کے ارکان میں حج ہی ایک ایسا رکن ہے جس کے مسئلوں کا نمبروار (ترتیب کے ساتھ) بیان کرنا اور یاد رکھنا ضروری ہے۔ اب آگئے بیت اللہ کے اور اندرونی مسائل۔

طواف میں یہ دو کام اور بھی ہیں۔ حجر اسود کا بوسہ اور رکن یمانی کا مس۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) ساتوں طواف پورا کرنے کے بعد مقام ابراہیم پر دو نفل ہیں اس طرح کہ مقام ابراہیم نمازی اور کعبہ کے درمیان رہے (مشکوٰۃ) یہ جب وہاں جاؤ گے تب صحیح طور پر ذہن نشین ہوگا۔

(۲) اب بیت اللہ کے باہر صفا اور مروہ دونوں پہاڑوں میں سعی کرنا ہے۔ اس کے لئے بیت اللہ سے حرم کے دروازہ باب الصفا میں ہو کر باہر نکلے (حرم کے چاروں طرف چار دروازے ہیں)۔

(۳) اور آیت! ﴿ان الصفا والمروة من شعآئراللہ﴾ (سورۃ البقرہ۔۱۵۸) پڑھتا ہوا سعی کے لئے صفا پر آجائے۔ قبلہ رو ہو کر دونوں ہاتھ پھیلا کر دعا مانگے (اس مقام کی دعا پڑھے) صفا سے مروہ پر آنے کے لئے معمولی چال سے اترے۔

(۴) مگر درمیانی میدان سے گذرتے ہوئے رفتار تیز کردے۔

(۵) اور مروہ پر چڑھتے ہوئے آہستہ چلنا چاہیے۔

(٦) اسی طرح مروہ سے اترتے ہوئے میدان میں تیز چال چلنا ہے۔

(۷) اور مروہ کی چوٹی پر پہنچ کر بھی وہی دعا پڑھے جو صفا پر پڑھی تھی۔

صفا اور مروہ کی اس گردش کا نام سعی ہے جس کے سات پھیرے ہیں۔ جو مروہ آکر ختم ہوتے ہیں۔ بیمار، کمزور، بوڑھے، مرد یا عورت دونوں سواری پر بھی سعی کر سکتے ہیں۔ سواری میں رکشا سے لے کر اونٹ اور کار سب برابر ہیں۔

یہاں تک عمرہ اور حج دونوں کے اعمال ایک ہی ہیں۔ اب

۱- اگر عمرہ کا احرام ہے تو حجامت کے بعد احرام کھول دیجئے۔

اگر عمرہ کی بجائے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ہے یا صرف حج ہی کا احرام ہے تو سعی کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بعد احرام بھی رہے گا اور احرام کے اعمال بھی بدستور رہیں گے۔ عمرہ سے فارغ ہو کر احرام میں رہنے والے (حج افراد اور حج قران والے) دونوں کو برابر یہ اعمال کرنا ہوں گے۔

۲- حجامت میں مرد کے لئے پورا سر منڈانا یا پورے سر کے بال کٹوانا دونوں کی اجازت ہے مگر منڈوانا بہتر ہے۔

۳- عورت اپنی دونوں کنپٹی کے بال ترشوادے۔

آٹھویں ذوالحجہ سے لے کر حج ختم ہونے تک کے اعمال:

آٹھویں ذوالحجہ یوم الترویہ ہے۔ ترویہ کے معنی دل ڈھارس کے ہیں۔ اور یہاں اس کے معنی اللہ تعالیٰ کے بار بار ذکر سے دل کو ڈھارس دینا ہے۔

احرام حج اور مکہ معظّمہ سے منیٰ کو روانگی:

مکہ معظمہ سے عرفات کے راستے میں ایک وادی کا نام منیٰ ہے (اور وادی کھلی جگہ کو کہتے ہیں جیسے میدان) حضرت ابرہیم نے حضرت اسمٰعیل علیہم السلام کو اسی منیٰ میں قربانی کے لئے زمین پر لٹایا تھا۔

منیٰ مکہ معظمہ سے (۵) میل دور ہے۔

(۲) یوم ترویہ میں نماز ظہر سے پہلے احرام باندھ لے۔ خیال رہے کہ عمرہ کے بعد آٹھویں ذوالحجہ تک مکہ معظمہ میں قیام کیجئے۔ یہ آپ کی خوشی پر منحصر ہے۔ یا شہر سے باہر کسی اور جگہ یا کسی گاؤں یا وادی میں اپنا خیمہ لگا کر رہئے۔ لیکن مکہ معظّمہ میں قیام رکھنے سے طواف کرنے اور پانچوں نمازیں حرم بیت اللہ میں پڑھنا نصیب ہوں گی۔ جن کا بے حد ثواب ہے۔ اس سال ۱۹۵۸ء میں عرب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بادشاہ سلطان سعود اب حرم بیت اللہ کو دور تک وسیع کر رہے ہیں جس سے حاجیوں کو حرم میں نماز ادا کرنے کے لئے آسانی سے جگہ مل جائے گی!

ترویہ کے روز ظہر سے پہلے احرام باندھ کر منیٰ روانہ ہو جایئے۔ زبان پر لبیک والی دعا ہو۔ آٹھویں ذوالحجہ کی چاروں نمازیں (ظہر، عصر، مغرب، عشاء) منیٰ ہی میں ادا کرنا ہے اور آٹھویں تاریخ کی رات بھی منیٰ ہی میں گذارنا ہے۔ نویں تاریخ کی فجر کی نماز بھی منیٰ میں پڑھنا ہے۔

عرفات کے احکام:

عرفات اس میدان کا نام ہے جہاں نویں تاریخ کو امام کا خطبہ سنا جاتا ہے۔ جسے عام لوگ حاجیوں کا حج قبول والا میدان کہتے ہیں۔ حج کا خطبہ عرفات میں نہیں بلکہ مسجد نمرہ میں ہوتا ہے۔ پس منیٰ سے نویں تاریخ کو دن چڑھے عرفات کے لئے کوچ کرنا ہے۔ اگر آپ موٹر کار میں سوار ہیں تو ذرا سی دیر میں عرفات پہنچ سکتے ہیں۔

نمرہ میں:

عرفات سے ملی ہوئی ایک وادی کا نام ہے۔ عرفات میں داخل ہونے سے پہلے نمرہ میں اترنا ہے اور زوال کا وقت ہونے کے بعد ظہر اور عصر دونوں ملا کر نمرہ ہی میں ادا کر کے عرفات میں داخل ہونا ہے اس سے پہلے نہیں۔

عرفات کے اعمال:

یہاں امام کا خطبہ سننا ضروری ہے۔ خطبہ کے بعد موقف (ایک مقام) میں آجایئے۔ تو جبل الرحمۃ میں آ بیٹھیے دونوں حالتوں میں عرفات کے قریب ٹھہرنا ضروری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اگر موقف اور جبل الرحمۃ میں جگہ نہ ملے تو عرفات میں جہاں جگہ مل جائے وہاں ٹھہرنا ہے۔ اس کا بھی موقف یا جبل الرحمۃ جتنا ثواب ہے ان شاء اللہ۔

عرفات میں لبیک:

اگر موقف اور جبل الرحمۃ یا عرفات میں قبلہ رو کھڑے دعا پڑھتا رہے تو بہت ثواب ہے۔ دعاؤں کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا بھی ہے جتنی دیر میں سورہ فاتحہ پڑھی جائے۔ عرفات میں پڑھنے کی کئی دعائیں ہیں ان کے ساتھ اگر اور دعائیں بھی کرنا ہو تو بسم اللہ شوق سے کیجئے! عرفات میں سورج ڈوبنے تک دعائیں کرتے رہیے تو آپ کے لئے بہتر ہے۔

مزدلفہ اور وادی محشر:

(۱) عرفات سے غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ کی طرف واپس آجایئے۔

(۲) نماز مغرب عرفات میں ہرگز ادا نہ کیجئے۔

(۳) بلکہ مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء دونوں جمع کر کے پڑھنی ہیں۔

(۴) یہ راستہ اگر دوسروں کی تکلیف کے بغیر تیز روی سے طے ہو تو بہتر ہے ورنہ جیسے چل سکتے ہیں لیکن لبیک والی دعا آواز سے کہتے رہنا ضروری ہے۔ مزدلفہ میں ایک رات قیام رکھنا ہے اگر وہاں قیام نہ کیا گیا تو ایک قربانی دینا ہوگی۔

مشعر الحرم میں:

دوسری صبح کو فجر کی نماز مزدلفہ ہی میں پڑھیئے اور سورج نکلنے سے پہلے آہستگی سے مشعر الحرام نامی پہاڑی پر آجایئے۔ یہ پہاڑی مزدلفہ ہی میں ہے جہاں قبلہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف منہ کر کے دعا کی جائے اور کلمہ! ﴿الله اکبر لا اله الا الله وحده لا شریك له......﴾ بار بار پڑھیے۔ یہاں سے بھی سورج نکلنے سے پہلے روانہ ہو جائیے۔ یہ سفر وادی محشر سے روانگی کا ہوگا اور مسافت تیز رفتاری سے طے کرنا مناسب ہوگی۔

حج کی دعائیں

۳- زید: آپ نے حج کی ایک آدھ دعا ہی بتائی ہے اگر تمام دعائیں اکٹھی لکھوا دیں تو جب میں حج کے لیے جاؤں تو ایک ہی جگہ دیکھ کر یاد کرلوں۔

عمر: تم خوب سمجھے میرا ارادہ بھی یہی تھا پہلے مسئلے سنادوں ان کے بعد دعائیں بیان کروں اچھا سنیے اور لکھتے جائیے۔

پہلی دعا:

احرام باندھنے کے ساتھ ہی آواز سے بار بار یہ دعا پڑھے۔"لبیك اللهم لبیك لبیك لا شریك لك لبیك ان الحمد و النعمة لك و الملك لاشریك لك"۔

ترجمہ: ''میں حاضر ہوں یا اللہ تیرا کوئی شریک نہیں! تو ہی تعریف کے لائق ہے تو ہی داتا اور اپنی بادشاہی میں لاشریک ہے۔''

دوسری دعا:

اگر عمرہ کا احرام ہو تو ایک دفعہ کافی ہے۔ مگر اس سے پہلے اوپر والی دعا بھی ہے۔

"اللهم لبیك بالعمرة" (یا اللہ میں حج میں عمرہ کا قصد رکھتا ہوں)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری دعا:

اگر عمرہ اور حج دونوں کا احرام ہے تو ایک مرتبہ کافی ہے! " اللھم لبیك بالعمرة و الحج" (یا اللہ میں عمرہ اور حج دونوں کا قصد کرتا ہوں)

چوتھی دعا:

خانہ کعبہ کو دور سے دیکھ کر ایک سے زائد مرتبہ پڑھے!

"اللھم زد ھذا البیت تشریفا وتعظیما وتکریما ومھابة وزد من شرفه و کرمه ممن حجه او اعتمره تکریما و تشریفا و تعظیما"

"یا اللہ! اپنے گھر کی عزت و تعظیم اور دبدبہ اور زیادہ کر، اور جو شخص اس گھر کی عزت و تعظیم اور دبدبہ عمرہ یا حج کرنے سے بڑھائے اسے بھی خوبیاں عنایت فرما۔"

پانچویں دعا:

یہ دعا طواف میں حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان پڑھے! "ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار" (اے ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت دونوں جہان میں عزت عطا فرما اور دوزخ سے بچا)

چھٹی دعا:

حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان! "اللھم قنعنی بمارزقتنی وبارك لی فیه واخلف علی کل غائبة لی بخیر" (یا اللہ! مجھے جتنا رزق عنایت ہو اس پر صبر کی توفیق عطا فرما اور ضرورت کی جو چیزیں میں حاصل نہ کرسکوں۔ میرے لیے ان میں آسانی فرما)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتوں طواف پورے کرنے کے بعد مقام ابراہیم کی طرف بڑھنا ہے اور اس موقع پر آیت ﴿واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى﴾ (سورة البقره۔۱۲۵) پڑھتا ہوا آگے بڑھے۔

ساتویں دعا:

بیت اللہ سے باہر دو پہاڑیاں صفا و مروہ نام کی ہیں۔ان کی سعی کی جاتی ہے۔سعی نام ہے ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی تک آنا۔اس سعی میں سات چکر ہیں۔تو باب الصفا سے نکلتا ہوا سیدھا صفا پہاڑی پر یہ آیت پڑھتا ہوا جائے! "ان الصفا و المروة من شعائر الله" (صفا اور مروہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں)۔

آٹھویں دعا:

یہ چھٹی دعا کے اخیر سے ملا کر پڑھے! "لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير"[1] (اللہ وحدہ لا شریک کے سوا کوئی معبود نہیں۔اسی کی بادشاہت ہے اسی کے لئے تعریف کرنا سزاوار ہے اور وہی ہر شے پر قادر ہے)

نویں دعا:

سعی میں صفا اور مروہ کے درمیان یہ دعا ہے! "رب اغفر وارحم انك انت الاعز والكرام" (یا اللہ مجھے بخش دے اور رحم فرما۔تو ہی صاحب جلال اور صاحب عزت و توقیر ہے)

(۱) (مسلم، کتاب الحج : باب حجة النبی ﷺ، ح ۱۲۱۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دسویں دعا:

اور صفا پر سے کعبہ کی طرف دیکھتا ہوا یہ دعا پڑھے! "لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحي ويميت وهو على كل شيء قدير لا اله الا الله وحده وانجز وعده ونصرعبده وهزم الاحزاب وحده" (اللہ وحدہ لا شریک کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی بادشاہت ہے۔ زندگی اور موت کا وہی مختار ہے اسے ہر شے پر اختیار ہے۔ جس رب کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے اپنا[1] وعدہ پورا کیا اپنے بندے[2] کو فتح دی اور کفار کی جماعتوں[3] کو اکیلے ہی ناکام لوٹایا۔

گیارھویں دعا:

صفا اور مروہ کے درمیانی حصہ میں یہ دعا پڑھنا ہے! "رب اغفر وارحم انك انت انك الاعزو الاكرام" (یا اللہ معاف فرما اور مجھ پر رحم کرنا۔ یا اللہ تو بڑا جلالی اور عزت والا ہے)

بارھویں دعا:

دوبارہ احرام کی دعا جو آٹھویں ذوالحجہ کو باندھا ہے! "اللهم لبيك بحجة" (یا اللہ میں حج کے لئے حاضر ہوں) کے بعد! "لبيك اللهم لبيك لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك" (یا اللہ

---

(۱) اللہ تعالیٰ نے ہجرت کے بعد رسول اللہ ﷺ سے فتح مکہ کا وعدہ فرمایا تھا۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے محمد ﷺ کو اہل مکہ پر فتح دی۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے غزوہ خندق میں کفار کے لشکروں کو مدینہ سے ناکام لوٹایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں حاضر ہوں اے پروردگار تیرا کوئی شریک نہیں۔ تو ہر قسم کی تعریف کے لائق ہے، تو داتا ہے، تیری ہی بادشاہت ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں) یہ دعا بار بار بلند آواز سے پڑھتا رہے)

تیرھویں دعا:

عرفات کی دعا جس میں قبلہ کی طرف منہ رکھنا بھی ثواب ہے!

" لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمدوهو على كل شيء قدير اللهم اجعل فى قلبى نورا وفى سمعى نورا وفى بصرى نورا اللهم اشرح لى صدرى ويسرلى امرى واعوذبك من وساوس الصدر و شتات الامر و فتنة القبر اللهم انى اعوذبك من شر ما يلج فى النهار وشر ماتهب به الرياح"۔

ترجمہ: ''اللہ واحد لا شریک کی سدا بادشاہت ہے تعریف کا مستحق ہے ہر شے پر قادر ہے۔ یا اللہ میرے دل، کان اور آنکھ ہر ایک شے کو نور سے روشن فرما۔ یا اللہ دین میں سمجھ کے لئے میرا ذہن کھول دے اور میری مشکل آسان فرما دل کے وسوسے، غریبی اور قبر کے فتنے سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ انقلابات کے فتنوں سے تیری امان چاہتا ہوں اور شور وشر کی تند آندھیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

چودھویں دعا:

یہ میدان عرفات میں پڑھنے کی عام دعا ہے!" لبيك اللهم لبيك لبيك لا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك“

(حاضر ہوا میں اے پروردگار تیرا کوئی شریک نہیں تمام تعریف کا تو ہی اہل ہے، تو ہی داتا ہے، تو اپنے کسی شریک کے بغیر تمام جہان کا بادشاہ ہے)

یہاں کے لیے چھوٹی لبیک یہ ہے!” لبيك! اللهم لك لبيك وسعديك والخير في يديك! لبيك والرغباء اليك والعمل“(مشکوۃ) (یااللہ میں حاضر ہوں تو سراپا خیر و برکت ہے تیری ہی طرف لوٹنا ہے اور تیرے ہی حضور ہمارے اعمال پیش ہوتے ہیں)

پندرھویں دعا:

میدان عرفات کی ایک دعا یہ بھی ہے جو مشکوۃ باب الوقوف بعرفۃ کی دوسری فصل میں ہے(۲) ”الله اكبر ولله الحمد والله اكبر ولله الحمد الله اكبر ولله الحمد ولا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد اللهم اهدني ونقني بالتقوى واغفرلي في الاخرة والاولى“۔

(بڑائی صرف اللہ کے لئے ہے صرف اسی کے لئے تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ واحد لاشریک کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے، وہی تعریف کے لائق ہے۔ یا اللہ مجھے ہدایت دے اور میرے گناہوں کوتقویٰ کے پانی سے صاف کردے یا اللہ دنیا اور عاقبت دونوں جہانوں میں میرے گناہ معاف فرما)

(۱) (لم اجده فيه) (کاشف)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سولھویں دعا:

عرفات سے واپسی پر مزدلفہ آنے کی دعا یہ ہے!"اللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك له" (بڑائی صرف اسی ذات باری تعالیٰ کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں)

جمرہ میں ہر کنکری کے ساتھ صرف اللہ اکبر کہنا ہے۔

عمر: دیکھو زید! یہ دعائیں وقت پر یاد نہ ہوں گی۔ جس سال حج کی تمہاری نیت ہو روزانہ کی تلاوت کے ساتھ ان کا ورد بھی شروع کر دو۔ پھر دیکھو اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ان کے یاد ہونے میں تمہارا سینہ کس طرح کھل جاتا ہے۔

ضروری اظہار:

راقم مولف نے حج کا یہ حصہ حاجی محمد اسحاق حنیف امرتسری کو دکھا لیا ہے۔ حج کے مسائل پر ان کے عملی طریقے سے آگاہ ہونے کی وجہ سے ممدوح نے جابجا سرخ نشان سے کہیں اضافہ کیا اور کہیں اصلاح کی! ان کا حج میرے اس کام بھی آ ہی گیا!

اور ہدی قربانی کے مسائل

۴- زید: قربانی کے مسائل رہ گئے ہیں جن میں ہدی بھی ہے۔ براہ عنایت قربانی اور ہدی کا فرق بھی سمجھا ہی دیجئے۔

عمر: قربانی اور ہدی میں فرق دریافت کرنا تمارا یہ سوال کرنا مجھے بہت پسند ہے۔ مسئلوں میں تحقیق کرنے سے شوق بڑھتا ہی ہے۔ جزاک اللہ! اے زید! اب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

غور سے سنو ویسے تو ہدی بھی قربانی ہی ہے مگر ہدی اس مویشی کا نام ہے جسے حاجی اپنے ہمراہ لے جائے۔ اور جو جانور وہ منیٰ یا مکہ معظمہ سے خرید کرے وہ ہدی نہیں قربانی ہے۔ ہدی کا معاملہ ہے بھی مشکل۔ راستے بھر اس کی خاطر داری کرتے رہیے۔ اونٹ ہو تو اس پر سواری نہ کریں۔ بیمار پڑ جائے تو اسے خود ذبح کیجئے نہ دوسرے کے ہاتھ سے ذبح ہونے میں آپ کا مشورہ ہو اور نہ اس کا گوشت کھائیے۔ بلکہ اسے چھوڑ کر اپنا سفر جاری رکھئے۔ اب ہدی جانے اور اس کا حال! ایسی ہدی ان جانے لوگ ذبح کر سکتے ہیں اور اس کا گوشت بھی کھا سکتے ہیں مگر مالک نہیں کھا سکتا۔ ہدی آپ کے قافلہ کے ہمراہ چلے گی۔ امتیاز کے لئے اگر وہ گائے ہے تو اس کے گلے میں کسی قسم کے چمڑے کا ٹکڑا بطور قلادہ لٹکا دیجئے۔ اونٹ ہے تو اس کی کوہان کی دائیں طرف نیچے کی طرف دانت یا چھری کا ایسا کونچا لگائیں جس سے خون بہ نکلے مگر خون پونچھئے نہیں یہ بطور نشان کے رہے گا!

اور قربانی عام ہے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا یہ قربانی اگر منیٰ میں خرید یئے تو آسان ہے۔

۵-زید: قرآن مجید میں جو آیت! "فان احصرتم فما استیسر من الهدی" (سورۃ البقرہ-۱۹۶) آتی ہے تو احصرتم کے کیا معنی ہوئے اور ہدی کیا ہوئی؟

عمر: جو قرآن مجید میں " فان احصرتم فما استیسر من الهدی" (البقرہ-۱۹۶) فرمایا تو اس کا مطلب ہے کہ اگر احرام حج باندھنے کے بعد کسی وجہ سے مکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معظّمہ کا سفر کرنا محال ہو جائے، مثلاً!

(۱) بیماری، آندھی، بارش یا اس ملک میں جنگ چھڑ جانے سے!! تب؟

(۲) اگر ہدی ہمراہ ہے تو اسے ذبح کر کے احرام کھول دیجئے۔

(۳) اور اگر ہدی ہمراہ نہیں تب احرام ترک کرنے پر ایک قربانی واجب ہوگی۔

(۴) اور اگر سکون اور صحت کے بعد جانور وہیں دستیاب ہو سکے تو بہتر ہے۔ ورنہ جہاں امن اور مویشی دونوں میسر ہوں وہاں اس بار سے سبکدوش ہو جایئے۔ قربانی کے جانور میں عید کے جانور جیسی صفتیں لازم ہیں۔

احصار کے اثر سے گھر لوٹ آنے یا نہ آنے دونوں حالتوں میں یہ حج واجب کی صورت میں سر پر رہے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ پہلے ایک مرتبہ یا ایک سے زیادہ مرتبہ حج کر لیا ہے۔ مگر یہ احصار اس ایک یا زیادہ کے بعد پیش آیا ہے۔ تو اب اس احصار نے یہ حج آپ پر واجب کر دیا ہے۔ خواہ اسی میں کہیں مقیم رہیے یا پاکستان لوٹ آیئے۔

حج کے مسائل ختم ہوئے۔

نکاح کے مسائل

۱- زید: شریعت کے مسئلوں میں نکاح اور طلاق کے مسائل بھی تو ضروری ہیں۔ ان کی مناسب باتیں سمجھا دیجئے۔

عمر: اے زید! تمہارا مفتی بننے کا ارادہ تو نہیں۔ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے مسئلے بیان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہو گئے ہیں یہی بہت ہیں۔

۲- زید: مولانا صاحب! موجودہ مدرسوں میں دینیات کی کتابوں میں شریعت کے مسئلوں کی دو چار باتیں ہوتی ہیں ہم شرع محمدی کی پہلی پہلی باتیں بھی نہ جان کر اوپر کی جماعتوں میں پہنچے تو ہماری تعلیم ہی کیا ہوئی۔

عمر: اچھا صاحب سنیے! منگنی جسے ہم کڑمائی کہتے ہیں اور نکاح دونوں میں لڑکی کا ولی شریک ہوگا جو اس کا باپ ہوگا اور اگر باپ نہیں تو دادا ولی ہوگا۔ ولی خود یا کسی عورت کے ذریعے لڑکی سے پوچھ لے اگر لڑکی راضی ہے تو منگنی اور نکاح درست ہے نہیں تو غلط!

نکاح کے وقت مہر بھی ہوگا۔ روپیہ، زیور، زمین، جوڑا کچھ سہی جس پر ولی راضی ہو جائے۔ اگر مال نہیں تو لڑکی کی تعلیم کی ذمہ داری بھی مہر ہی ہے۔ تعلیم خواہ قرآن مجید کی کوئی سورت ہو یا کوئی اور دینی تعلیم ہو۔ یہ بھی مہر ہی ہے۔ مال کی صورت میں نکاح سے پہلے یا اس کے بعد جس بات پر ولی راضی ہو مہر ادا کرنا ہے اور تعلیم تو نکاح کے بعد ہی ہوگی۔

عدت کے مسائل

اس بارے میں عدت کے مسائل جاننا بھی ضروری ہیں۔ عدت وہ دن ہیں جو عورت کو طلاق ملنے یا خاوند کی وفات کے بعد اپنا دوسرا نکاح کرنے سے پہلے ضروری گزارنے ہیں۔ خاوند فوت ہو گیا ہے تو عدت چار مہینے دس دن ہے اور اگر خاوند نے طلاق دی ہے تو عدت تین مہینے ہے۔ تیسری قسم طلاق خلع ہے جس میں عورت خاوند کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ مال دے کر اس سے علیحدگی اختیار کرے۔ اس طلاق کی عدت ایک مہینہ ہے۔

طلاق کے مسائل

طلاق کی بہت سی قسمیں ہیں مگر عام قسمیں یہ ہیں۔

(۱) رجعی طلاق:

خاوند نے ایک یا کئی ایک ہی مجلس میں طلاقیں کہہ دیں مگر تین مہینے کے اندر اندر پھر رضا مند ہو گیا کوئی حرج نہیں۔

خاوند پھر کبھی ناراض ہو گیا اور ایک ہی مجلس میں بیوی سے اس نے کہا، جا میں نے طلاق دی یا میں نے تجھے اتنی طلاقیں دیں تو یہ بھی ایک ہی طلاق ہو گی۔ اس کے بعد بھی خاوند تین مہینے میں بیوی سے صلح کر سکتا ہے۔ ان دونوں حالتوں میں پھر سے نکاح نہ پڑھانا چاہیئے وہ پہلا نکاح ہی اب تک کافی ہے۔

اگر تیسری مرتبہ پھر مرد نے یہی کیا اور اس پر تین مہینے گزر گئے اب دونوں میں صلح نہیں ہو سکتی دونوں اپنی اپنی راہ دیکھیں۔

(۲) طلاق قطعی:

عربی میں اسے بتہ کہا جاتا ہے۔ اس میں سخت سے سخت الفاظ ہوں گے یہ طلاق ایک مرتبہ کہنے کے بعد دونوں میں جدائی ہو جائے گی۔

۲- زید: بیوی بھی اپنے خاوند سے طلاق حاصل کر سکتی ہے؟

عمر: ان حالتوں میں اس کو طلاق لے ہی لینا چاہیئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) خاوند کنگال ہو (۲) نکھٹو ہو (۳) سدا بیمار رہے (۴) دین دار ہو مگر بیوی کو اچھا نہ لگے۔

۳- زید: اور کون کون سی عورتوں سے نکاح نہ کرنا چاہیے؟

عمر: ان رشتہ دار عورتوں سے کسی حالت میں نکاح نہ کرنا چاہئے "ماں، حقیقی اور سوتیلی بہن، خالہ، پھوپھی، بھانجی اور بھتیجی" سے۔

اہل حدیث کے نزدیک بیوی کی سوتیلی ماں سے نکاح اس لئے جائز ہے کہ اس عورت کو نہ تو اس نے جنا اور نہ دودھ پلایا۔

بیوی کو دودھ پلانے والی اور دودھ پلانے والی کی بیٹی سے بھی نکاح جائز نہیں۔ جو رشتہ دار عورتیں اپنی حقیقی ماں کی وجہ سے حرام ہیں وہی رشتہ دار عورتیں اپنی دودھ پلائی کی طرف سے بھی حرام ہیں۔ اور جو عورتیں اپنے حقیقی باپ کی رشتہ داری کی وجہ سے حرام ہیں وہی عورتیں اپنے دودھ پلانے والی کے خاوند کی وجہ سے بھی حرام ہیں۔

نکاح اور طلاق کے مسئلے ختم ہوئے

میت اور جنازہ کے مسائل

۱- زید: انسان کا آخری حق باقی رہ گیا اس کی وفات کے قریب اور کفن دفن اور جنازہ کے مسئلے بیان فرما دیجئے۔

عمر: بے شک ہم پر یہ اس کا آخری حق ہے۔

اس وقت میت کے قریبی رشتہ داروں کو یہ دعا پڑھنی چاہیئے! "انا للہ وانا الیه راجعون اللهم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منه"[1] مرد کے

(۱) مسلم، کتاب الجنائز: باب مایقال عندالمصیبة، ح ۹۱۸۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے منہ اور عورت کے لئے منہا پڑھو۔

رسول اللہ ﷺ مشہور صحابی حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ کی نزع کے وقت ان کے ہاں تشریف لائے تو وارثوں کو ان باتوں کی ہدایت فرما کر واپس ہوئے۔

(۱) مجھے بروقت جنازہ جانے کی خبر کی جائے

(۲) جنازہ لے جانے کے لئے جلدی کی جائے

(۳) مردہ گھر میں پڑا رہنا اچھا نہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ''لاش کا گھر والوں کے سامنے پڑا رہنا اچھا نہیں'' (۱)

میت پر حلقہ بنا کر یہ کام کرنے منع ہیں:

میت کے گرد حلقہ بنا کر مندرجہ ذیل کام کرنا حرام ہیں۔ بین کرنا، بال نوچنا، سینہ، چہرہ یا بدن کا کوئی حصہ پیٹنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایسے کام کرے وہ ہماری امت میں نہیں۔ (۲) یہ سب کام ویسے بھی حرام ہیں

میت کو وہ شخص غسل دے جو امانت دار ہے۔

میاں بیوی دونوں ایک دوسرے کو غسل دے سکتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی میت کو غسل دیا۔ (۳) جاہلوں نے یہ بات بنا رکھی ہے کہ کسی ایک کی موت پر نکاح ٹوٹ جاتا ہے جس سے دونوں ایک دوسرے کے لئے نامحرم ہو جاتے ہیں۔ کیا یہ لوگ دین کو حضرت

---

(۱) (ابو داؤد، کتاب الجنائز:باب تعجیل الجنازة و کراهية حبسها، ح ۳۱۵۹)

(۲) (بخاری، کتاب الجنائز :باب لیس منا من ضرب الخدود، ح ۱۲۹۷،۱۲۹۶ ۔ مسلم ،کتاب الایمان :باب تحریم ضرب الخدود ...... ح ۱۰۴،۱۰۳)

(۳) طبقات ابن سعد (۲۸/۸) البداية والنهاية (۳۳۳/۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ سمجھتے تھے۔

میت کے بدن پر پانی کتنی مرتبہ ڈالا جائے:

جن حصوں پر غلاظت کا شک ہو پہلے انہیں دھولیا جائے۔اب--------!

پہلے نماز کی طرح کا وضو کریا جائے اور اس کے بعد پہلے میت کے سر پر پانی ڈالا جائے پھر دائیں حصہ پر قدموں تک پانی ڈالا جائے پھر بائیں طرف قدموں تک پانی ڈالا جائے۔ یہ عمل دو مرتبہ سے لے کر سات مرتبہ تک کیا جا سکتا ہے جیسی ضرورت ہو۔

عورت کے سر کے بال:

یہ بال کھول کر دھوئے جائیں اور غسل کے بعد مینڈھی گوندھ کر پیٹھ کی طرف کر دی جائیں۔ (۱)

اگر چاہیں تو میت کے بدن پر کی قمیض یا کرتہ نہ اتاریں مگر بدن دھونا بہت ضروری ہے۔ (۲)

غسل دینے والے میت کو نہلانے کے بعد میت کے جسم کے عیب نہ بتائیں اور خوبیاں ضرور سنائیں۔ (۳)

غسل کا پانی گرم ہو، اس میں بیریؒ کے پتے ہوں۔ آخری مرتبہ پانی میں مشک کافور حل کیا ہو۔ (۴)

---

(۱) (بحاری، کتاب الجنائز :باب یلقی شعر المرأة خلفها، ح ۱۲۶۳۔
مسلم، کتاب الجنائز: باب فی غسل المیت، ح ۳۱٤۱)

(۲) (ابوداود، کتاب الجنائز :باب فی ستر المیت عند غسله، ح ۳۱٤۱)

(۳) (مستدرك حاکم، ۱/۳۵٤)

(٤) (بحاری، کتاب الجنائز: باب یلقی شعر المرأة خلفها، ح ۱۲۶۱،۱۲۶۳۔ المسلم،
کتاب الجنائز: باب فی غسل المیت، ح ۹۳۹۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بیری کے پتے میسر نہ ہوں تو صابن سہی۔ کافور نہ ملے تو کوئی اور خوشبو سہی۔

غسل دینے والوں پر نہانا واجب نہیں۔ میت ناپاک تو نہیں ہوتی۔

محرم کی میت:

(محرم وہ شخص ہوتا ہے جس نے حج یا عمرہ کا احرام باندھ لیا ہے) اسے غسل دیا جائے مگر کفن نہ پہنایا جائے۔ احرام ہی اس کا کفن ہے۔ اس کا چہرہ اور سر دونوں نہ ڈھانکے جائیں۔ اس کے بدن یا احرام سے کسی قسم کی خوشبو نہ لگائی جائے وہ اللہ کے سامنے حالت احرام میں پیش ہوگا۔(۱)

کفن کے مسائل

کپڑا قیمتی نہ ہو:

رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی بی بی زینب رضی اللہ عنہا کے کفن کے لئے اپنا تہہ بند عنایت فرمایا(۲) جس سے ثابت ہوا کہ استعمالی کپڑا بھی کفن کے لئے جائز ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے وصیت میں اپنے اوڑھنے کی چادر کو بطور کفن استعمال کرنے کا حکم فرمایا(۳)۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے نزع کے قریب اپنا ایک پرانا جبہ

---

(۱) (بخاری، کتاب الجنائز :باب کیف یکفن للمحرم، ح ۱۲٦۷۔مسلم، کتاب الحج:باب مایفعل بالمحرم اذامات، ح ۱۲۰٦)

(۲) البخاری، کتاب الجنائز: باب کیف الاشعار للمیت، ح ۱۲٦۱۔ مسلم، کتاب الجنائز: باب فی غسل المیت، ح ۹۳۹۔

(۳) (بخاری، کتاب الجنائز :باب موت یوم الاثنین، ح ۱۳۸۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکلوا کر فرمایا! میں یہی جبہ پہن کر جنگ بدر میں قریش سے لڑا۔ آج میرا کفن اسی جبہ کو رکھنا(۱)۔

کفن میں ایک چادر سے لے کر تین تک ہوں اس سے زیادہ نہ ہوں۔ ان کا طول اور عرض جس قدر میت کے لئے کافی ہو۔ کفن میں سلا ہوا کپڑا جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کے کفن میں اپنا جبہ عنایت فرمایا۔ جبہ جیسے اوورکوٹ کفن کو تین مرتبہ خوشبو میں بسالیا جائے۔ میت کی پیشانی میں سجدہ کی جگہ پر کافور یا کستوری ملنا چاہئے۔

عورت کا کفن:

رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاجزادی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے کفن کے لئے یہ کپڑے عنایت فرمائے ، اپنا تہہ بند، ایک کرتہ، مرحومہ کی اوڑھنی، ایک اور چادر، اس چادر کے بعد ایک اور کپڑا۔(۲)

جنازہ لے جانے کی رفتار:

رفتار مدھم نہ ہو، اگر بارش، سخت دھوپ یا سردی کی شدت ہے تو میت سمیت سب لوگ سواری پر جا سکتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ایک صحابی حضرت ابن دحداح رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے ہمراہ ادھر سے پیدل اور واپسی میں سواری پر تشریف لائے (۳)۔

مصنف:

ہر مسئلہ پر عمل کے لئے فخر اور بڑائی منع ہے ضرورت کے لئے ایسا عمل کرنے میں

(۱) (کتاب الجنائز للمبارك فوری بحوالہ تذکرہ الحفاظ جلد اول صفحہ ۱۹)۔
(۲) (ابو داؤد، کتاب الجنائز :باب فی کفن المرأة ، ح ۳۱۵۷ وسندہ ضعیف)
(۳) (مسلم، کتاب الجنائز:باب رکوب المصلی علی الجنازة اذا انصرف ، ح ۹٦٥)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی حرج نہیں۔

جنازہ کے ہمراہ واپسی تک آگ نہ ہونی چاہئے سگریٹ میں بھی آگ ہوتی ہے یہ بھی آتے جاتے نہ پئیں۔ بلکہ سگریٹ تو ویسے بھی نہ پینا چاہیے۔

جنازہ دیکھ کر میت کی عزت کے لئے کھڑا ہو جانا اچھا ہے[۱]۔

عورتوں کا جنازے کے ہمراہ جانا منع ہے۔

جنازہ پڑھنے کے لیے وضو:

یہ مسئلہ نماز کے وضو کی مانند ہے، اس کے لئے تیمّم کا معاملہ غلط ہے۔ عذر ہو تو جائز ہے۔

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا اور میت اندر لے جانا جائز ہے:

ان حضرات کا جنازہ، ان کی میت مسجد نبویؐ میں لے جا کر پڑھا گیا:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت سہیل اور ان کے بھائی کا جنازہ مسجد میں پڑھا[۲]

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں پڑھایا گیا۔[۳] حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں پڑھایا گیا۔[۴] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا جنازہ بھی مسجد میں پڑھا گیا[۵]۔

نماز جنازہ ان وقتوں میں نہ پڑھی جائے:

(۱) (بخاری، کتاب الجنائز :باب القیام للجنازۃ ، ح ۱۳۰۷۔ مسلم ،کتاب الجنائز: باب القیام للجنازۃ، ح ۹۵۸)۔

(۲) (مسلم ،کتاب الجنائز:باب الصلاۃ علی الجنازۃ فی المسجد ، ح ۹۷۳)۔

(۳) (تلخیض الحبیر ۲/۱۲۶)

(٤) (موطاامام مالك (۱/۲۳۰) ،کتاب الجنائز :باب الصلاۃ علی الجنائز فی المسجد، ح ۲۳)۔

(٥) (مسلم ،کتاب الجنائز :باب علی الصلاۃ علی الجنازۃ فی المسجد، ح ۹۷۳)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب سورج نکل رہا ہو۔ جب سورج ڈوب رہا ہواور جب سورج عین سر پر ہو(زوال میں)۔

میت کا پلنگ بار بار زمین پر رکھنا منع ہے:

میت کا پلنگ اٹھانے کے بعد صرف جنازہ کے لئے زمین پر رکھا جائے (بخاری اور مسلم) یہ رسم عام ہوگئی ہے۔ کہ قبرستان لے جانے سے پہلے یہاں اور وہاں رکھ کر میت کا چہرہ دیکھا جاتا ہے۔

ایک سے زیادہ میتوں کا جنازہ:

مردوں، عورتوں اور بچوں سب کا ملا جلا جنازہ بیک وقت ایک ساتھ پڑھنا جائز ہے۔

ام کلثوم زوجہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور زید بن عمر بن خطاب رضی اللہ دونوں کا جنازہ ایک ساتھ پڑھا گیا۔[1]

جنین پر نماز جنازہ:

جو بچہ مردہ پیدا ہو اس پر نماز جنازہ نہیں ہے۔ جو بچہ پیدا ہونے کے ساتھ ذرا یا زیادہ آواز دے اس پر نماز جنازہ لازم ہے۔ نیم مردہ کی دعا اس کے ماں باپ کے لئے ہوگی۔

نماز جنازہ کا طریقہ:

---

(۱) (نسائی، کتاب الجنائز :باب احتماع جنائز الرجال والنساء، ح ۱۹۷۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفیں طاق ہوں تین ہوں یا پانچ ہوں یا سات ہوں۔ مرد اور لڑکے کی میت پر امام اس کی گردن کے سامنے اور عورت یا لڑکی کی میت پر امام اس کی کمر کے سامنے درمیان میں کھڑا ہو۔

امام تکبیر کہے اور مقتدی بھی تکبیر کہیں۔ پھر سورۃ الحمد اور اس کے بعد کوئی اور سورت بھی ہو۔ سورہ کے بعد تکبیر ہو، اس میں امام و مقتدی دونوں ہاتھ اٹھائیں اور باقی تکبیروں کے ساتھ بھی ہاتھ اٹھا کر پھر باندھ لیں۔ تکبیریں چار سے لے کر سات تک ہیں۔ دوسری اور تیسری تکبیر کے درمیان درود شریف پڑھا جائے۔ تیسری اور چوتھی تکبیر کے درمیان دعا پڑھی جائے۔ یہ دو دعائیں ہیں۔

(۱) "اللهم اغفرله وارحمه وعافه واعف عنه واكرم نزله ووسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطايا كما ينقى الثوب الابيض من الدنس وابدله دارا خيرا من داره واهلا خيرا من اهله وقه من فتنة القبر وعذاب النار۔"(۱)

(یا اللہ! اس پر بخشش، رحمت اور عفو درگزر فرما۔ اس کا رہنا عزت سے ہو، گھر فراغ ہو۔ ٹھنڈے پانی، اولوں اور برف سے اسے دھو ڈال۔ اسے گناہوں سے ایسے صاف فرما جیسے سفید کپڑا میل سے صاف ہوتا ہے۔ یہاں کے گھر بار سے وہاں کا گھر بار بہتر عنایت فرما اور اسے عذاب قبر اور دوزخ سے بچا)۔

(۲) "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا

(۱) (مسلم، كتاب الجنائز: باب الدعاء للميت في الصلاة، ح ۹٦۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَ ذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ"۔ (١)

(اے اللہ! بخش دے ہمارے زندوں اور مردوں کو اور حاضر اور غائب، چھوٹے اور بڑے، مرد اور عورت سب کو۔ اے اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے اسلام ہی پر زندہ رکھ اور جس کو ہم میں سے موت دے تو اس کو ایمان پر ہی موت دے۔)

اگر میت بچہ کی ہو تو یہ دعا پڑھے:

" اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّ وَاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَمُشَفَّعًا"۔

ترجمہ: (اے اللہ اس کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنا اور اسے ہمارے لئے اجر و ذخیرہ کر اور اس کو ہمارا شفاعت کرنے والا اور جس کی شفاعت قبول ہو ویسا بنا۔)

اگر میت لڑکی ہو تو تینوں جگہ "اجعلها، شافعة و مشفعة" پڑھنا چاہئے۔

اس نماز میں امام اگر آواز سے سورہ الحمد اور دوسری سورہ پڑھے تو زیادہ ثواب ہے۔ الحمد تو مقتدی ساتھ ساتھ پڑھیں مگر سورہ صرف سنتے جائیں اور خود نہ پڑھیں۔ جس مقتدی کو دعائیں یاد نہ ہوں وہ امام کے ہر جملہ کے ساتھ آمین کہتا رہے۔ نماز جنازہ دوسری نمازوں کے مطابق" اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" کے ساتھ ختم ہوتی ہے۔ دائیں اور بائیں طرف اسی طرح عمل کیا جائے۔ سلام کے بعد کی دعا کوئی

(١) (ابو داود، کتاب الجنائز: باب الدعاء للمیت، ح ٣٢٠١)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔

پھانسی شدہ کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

خودکشی اور قومی خیانت کرنے والے پر نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔(۱)

قبر کے مسائل

زنانہ میت کو اس کا شوہر بھی قبر میں اتار سکتا ہے اور نامحرم مرد بھی اتار سکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی رقیہ رضی اللہ عنہا کی میت حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے قبر میں اتاری یہ بی بی کے رشتہ دار نہ تھے(۲)۔

وبا اور جنگ کی میتیں ایک سے زیادہ ایک قبر میں رکھی جا سکتی ہیں۔ ان میں جو شخص اتباع سنت میں بہتر ہو اس کی لاش قبلہ کی طرف رکھی جائے(۳)۔

غیر محرم مرد اور عورت ایک قبر میں نہ رکھے جائیں۔ آسامی میں بغلی اور صندوق دونوں یکساں ہیں۔ صندوق قبر کے درمیان میں نالی ہے۔ قبر ذرا گہری کھودی جانی چاہئے۔ آسامی کھلی ہو۔ رات میں میت لے جانا اور دفن کرنا دونوں جائز ہیں۔

قبر اور آسامی اور تربت میں ان چیزوں کا استعمال حرام ہے:

اینٹ، چونا، سیمنٹ، پختہ آسامی، چاردیواری اور گنبد وغیرہ بنانا سب حرام ہیں۔

قبر پر جائز امور:

(۱) قبر کے اوپر (تربت) پر پانی کا چھڑکاؤ کرنا جائز ہے۔

(۲) کنکریاں بچھانا جائز ہے۔

(۳) قبر کے مشرق کی طرف کھڑے ہو کر ان شخصوں کا نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے جو

(۱) مسلم، كتاب الجنائز :باب ترك الصلاة على القاتل نفسه، ح ۹۷۸۔

(۲) بخاري، كتاب الجنائز :باب من يدخل قبر المرأة، ح ۱۳۴۲۔

(۳) بخاري، كتاب الجنائز :باب من يقدم في اللحد، ح ۱۳۴۷۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنازے میں شریک نہیں ہو سکے۔

قبر میں میت اتارتے وقت دعا " بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ" پڑھی جائے[1]۔

آسامی میں پہلے میت کے پاؤں رکھیے[2]۔

آسامی پختہ اینٹوں سے بند نہ کی جائے۔

قبر بھرتے ہوئے تین لپ مٹی سرہانے کی طرف سے پھینکی جائے[3]۔

تربت (قبر کی اونچائی) زیادہ بلند نہ ہو[4]۔

قبر کے سرہانے پتھر بطور نشان رکھنا جائز ہے[5]۔

اور قبر پر بیٹھنا یا قبر سے ٹیک لگانا منع ہے[6]۔

دفن کے بعد کی دعا:

(۱) قبر پوری طرح تیار ہو جائے تب اس کے اردگرد کھڑے ہو کر دعا پڑھے!

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَ وَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَ اغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَ الثَّلْجِ وَ الْبَرَدِ وَ نَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَ اَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَ اَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهِ وَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ النَّارِ"۔

(یا اللہ! اس پر بخشش، رحمت، عفو درگزر فرما۔ اس کا رہنا عزت سے ہو۔ ٹھنڈے

---

(۱) ابو داود ، كتاب الجنائز:باب في الدعاء للميت اذا وضع في قبره، ح ۳۲۱۲۔
(۲) (ابو داود، كتاب الجنائز:باب في الميت يدخل من قبل رجليه، ح ۳۲۱۱)
(۳) (ابن ماجه، كتاب الجنائز: ماجاء في حثو التراب في القبر، ح ۱۵٦۵)
(٤) (مسلم،كتاب الجنائز :باب الامر بستوية القبر، ح ۱۵٦۵)
(۵) (ابن ماجه، كتاب الجنائز:باب ماجاء في العلامة في القبر، ح ۱۵٦۱)
(٦) (مسلم، كتاب الجنائز :باب النهي عن الجلوس على القبر ، ح ۹۷۰-۹۷۲)

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی اولے اور برف سے دھوڈال۔اسے گناہ سے پاک کردے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف ہو جاتا ہے۔یہاں کے گھربار سے وہاں کا گھربار بہتر عنایت اور عذاب قبر اور دوزخ سے بچا!)

(۱) اس دعا کے بعد مل کر یا بیٹھ کر کوئی دعا پڑھنا درست ہے۔

(۳) فاتحہ خوانی کی رسم بدعت ہے۔

(۴) تعزیت کے لئے ایک مرتبہ جانا چاہیئے۔اس بارے میں حدیث " لَاتَعْزِيَةَ اِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً "[۱] (تعزیت صرف ایک ہی دفعہ ہے)

(۵) وارثوں کو یہ دعا پڑھنی چاہیے!"اَللّٰهُمَّ أُجُرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ وَاَخْلِفُ لِىْ خَيْرًا مِّنْهَا"[۲] (اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور بدلے میں مجھے اس سے زیادہ بہتر دے۔)یہ بار بار پڑھتے رہنا چاہیے۔

(۶) تیجا، ساتواں، چالیسواں، برسی جاہلوں کے رسوم اور گناہ ہیں۔

۷-قبرستان میں جائے تو یہ دعا پڑھے!"اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ "[۳]

(۸) قبرستان میں دعا کے لئے جانا مستحب ہے مگر اس کے لئے خاص وقت اور دن نہ ہونا چاہیئے۔

جنازہ اور میت کے مسائل ختم

---

(۱) نیل الاوطار از کتاب الجنائز مولانا عبدالرحمن صاحب مبارکپوری-

(۲) (مسلم' کتاب الجنائز: باب ما یقال عند المصیبة' ح ۹۱۸)-

(۳) (مسلم' کتاب الجنائز: باب ما یقال عند دخول القبور و الدعاء لاهلها' ح ۹۷۴)-
(پوری دعاء کے الفاظ یہ ہیں) "السلام علیکم اهل الدیار من المؤمنین المسلمین و انا ان شاء الله بکم للاحقون اسال الله لنا ولکم العافیة"-

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب نمبر 4079

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری دیگر کتابیں

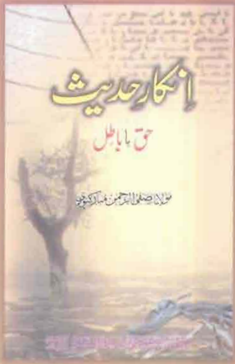

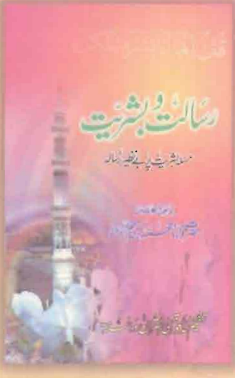

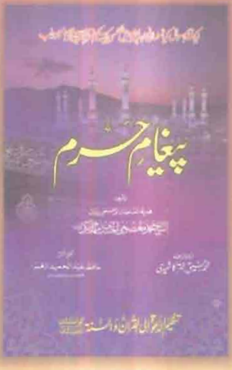

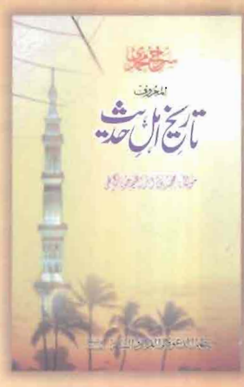

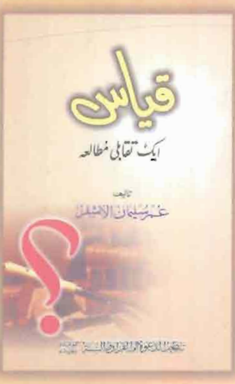

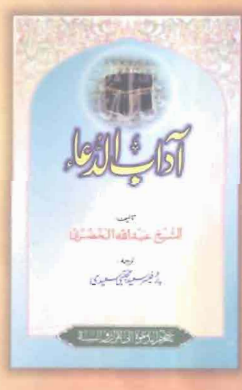

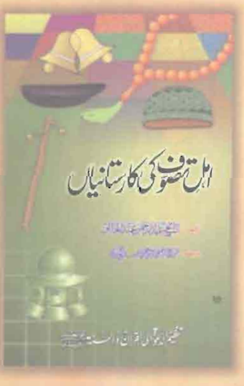

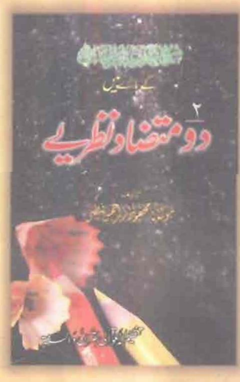

تنظیم الدعوۃ الی القرآن والسنۃ

1/۳۹۶،۴م مسجد الرحمٰن گوالمنڈی راولپنڈی